معرفت الٰہی

(آؤ اللہ کو تلاش کریں)

ایڈیشن 5

April 2024

انسان اور جانور کے درمیان، بنیادی فرق عقل کا ہے۔
اپنا دماغ مرتے دم تک استعمال کرتے رہیں۔
اگر اللہ تعالیٰ، تک پہنچنا ہے، تو عقل کو تو استعمال کرنا ہی پڑے گا۔

مُحمد علی حسن
(فقیرِ مدینہ)

- آخر ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ سوال نمبر 47
- آخر کئی لوگوں کی دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں۔ سوال نمبر 1
- اپنی مشکلات اور رزق میں کمی کی اصل وجہ ہم خود ہیں۔ کیونکہ۔ سوال نمبر 4
- علم لدنی کیا ہے؟ تصوف اور روحانیت کیا ہے؟ سوال نمبر 56, 58
- کیا کوئی غیر مسلم، یعنی کافر بھی جنت میں جا سکتا ہے؟ سوال نمبر 45
- اسلام تلوار سے نہیں بلکہ صوفیہ کرام کی تبلیغ سے پھیلا ہے۔ سوال نمبر 53, 71
- آخر مسلمانوں کی اکثریت علماء اہلسنّت (پیر صاحبان، صوفیاء کرام) کے ساتھ کیوں وابستہ ہے؟ سوال نمبر 72

اس کتاب کو "فری" ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کو "وزٹ" کریں۔

www.fakeer.pk

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

آغاز کتاب

معرفت الٰہی سے مراد ہے، رب تعالیٰ تک پہنچنا۔ اور یہ ہم سب کی زندگیوں کا سب سے اہم ترین مقصد بھی ہونا چاہیئے۔

جس رب نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر ہمیں کوئی نہیں جان سکتا، کہ ہماری ضرورت کیا ہے، ہم کو کیسے رہنا ہے، ہم کو کیا کرنا چاہیئے اور کب کرنا چاہیئے، یہ سب ہمارا رب ہمیں بتاتا تو ہے، مگر ہم ہی اکثر سستی دکھاتے ہیں۔

اپنی پیدائش کا مقصد ہمیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کیا کرنا ہے، کب کرنا ہے اور کیوں کرنا ہے، ہمیں جاننا اور سمجھنا چاہیئے۔ اس سب کی تلاش ہم سب پر لازم ہے۔ جانور بھی کھاتے ہیں، بچے پیدا کرتے ہیں، اور زندگی گزار کر مر جاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل عطا فرمائی ہے، جو ہم انسانوں کو جانوروں سے الگ کرتی ہے۔

مگر اس عقل کو استعمال بھی کرنا ہمیں سیکھنا ہوگا، کہ، جانوروں کی طرح ہی زندگی نہیں گزارنی ہے۔ یہ علم، عقل اور شعور کی دنیا ہے۔ آئیں علم، عقل اور شعور کی مدد سے اپنے رب کو تلاش کریں۔

محمد علی حسن فقیر مدینہ

پہلا ایڈیشن (مکہ مکرمہ)

09 دسمبر 2022 (جمعہ المبارک)

حالیہ ایڈیشن، 21 Aug 2024

میرا اعتراف

اصل معاملہ یہ ہے، کہ چند سال پہلے تک میں خود ایک فرقہ پرست اور کٹر مولوی تھا۔ اس وقت میرا اٹھنا بیٹھنا، زیادہ تر، اپنے ایک مخصوص فرقہ کے دوستوں کے ساتھ ہی ہوتا تھا۔اور میں دیگر فرقہ کے علماء کے سخت خلاف ہوتا تھا۔اس وقت میں دیگر فرقہ کے مولوی صاحبان کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتا تھا۔اور صرف اپنے مخصوص فرقہ کے کٹر علماء کے فتووں کو ہی درست مانتا تھا۔اور اپنے فرقہ کے علماء کی اندھی تقلید کا قائل تھا۔اور دین کے معاملات میں اپنا دماغ استعمال کرنے کا قائل نہیں تھا۔

اس وقت میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب، غامدی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب وغیرہ کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ مگر جوں جوں، قرآن و حدیث کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کیا، تو میرے رویے میں تبدیلی آنی شروع ہو گئی۔ آج میری سوچ یہ ہے، کہ بریلوی، دیوبندی وہابی اور شیعہ یہ تمام مسلمانوں کی ہی شاخیں ہیں۔اور ان میں اختلافات ضرور ہیں۔ مگر اختلافات کے باوجود بھی ہم سب مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ صحیح پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ 695)

وہ علماء جن کے یوٹیوب پر بیانات نے میرے علم اور شعور کو بیدار کرنے میں مدد دی، ان علماء کو میں اپنا محسن مانتا ہوں۔ان میں سے چند اہم نام یہ ہیں۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب	پیر نصیر الدین نصیر صاحب	مولانا وحید الدین خان صاحب
ڈاکٹر اسرار احمد صاحب	غامدی صاحب	ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب
مولانا اسحاق صاحب		

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ نہ تو ہر بریلوی عالم دین ٹھیک ہے،اور نہ ہی ہر وہابی، شیعہ، یا دیوبندی عالم دین غلط ہے۔آپ کو تمام ہی مکتبہ فکر میں ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ لہذا جس کی جو بات قرآن و صحیح حدیث پاک سے غلط ثابت ہو،اس بات پر عمل مت کریں،خواہ وہ بریلوی علماء ہوں، یا دیوبندی یا وہابی یا شیعہ علماء، خواہ کوئی بھی ہوں۔ مگر درست بات کی تائید کر دیں۔ یہ علماء بھی انسان ہیں۔اور ان تمام ہی فرقہ کے علماء سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔اور اندھی تقلید کسی بھی سیاسی یا مذہبی قائد کی مت کریں۔ مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔اور یاد رہے کہ، ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و صحیح حدیث پاک ہی ہے،اور اس کے بعد صحابہ کرام کی سنت سے روشنی حاصل کریں۔ان شاءاللہ تعالیٰ، کبھی گمراہ نہیں ہوں گے۔

یاد رکھیں،ہر انسان سے روز محشر اس کی عقل علم اور شعور کے مطابق ہی سوال جواب ہو گا۔

محمد علی حسن

فقیر مدینہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اس کتاب میں موجود اہم موضوعات

1۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ ، آخر ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں ؟

2۔ چار چیزیں زندگی میں کبھی نہ چھوڑیں

3۔ پہلے ہمیں خود اپنی حرکتیں اور اپنے اعمال درست کرنے چاہیئے ، پھر اللہ تعالیٰ سے فضل اور رحمت کی امید لگانی چاہیئے۔ حدیث پاک سے سمجھیں۔

4۔ اپنی مشکلات اور رزق میں کمی کی اصل وجہ ہم خود ہیں۔ کیونکہ۔۔

5۔ ابابیل سے ابابیل تک کا سفر ، محبت ، ڈر اور ڈیوٹی کا سفر

6۔ کیا آپ جانتے ہیں ، کہ حجر اسود ، چوری ہو گیا تھا۔ اور تقریبا 22 سال تک خانہ کعبہ ، حجر اسود کے بغیر رہا۔۔

7۔ اگر بچ سکتے ہو ، تو بچ کر دکھاو۔ چیلنج تو دے دیا گیا ہے۔

8۔ ایک دن میں ، بہن ، بھائی ، چچا ، خالہ ، پھوپھو ، ماں باپ ، بیوی اور بچوں کی کتنی غلطیاں معاف کرنی چاہیے۔

9۔ صحابہ کرام ، کے درمیان کئی معاملات میں اختلافات تھے۔ اس معاملہ پر ہمارا کیا ردعمل اور عقیدہ ہونا چاہیے ؟

10۔ یہ 4 شخصیات ، امت مسلمہ کی سب سے معزز ترین شخصیات ہیں۔ باقی تمام مسلمان ان کے بعد

11۔ اپنے اپنے فرقہ کے علماء کو ولی اللہ ثابت کرنے کی بجائے ، خود ولی اللہ ، بننے کی کوشش اور خواہش کریں۔ کیونکہ۔۔

12۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن پاک نازل کیوں کیا ہے ؟

13۔ امیر ہو یا غریب ، جس کا دل چاہے ، اس آفر سے فائدہ اٹھا لے۔ سونا چاندی صدقہ کرنے اور جہاد سے بھی زیادہ ثواب۔

14۔ صرف 2 منٹ کا عمل اور ہر طرح کے شر ، پریشانی ، اور مصیبت سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

15۔جوانسان،قرضہ،واپس نہ کرنے کی نیت سے قرضہ لیتا ہے۔وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

16۔گن گن کر خرچ مت کیا کرو،یہ نہ ہو کہ تمھارا رزق بھی کم کر دیا جائے۔کھلے دل سے خرچ کیا کرو۔

17۔صرف اور صرف اپنے رب سے مدد مانگیں۔لوگوں سے مدد مانگنا چھوڑ دیں۔کیونکہ۔۔۔

18۔ماں باپ کی خدمت،اور انسانوں کی مدد،اور دیگر اچھے کام ضرور کریں،مگر 5 وقت فرض نماز کے

19۔جب حدیثِ پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ،انبیاءعلیہ سلام،وفات کے بعد بھی کسی کی مدد فرما سکتے ہیں،تو پھر ان واقعات کو بنا کر فوت شدہ اولیاءاللہ سے مدد مانگنا کیوں جائز نہیں ہے؟مزرات پر جا کر دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ کیا ہے ؟

20۔فوت شدہ،اولیااللہ کے وسیلے سے،اللہ تعالٰی سے تو دعا مانگنا ثابت ہے۔لیکن،فوت شدہ اولیااللہ،سے دعا مانگنا اور مدد مانگنا نہیں ہے۔

21 ۔ اگر کسی کے ساتھ کوئی اچھائی کرو تو صرف اور صرف رب تعالٰی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرو۔

22۔کئی لوگ کہتے ہیں کہ،شہید تو فوت ہونے کے باوجود بھی زندہ ہوتے ہیں،لہذا شہید سے وفات کے بعد بھی مدد مانگنا جائز ہے۔اصل معاملہ جانیئے۔

23۔کئی مولوی صاحبان کہتے ہیں،کہ صرف ہمارے فرقہ کے علماء کا لکھا ہوا ہی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھو، ورنہ گمراہ ہو سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالٰی تو کچھ اور ہی فرماتے ہیں۔

24۔آخر پاکستانی قوم کی اکثریت،اپنے اپنے سیاسی یا مذہبی قائدین کی اندھی تقلید اور شخصیت پرستی کی بدترین بیماری میں کیوں مبتلا ہے؟

25۔جنت کے ٹکٹ سے مریخ تک کا سفر۔

26۔کیا ہمیں اپنا سیاسی قائد،اپنی سیاسی جماعت،اور مذہبی فرقہ تبدیل کرنا چاہیئے؟آخر صحیح سیاسی یا مذہبی لیڈر کو کس طرح پہچانیں؟

27۔ تمھیں رزق، اپنے کمزور اور معذور لوگوں کی دعاؤں کی وجہ سے ملتا ہے۔

28۔وہ کون سی بیعت یا اطاعت ہے، جو مسلمانوں پر لازم ہے؟ آخر اسلام میں پیری مریدی، اور بیعت کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

29۔اپنی زندگی کے درست فوکس کا تعین کرنا انتہائی ضروری ہے، ورنہ پریشانیوں میں ہی مبتلا رہیں گے۔

30۔ 5اہم نکات، جن کی مدد سے ہم درست اور غلط، علماء کا فرق جان سکتے ہیں۔

31۔ نظر بد ایک حقیقت ہے، مگر اس کا علاج بھی ثابت ہے۔ غور سے پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں سے شیئر بھی کریں۔۔

32۔انسان کی کامیابی یا ناکامی میں، آخر کتنا عمل تقدیر کا ہوتا ہے، اور کتنا حصہ انسان کی اپنی محنت کا ہوتا ہے۔؟

33 ۔دل کا مفتی۔ کم از کم اس کی بات تو سن لیں۔

34۔کچھ جذباتی اور کمانڈو قسم کے پاکستانی، کہتے ہیں کہ، اگر غزوہ بدر میں مسلمان، صرف 313 ہو کر کفار کو ہرا سکتے ہیں، تو ہمیں کس بات کا ڈر ہے۔ آخر ہماری فوجی قوت کس کام کی، جو ہم کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کی مدد نہیں کر سکتے۔

35۔آخر کیا وجہ ہے، کہ، اتنی دعاؤں کے باوجود بھی، کشمیر، فلسطین اور دیگر پوری دنیا میں آج مسلمان اجتماعی طور پر کفار کے ہاتھوں ذلیل ہو رہے ہیں؟

36۔عام انسان تو دور کی بات ہے۔ایک باقاعدہ نیک انسان بھی، عالم دین کے مرتبہ کا تصور تک نہیں کر سکتا ہے۔

37۔آخر کیا وجہ ہے کہ، ڈاکٹر، انجینئر، بزنس مین، فوجی وغیرہ، کوئی بھی عالم دین کے مقام اور مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا؟

38۔قرآن پاک، صرف ماضی کے واقعات بتانے والی کتاب نہیں ہے؟ آج اس کا اصل مقصد جانیئے۔

39۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ، پاکستانیوں کے اتنے حج اور عمرہ کا کیا فائدہ، جب کہ کرپشن اور دو نمبری میں بھی خوب آگے ہیں۔

40۔ پاکستانی قوم کے 3 بنیادی مسائل، اور ان کے حل

41۔ کیا پاکستان کو چھوڑ کر امریکہ یا یورپ شفٹ ہونے سے انسان کا مستقبل محفوظ ہو سکتا ہے؟ کیا امریکہ یا یورپ میں رہ کر اسلامی طریقہ کے مطابق رہنا ممکن ہے؟

42۔ آخر اہل بیت میں کون لوگ شمار ہوتے ہیں؟ اگر اہل بیت، بھی کوئی گناہ کریں گے، تو ان کو عام لوگوں سے بھی زیادہ سزا مل سکتی ہے۔ لہذا ہم سب کو اپنے اعمال پر خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اگر سادات سے کوئی غلطی ہو جائے، تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

43۔ صرف ایک معمولی سی چادر کی چوری پر ایک صحابیِ رسول، کو عذاب کی سزا برداشت کرنی پڑی۔ لہذا اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں، کہیں بعد میں افسوس نہ کرنا پڑے۔

44۔ جنت اتنی سستی نہیں، جتنا کچھ، لوگوں نے سمجھ لیا ہے۔

45۔ کیا کوئی غیر مسلم، یعنی کافر بھی جنت میں جا سکتا ہے؟

46۔ پاکستانی قوم میں موجود 2 بدترین بیماریاں، سیاسی فرقہ پرستی اور مذہبی فرقہ پرستی۔

47۔ کیا ہماری زندگی کا مقصد، پیسہ کمانا، ماں باپ کی خدمت کرنا، بیوی بچوں سے محبت کرنا وغیرہ ہے۔ آخر ہمیں پیدا کیوں کیا گیا ہے؟؟

48۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ، پاکستان ایک غیر محفوظ ملک ہے۔ کیا پاکستان میں انسان کا جان و مال، اولاد اور ایمان، زیادہ محفوظ ہے، یا امریکہ، یورپ، UAE، سعودی عرب، وغیرہ میں ہے؟ آج حقائق جانیئے۔

49۔ محبت اور عشق میں فرق۔ محبت کسی بھی رشتے سے کی جا سکتی ہے، مگر عشق صرف ایک ہی ذات مقدس سے، کیونکہ۔۔۔

50۔ یہ قانون قدرت ہے، خواہ کوئی امیر ہو یا غریب، اگر اس میں یہ 6 خامیاں موجود ہیں، تو اس کی تباہی اور بربادی کا شدید امکان موجود ہے۔

51۔ عشق اور محبت کا ایک بے مثال اور لازوال سچا واقعہ

52۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ، صحابہ کرام کے اقوال کو بھی حدیث پاک، ہی کہا جاتا ہے۔۔۔ کیونکہ۔۔

53۔ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔ ثبوت حاضر ہے۔۔۔

54۔ جمہوریت کفر نہیں بلکہ جمہوریت کی بنیاد اسلام ہی ہے ثبوت حاضر ہے۔۔۔

55۔ اگر کسی مسلمان کو اپنے علم، شعور اور عقل کے مطابق یقین ہو، کہ، دوسرے فرقہ کے مسلمان گمراہ یا بدعقیدہ ہیں، تو ایسے میں اس کا رویہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں سے کیسا ہونا چاہیئے۔؟

56۔ کئی علماء کرام، علم لدنی (وہ خاص علم جو صرف خاص لوگوں کو ملتا ہے)، کے قائل نہیں ہوتے ہیں۔ آخر علم لدنی، کن کو ملتا ہے؟ اور اس کا ثبوت کیا ہے۔

57۔ آخر کیا وجہ ہے، کہ، پاکستان کو امریکہ، یورپ اور بھارت کی طرح قابل، ایماندار اور اچھے حکمران کیوں نہیں ملتے؟

58۔ آخر تصوف اور روحانیت کیا ہے؟ صوفی بزرگ (اولیاءاللہ)، آخر ہوتے کون ہیں؟ آخر کس طرح تصوف اور بزرگوں کے ذریعے اسلام پھیلا؟

59۔ دین میں کچھ جگہوں پر عقل استعمال نہیں کرنی ہوتی، صرف عمل کرنا ہوتا ہے۔ مگر کئی جگہوں پر عقل کا استعمال انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ آئیئے سمجھتے ہیں۔

60۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ، دین اسلام تو بہت آسان ہے، اور اللہ تعالیٰ، تو بہت رحیم ہے، لہذا جنت میں جانے کی ٹینشن مت لیا کرو۔ کیا واقعی ایسا ہے؟

61۔ آخر میں نے اپنا پرانا فرقہ (بریلوی فرقہ)، تبدیل کیوں کیا؟ اور آج میرا تعلق کس فرقہ یا جماعت سے ہے؟

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

62:زندگی گزارنے کے 2طریقے ہیں۔

63: کاروبار اور پیسہ کمانے میں کتنا عمل دخل قسمت کا ہوتا ہے،اور کتنا انسان کی اپنی محنت کا ہوتا ہے؟

64:اصل میں ہمیں اپنی حرکتیں درست کرنی ہیں، یاد رہے،اللہ تعالیٰ، نعمت دے کر واپس تب تک نہیں لیتے، جب تک کہ انسان خود غلط کام اور برائی کرنا شروع نہ کر دے۔

65:کیا آپ جانتے ہیں کہ ،ہر بدعت، بری بدعت ہی نہیں ہوتی،اچھی بدعت کا ثبوت اور مثال نوٹ کر لیں۔

66:کئی لوگ کہتے ہیں کہ فوت شدہ لوگوں کو زندہ لوگوں کی طرف سے کی گئی عبادت کا فائدہ نہیں پہنچتا،لہذا فاتحہ خوانی، قل اور چہلم کرنا جائز نہیں ہے۔جو کام صحابہ کرام سے ثابت نہ ہو کیا،اس پر عمل کرنا جائز ہے؟

67: کیا آج کل کے علماء یا عوام، حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ،اور دیگر اماموں سے اختلاف کر سکتے ہیں، یا نہیں؟

68: اگر، فوج،عدلیہ اور دیگر ریاستی ادارے اپنا کام درست نہ کریں تو پھر بھی عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتی ہے۔قرآن پاک و صحیح حدیث پاک کی روشنی میں سمجھیں۔مزید واقعہ کربلا سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے۔ اس پوسٹ کو مکمل اور غور سے پڑھیں۔

69: آخر کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی انسان اپنے پسندیدہ سیاسی یا مذہبی لیڈر کی اندھی تقلید میں مبتلا ہے۔؟اور ایسے انسان سے کس طرح ڈیل کرنا چاہیئے؟

70: آج جانیئے کہ کس طرح،اسلام کو دنیا میں، صوفیاء کرام نے تلوار سے نہیں، بلکہ جہاد اکبر (اپنی خواہشات اور نفس کے خلاف جنگ)،کے ذریعے پھیلایا ہے۔؟ آخر جہاد اکبر، کفار کے خلاف جہاد سے زیادہ مشکل کس طرح ہے۔؟

71:کئی جوشیلے اور جذباتی لوگوں کے مطابق، صحابہ کرام نے بھی تو تلوار کے زور پر اسلام پھیلایا تھا،لہذا ہمیں بھی طاقت کے زور پر دنیا میں اسلام کو نافذ کرنا چاہیئے۔آج اصل حقائق جانیئے۔

72:آخر کیا وجہ ہے کہ، آج مسلمانوں کی اکثریت، علماء اہلسنت (پیر صاحبان، صوفیاء کرام)، کے ساتھ منسلک ہے۔ جبکہ بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ حضرات مسلمانوں کے چھوٹے فرقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

73: اصل میں، غزوہ ہند تقریبا 1300 سو سال پہلے ہو چکا ہے۔ ضعیف نہیں بلکہ، صحیح حدیث پاک، سے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

1: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، آخر مسلمان ہونے کے باوجود بھی ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟

حدیث پاک: دعا ہی عبادت ہے۔(ترمزی-3372)

تو پتا چلا کہ ،دعا اصل میں عبادت ہی ہے۔اور اپنے رب کی عبادت تو کرتے ہی رہنا چاہیئے۔ہم کوئی عبادت اس شرط کے ساتھ نہیں کرتے کہ ،اگر وہ قبول ہو گی تو ہی ہم کریں گے۔ ہم نماز پڑھنے سے پہلے یا روزہ رکھنے سے پہلے، کوئی اللہ تعالیٰ سے وعدہ نہیں لیتے، کہ ہماری یہ نماز یا روزہ لازمی قبول کیا جائے،ورنہ میں یہ نماز یا روزہ ادا نہیں کروں گا۔ (معاذاللہ)۔بندہ کا کام ہے اپنا کام کرنا اور نتیجہ رب العزت پر چھوڑ دینا۔

سب پہلے یہ سمجھیں کہ ،یہ دنیا کی زندگی ایک آزمائش اور امتحان گاہ ہے۔یہاں جو ہم اچھا یا برا کریں گے،اس کا ثواب یا سزا، ہمیں آخرت میں ضرور مل کر رہے گا۔تو سب سے پہلے تو اپنے گریبان میں جھانکیں کہ ،ہم اپنے رب کے کتنے احکامات کے خلاف عمل کر رہے ہیں۔ان شاءاللہ تعالیٰ،ہمارا دل ہمیں ہماری درست کارکردگی بتا دے گا۔ کیونکہ اصل میں انسان کا دل ایک بہت بڑا مفتی ہوتا ہے،وہ انسان کو بتا دیتا ہے، کہ اس کی اصل حیثیت کیا ہے،یہ اور بات ہے، کہ ہم تسلیم کریں یا نہ کریں۔

اسی طرح دعا کا معاملہ ہے، میں اور آپ کون ہوتے ہیں، کہ رب العالمین کو بتائیں،وہ ہمارے لیے کیا کیا کرے، کب کرے اور کس طرح کرے۔(معاذاللہ)۔اور نہ ہی وہ ہماری رہنمائی کا محتاج ہے۔اللہ تعالیٰ، بے نیاز ہے،وہ چاہے تو کفار کو دنیاوی نعمتوں سے نواز دے،اور چاہے تو اپنے نیک بندوں کو آزمائش اور تکلیف میں مبتلا کر کے ان کا امتحان لے۔لہذا رب تعالیٰ کی حکمت کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔بھکاری کا کام ہے مانگنا،مالک کا کام ہے،دینا، یا نہ دینا، یا کب دینا اور کتنا دینا۔

بے شک اللہ تعالیٰ سے گمان اچھا ہی رکھنا چاہیئے، کہ وہ ہماری دعائیں ان شاءاللہ تعالیٰ،ضرور قبول فرمائے گا،اور خلوص نیت کے ساتھ عبادت سمجھ کر دعائیں ضرور مانگا کریں اور خوب مانگا کریں۔ مگر دعائیں مانگنے کے ساتھ ساتھ ،اپنے معاملات اور حرکتوں پر بھی نظر رکھا کریں،اور کوشش کیا کریں کہ پانچ وقت نماز مرتے دم تک نہ

چھوڑیں، بے حیائی اور برے کاموں سے بچتے رہیں۔ان شاءاللہ تعالیٰ، دعائیں قبول ہوں گی، مگر کچھ اصلاح تو ہم نے اپنی بھی کرنی ہی ہے۔بس ایک طرف اپنی اصلاح جاری رکھیں اور ساتھ ساتھ خوب دعائیں بھی مانگتے رہیں، ان شاءاللہ تعالیٰ، دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ، نبی محترم ﷺ کے طفیل ہم سمیت تمام مسلمانوں کے تمام گناہ فوری معاف فرمائیں اور ہم سب کو فوری ہدایت عطا فرمائیں اور ہم سب کو ہر بیماری اور تکلیف سے فوری آور مکمل شفاعطا فرمائیں اور ہم سب کو ہمیشہ خوش و خرم اور آباد رکھیں۔آمین

2: چار چیزیں زندگی میں کبھی نہ چھوڑیں

1۔اللہ کا ذکر نہ چھوڑیں ورنہ آپ اس سے محروم ہو جائیں گے کہ اللہ آپ کو یاد رکھے۔ **"فاذکرونی اذکرکم""**

ترجمہ: "تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا"۔ (سورۃ البقرۃ: آیت 152)

2۔شکر نہ چھوڑیں ورنہ آپ نعمتوں میں زیادتی اور اضافے سے محروم ہو جائیں گے۔ **"ولئن شکرتم لأزیدنکم"**

ترجمہ: "اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو مزید دوں گا"۔ (سورۃ ابراہیم: آیت 7)

3۔دعا کو نہ چھوڑیں ورنہ قبولیت سے محروم ہو جائیں گے۔ **"أدعونی أستجب لکم" "**

ترجمہ: "تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا"۔ (سورۃ غافر: آیت 60)

4۔استغفار نہ چھوڑیں ورنہ نجات سے محروم ہو جائیں گے۔ **"وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون"**

ترجمہ: "اللہ ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔" (سورۃ الأنفال: آیت 33)

اللہ تعالیٰ، نبی کریم ﷺ، کے طفیل ہم سب اور دیگر تمام مسلمانوں کو ہر طرح کی بیماری اور تکلیف سے فوری آور مکمل شفاعطا فرمائیں اور ہمارے تمام گناہ فوری معاف فرمائیں اور ہم سب کو فوری ہدایت عطا فرمائیں، اور تمام مسلمانوں کی فوری اور کامل مغفرت فرمائیں، اور ہم سب کو ہمیشہ خوش و خرم اور آباد رکھیں۔آمین

3: پہلے ہمیں خود اپنی حرکتیں اور اپنے اعمال درست کرنے چاہیئے، پھر اللہ تعالیٰ سے فضل اور رحمت کی امید لگانی چاہیئے۔ حدیث پاک سے سمجھیں۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس میں عاجزی پیدا کرلے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجز اور بے بس وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنے خواہشات کے پیچھے لگادے اور اللہ تعالیٰ پر تمنا کرنے لگے۔ مسند احمد-8949

نوٹ: اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد کی خواہش ہے، تو پھر، پہلے اپنے اعمال کی اصلاح کریں۔ بغیر اپنے اعمال کی اصلاح کے، رحمت خداوندی کی امید بے وقوفی ہے۔ لہذا سب سے پہلے، 5 وقت کی فرض نماز، فرض روزہ اور فرض زکوۃ پر آج سے ہی عمل شروع کر دیں۔ پھر دیگر نیک اعمال بھی کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، کبھی نامراد، ناکام اور ذلیل نہیں ہوں گے۔

4۔ اپنی مشکلات اور رزق میں کمی کی اصل وجہ ہم خود ہیں۔ کیونکہ۔۔

اگر ہم واقعی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوتے، تو

1. تو ہم بداخلاق نہ ہوتے۔
2. ہم کاروبار اور وعدوں میں بد دیانتی نہ کرتے۔
3. ہم بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے محبت کرتے۔
4. کم از کم 5 وقت فرض نماز، فرض روزہ، فرض زکوۃ اور دیگر فرائض کی پابندی کرتے۔

فرمان الٰہی: ہر اُس شخص کو جو اَللہ اور آخرت کے دِن پر اِیمان رکھتا ھو، جو کوئی اَللہ سے ڈرتے ھوئے کام کرے گا، اَللہ اُس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا. اور اُسے ایسے راستے سے رزق دے گا جِدھر اُس کا گُمان بھی نہ جاتا ھو جو اَللہ پر بھروسا کرے اُس کے لیے وہ کافی ھے اَللہ اپنا کام پُورا کر کے رہتا ھے اَللہ نے ھر چیز کے لیے

ایک تقدیر مقرر کر رکھی ھے۔آیت نمبر-2، کے آخری حصہ کا ترجمہ،اور آیت نمبر 3، تاکہ آیت نمبر 3 آسانی سے سمجھ میں آسکے- سُورَةُ الطَّلَاقِ (65)

5: ابابیل سے ابابیل تک کا سفر، محبت، ڈر اور ڈیوٹی کا سفر

جو لوگ مکہ مکرمہ، گئے ہوئے ہیں، وہ بھی شاید حیران ہوتے ہوں، کہ آج بھی بیت اللہ شریف، کے ارد گرد ایک چھوٹا سا پرندہ ہر وقت اڑتا رہتا ہے۔24 گھنٹے ڈیوٹی پر ماموریہ پرندہ کوئی اور نہیں بلکہ ابابیل ہے۔جو سینکڑوں سالوں سے دن رات بیت اللہ شریف کے اوپر اور ارد گرد اڑتا رہتا ہے۔ایسے لگتا ہے کہ شاید عمرہ اور حج کرنے والوں کی حاضری لگاتار رہتا ہے، یا شاید جس ابابیل کی کمانڈو فورس نے سینکڑوں سال پہلے ابراہا کے لشکر کو اللہ تعالیٰ کے حکم اور مدد سے تباہ و برباد کر دیا تھا، شاید اسی ابابیل کمانڈو فورس کی سنت پر عمل کرتے ہوئے، آج کی ابابیل بھی کعبہ شریف کی حفاظت کی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ، جس سے جو کام لینا چاہتے ہیں، لے لیتے ہیں۔چاہیں تو ابابیل جیسے چھوٹے سے پرندہ سے بڑے لشکر کو تباہ و برباد فرمادیں۔لہذا جتنا ہو سکے اپنے رب سے محبت بھی کرنا شروع کر دیں اور اپنے رب سے شدید ڈرنا بھی شروع کر دیں۔خواہش اور کوشش کریں، کہ رب العالمین ہمیں اپنی رحمت میں ہمیشہ ڈھانپے رہیں۔

رب سے محبت اور ڈر دونوں ہی انتہائی ضروری ہیں۔ کیونکہ اگر رب کا ڈر کوئی ضروری نہیں ہوتا، تو قرآن پاک میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کی ہولناکی سے ڈرانہ رہے ہوتے۔اپنے رب کی محبت اور ڈر میں اپنی زندگی گزار دیں۔بس یہ یاد رہے، کہ اس ڈر اور محبت میں اخلاص جتنا زیادہ ہوگا، ان شاءاللہ تعالیٰ، آپ کا اور میرا فائدہ بھی اتنا زیادہ ہوگا۔لہذا ہم سب کو زیادہ سے زیادہ، اپنے اعمال اور اپنے معاملات کو سیدھا رکھنا چاہیے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

6: کیا آپ جانتے ہیں، کہ حجر اسود، چوری ہو گیا تھا۔اور تقریبا 22 سال تک خانہ کعبہ، حجر اسود کے بغیر رہا۔

7 ذی الحجہ 317ھ کو بحرین کے حاکم ابو طاہر سلیمان قرامطی نے مکہ معظمہ پر قبضہ کر لیا،خوف وہراس کا یہ عالم تھا کہ اس سال کو حج بیت اللہ نہ ہو سکا، کوئی بھی شخص عرفات نہ جا سکا۔۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ اسلام میں پہلا ایسا موقع تھا کہ حج بیت اللہ موقوف ہو گیا،اسی ابو طاہر قرمطی نے حجر اسود کو بیت اللہ سے نکالا اور اپنے ساتھ بحرین لے گیا۔ پھر بنو عباس کے خلیفہ مقتدر باللہ نے ابو طاہر کے ساتھ معاہدہ کیا اور تیس ہزار دینار دیے اور حجر اسود خانہ کعبہ کو واپس کیا گیا۔ یہ واپسی 339ھ کو ہوئی، گویا کہ بائیس سال تک خانہ کعبہ حجر اسود سے خالی رہا،جب فیصلہ ہوا کہ حجر اسود کو واپس کیا جائے گا تو اس سلسلہ میں خلیفہ وقت نے ایک بڑے عالم محدث عبداللہ کو حجر اُسود کی وصولی کے لئے ایک وفد کے ساتھ بحرین بھجوایا۔ یہ واقعہ علامہ سیوطی کی روایت سے اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ جب شیخ عبداللہ بحرین پہنچے تو بحرین کے حاکم نے ایک تقریب کا اہتمام کیا جہاں حجر اسود کو ان کے حوالہ کیا جائے گا۔اب انہوں نے ایک پتھر جو خوشبودار ہیں،خوبصورت غلاف سے نکالا گیا کہ یہ حجر اسود ہے اسے لے جائیں۔ محدث عبداللہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ حجر اسود میں دو نشانیاں ہیں، اگر اس میں یہ نشانیاں پائی جائیں تو یہ حجر اسود ہو گا ورنہ نہیں!۔ایک تو یہ کہ یہ ڈوبتا نہیں ہے،دوسری یہ کہ آگ سے بھی گرم نہیں ہوتا۔

اس پتھر کو جب پانی میں ڈالا گیا تو ڈوب گیا پھر آگ میں اسے ڈالا گیا تو سخت گرم ہو گیا یہاں تک کہ پھٹ گیا۔ محدث عبداللہ نے فرمایا،یہ ہمارا حجر اسود نہیں، پھر دوسرا پتھر لایا گیا اس کے ساتھ بھی یہی عمل ہوا اور وہ پانی میں ڈوب گیا اور آگ پر گرم ہو گیا فرمایا کہ ہم اصل حجر اسود ہی لیں گے۔ پھر اصل حجر اسود لایا گیا اور آگ میں ڈالا گیا تو ٹھنڈا نکلا پھر پانی میں ڈالا گیا تو وہ پھول کی طرح پانی کے اوپر تیرنے لگا۔ تو محدث عبداللہ نے فرمایا: ”یہی ہمارا حجر اسود ہے اور یہی خانہ کعبہ کی زینت ہے اور یہی جنت والا پتھر ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اس وقت ابو طاہر قرامطی نے تعجب کیا اور پوچھا کہ یہ باتیں آپ کو کہاں سے ملی ہیں؟ **تو محدث عبداللہ نے فرمایا: یہ** باتیں ہمیں جناب رسول ﷺ سے ملی ہیں کہ حجر اسود پانی میں ڈوبے گا نہیں اور آگ سے گرم نہیں ہو گا۔ ابو طاہر نے کہا کہ یہ دین روایات سے بڑا مضبوط ہے۔

جب حجر اسود مسلمانوں کو مل گیا تو اسے ایک کمزور اونٹنی کے اوپر لادا گیا جس نے تیز رفتاری کے ساتھ اسے خانہ کعبہ پہنچایا، اس اونٹنی میں زبردست قوت آ گئی اس لئے کہ حجر اسود اپنے مرکز (بیت اللہ) کی طرف جارہا تھا لیکن جب اسے خانہ کعبہ سے نکالا گیا تھا اور بحرین لے جارہے تھے تو جس اونٹ پر لادا جاتا وہ مر جاتا حتیٰ کہ بحرین پہنچنے تک چالیس اونٹ اس کے نیچے مر گئے۔ (تاریخ مکہ للطبری)

7: اگر بچ سکتے ہو، تو بچ کر دکھاو۔ چیلنج تو دے دیا گیا ہے۔

1۔ چار لوگوں کے درمیان، ہمارے منہ سے گندا، بدبودار ڈکار اچانک نہ آجائے، کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہے، جو ہمیں اس شرمندگی سے بچا سکتا ہو؟

2۔ کیا ہمیں، کینسر، فالج، ایکسیڈنٹ اور دیگر آفات سے اللہ تعالیٰ کے علاوہ، کیا ہمارا کوئی دوست، بھائی، ماں، باپ، بیوی، بچہ یا کوئی رشتہ بچا سکتا ہے؟

3۔ لوگوں کے سامنے ہماری عزتیں، شرم اور بھرم قائم رہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہمارا دوسرا کوئی رشتہ دار ہمارے لیئے یہ کر سکتا ہے؟

4۔ کیا میرے اور آپ کے پاس کوئی ایسا طریقہ ہے، کہ ہم اپنے رب کو دھوکہ دے کر کامیاب ہو سکیں۔؟

5۔ کیا نماز، روزہ، زکوۃ و دیگر فرائض میں سستی کرنے کی سزا سے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا ہمیں معاف کر سکتا ہے۔؟

ان سب باتوں کا جواب ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں۔ یعنی ہم اپنے رب کے اس حد تک محتاج ہیں۔ جب اپنی محتاجی کا یقین ہو گیا ہے، تو پھر اپنے رب کے آگے سر جھکا دو۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں۔ آپ کا اور میرا کام ہے، کہ دعا اور صبر سے زندگی گزار دیں۔ دعا ایک بہترین عبادت ہے۔ اس کو اپنی زندگی کا معمول بنا لیں۔ کیونکہ بھکاری کا کام ہے، مانگتے رہنا۔ اور کوشش کرتے رہیں کہ، ان تمام کاموں سے دور رہیں، جن کو ہمارا رب پسند نہیں فرماتا۔ قرآن و حدیث، ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں، اور اندھی تقلید اور شخصیت پرستی کی بیماری سے بچتے رہیں، ان شاءاللہ تعالیٰ ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

8: ایک دن میں، بہن، بھائی، چچا، خالہ، پھوپھو، ماں باپ، بیوی اور بچوں کی کتنی غلطیاں معاف کرنی چاہیے۔

جو رشتہ جتنا قریب ہو، اس کا اتنا ہی احترام اور لحاظ کرنا چاہیے۔ یعنی ماں، باپ، بچوں سب کا ہی زیادہ سے زیادہ لحاظ کرنا چاہیے۔ کس کی کتنی غلطیاں معاف کرنی چاہیے، اس کا اندازہ اس حدیث پاک سے ہی لگا لیں۔

حدیث پاک: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم خادم کو کتنی بار معاف کریں، آپ (سن کر) چپ رہے، پھر اس نے اپنی بات دھرائی، آپ پھر خاموش رہے، تیسری بار جب اس نے اپنی بات دھرائی تو آپ نے فرمایا: ہر دن ستر بار اسے معاف کرو۔" سنن ابوداؤد-5164

نوٹ: ماں، باپ، بیوی، بچوں، چچا، خالہ، پھوپھو وغیرہ کا مقام، ملازم سے تو زیادہ ہی ہے۔ اگر ملازم کی ایک دن میں 70 غلطیاں معاف کرنی چاہیے، تو خود اندازہ کر لیں، کہ قریبی رشتہ داروں کا کتنا لحاظ کرنا چاہیے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

9: صحابہ کرام، کے درمیان کئی معاملات میں اختلافات تھے۔اس معاملہ پر ہمارا کیا رد عمل اور عقیدہ ہونا چاہیے؟

یاد رہے، کہ صحابہ کرام میں سب سے افضل ترین شخصیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہو ہیں۔ پھر اُن کے بعد دیگر خلفائے راشدین کا مقام ہے۔ پھر دیگر صحابہ کرام کا مرتبہ ہے۔ صحابہ کرام کا مقام تو بہت آگے کی بات ہے، ہم تو ایک عام عالمِ دین کے مرتبے کا بھی تصور نہیں کر سکتے۔

حدیث پاک "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام ادمی پر ہے۔ ترمزی (جز)-2685

یاد رہے کہ، بڑے سے بڑے بزرگ اور ولی اللہ کا بھی کسی صحابی سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔لہذا صحابہ کرام کے درمیان اختلافات کو بنیاد بنا کر ہم کسی بھی صحابی کی شان میں گستاخی نہیں کر سکتے۔ لہذا سب سے پہلے تو اپنی اوقات ہمیں خود سمجھنی چاہیے۔

اہم بات، اگر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہو جیسی عظیم شخصیت، حضرت عبدل رحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنہو، کے مقام کو نہیں پہنچ سکتی، تو پھر، خلفائے راشدین کا مقام کیا ہو گا؟ سبحان اللہ۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ، صحابہ کرام، کے درمیان بھی درجات اور مراتب، میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ یہاں تک کہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہو، جیسے عظیم صحابی، کا مقابلہ بھی حضرت عبدل رحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنہو، کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ، حضرت عبدل رحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنہو، نبی محترم ﷺ، کے شروع کے ساتھیوں میں سے ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں، اور غزوہ بدر میں بھی نبی محترم ﷺ، کے ساتھ تھے۔

حدیث پاک: حضرت خالد بن ولید اور عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنہما کے درمیان کوئی مناقشہ (اختلاف) تھا، حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو برا کہا: تو رسول اللہ ﷺ، نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ تم میں سے کسی شخص نے اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کیا تو وہ ان میں سے کسی کے دیے ہوئے ایک مد کے برابر بلکہ اس کے آدھے کے برابر بھی (اجر) نہیں پا سکتا۔ صحیح مسلم-6488

فرمان الٰہی: تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں، جنھوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے، ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔ سورۃ الحدید (جز، حصہ آیت نمبر ۱۰)

اصول یہ ہے کہ، جس صحابی نے جتنا جلدی اسلام قبول کیا، اور نبی محترم ﷺ کا جتنا زیادہ قرب حاصل کیا، وہ صحابی اتنے ہی زیادہ مرتبہ والے ہوں گے۔ اور ہم جیسے دو ٹکے کے لوگوں کو صحابہ کرام کے باہمی اختلافات پر اپنی زبانوں کو لگام ڈالنی چاہیے۔ ان عظیم شخصیات کے چند اختلافات کو بنیاد بنا کر اپنی علمی قابلیت ثابت کرنے کی ناکام کوشش مت کریں۔ ہمارے لئے نبی پاک ﷺ کے تمام ہی صحابہ انتہائی ہی قابل احترام ہیں۔

10: یہ 4 شخصیات، امت مسلمہ کی سب سے معزز ترین شخصیات ہیں۔ باقی تمام مسلمان ان کے بعد

نبی پاک ﷺ، کے بعد امت کی سب سے افضل ترین شخصیت، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہو ہی ہیں۔ اور خلافت پر انہی کا حق بھی تھا، کیونکہ

حدیث پاک: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے (آخری) مرض کے دوران میں مجھ سے فرمایا: اپنے والد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہو اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں، مجھے یہ خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا: میں زیادہ حقدار ہوں جبکہ اللہ بھی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہو کے سوا (کسی اور کی جانشینی) سے انکار فرماتا ہے اور مومن بھی۔ صحیح مسلم-6181

اگر فرشتے، اس امت میں کسی سے بات کرتے ہوتے، تو وہ صرف ایک ہی شخصیت ہوتی، جن کو یہ منصب ملتا۔

حدیث پاک: نبی کریم ﷺ، نے فرمایا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل کی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوا کرتے تھے کہ نبی نہیں ہوتے تھے اور اس کے باوجود فرشتے ان سے کلام کیا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے تو وہ عمر ہیں۔ صحیح بخاری (جز)-3689

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

یہ شان ہے میرے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔

حدیث پاک: جب نبی کریم ﷺ نے (غزوہ تبوک)، جیش العسر یعنی غزوہ تبوک کی مدد کے لیے صحابہ کرام سے اپیل کی تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار ایک کپڑے میں ڈال کر لائے اور ان کو نبی کریم ﷺ کی جھولی میں ڈھیر کر دیا، آپ ﷺ اپنے ہاتھوں میں ان دیناروں کو الٹتے پلٹتے اور فرماتے: آج کے بعد عثمان جو کام بھی کرے، اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا (یعنی اگر مستقبل میں ان سے کوئی غلطی بھی ہو گئی، تو اس پر بھی ان کو معافی ہے۔)۔ آپ ﷺ نے اس بات کو بار بار دہرایا۔ (سبحان اللہ) مسند احمد-10930

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، شان۔

حدیث پاک: نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولا، (دوست) ہوں، علی بھی اُس کا مولا ہے۔ (ترمذی 3713)

11: اپنے اپنے فرقہ کے علماء کو ولی اللہ ثابت کرنے کی بجائے، خود ولی اللہ، بننے کی کوشش اور خواہش کریں۔ کیونکہ۔۔

ہر کوئی قران وحدیث کی اپنے مطلب کی تشریح کرکے اپنے پسندیدہ لوگوں کی خود ہی ولی اللہ کا سرٹفیکیٹ دے دیتا ہے۔ کچھ شخصیات تو ایسی ہیں کہ جن کے اولیاءاللہ (اللہ کے دوست) ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور خلفۂ راشدین، اہلِ بیت، نبی پاک ﷺ کی ازواج اور نبی پاک ﷺ کے پیارے صحابہ کرام۔

ان کے علاوہ باقی کسی کے بارے میں ہم 100 فیصد یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ، وہ ولی اللہ ہیں یا نہیں۔ اتنا ضرور ہے کہ ہم کسی کے بارے میں گمان ضرور کر سکتے ہیں کہ فلاں شخصیت ولی اللہ ہو سکتی ہے، کیونکہ ظاہری طور پر وہ انتہائی نیک اور پرہیزگار ہیں، مگر دلوں کا حال تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اس طرح کی کچھ شخصیات جن کے بارے میں **ہمارا گمان ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ شخصیات ولی اللہ (اللہ کے دوست) ضرور ہوں گی۔**

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

مثلاً حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ، اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ۔ ان چار عظیم ترین شخصیات کے علاوہ چند اور بزرگ جو اپنے علم، عبادات، اور پرہیز گاری کی وجہ سے کافی مشہور ہیں، ان کے بارے میں بھی ہمارا گمان ہے کہ وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ اولیاءاللہ (اللہ کے دوست) کی فہرست میں ضرور آتے ہوں گے، **مثلاً حضرت سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، اور حضرت سید خواجہ معین اُلدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ۔** ہمارے گمان کے مطابق یہ فہرست بڑی طویل ہو سکتی ہے اور سب کا ذکر کرنا اور نام لینا شاید ہمارے لئے ممکن نہ ہو، مگر سمجھانے کے لئے چند عظیم شخصیات کے نام حصولِ برکت کے لئے تحریر کر دیے گئے ہیں۔

کیا ہم بھی ولی اللہ (اللہ کے دوست) بن سکتے ہیں؟ کوئی ولی اللہ (اللہ کے دوست) ہے یا نہیں یہ ہمارا مسئلہ بالکل نہیں ہے، بلکہ ہمیں تو خود کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس منصب پر فائز ہو جائیں، اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل فرمالیں، **اور انسان کی زندگی کا سب سے اہم مقصد بھی یہی ہونا چاہیے، کہ رب تعالیٰ اُسے اپنا دوست بنالیں۔ یہ خواہش کرنا کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ اس خواہش کو تو ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہیے۔**

ولی اللہ بننے کا طریقہ: قرآن حدیث سے کچھ واضح اشارے ملتے ہیں جن کی مدد سے ولی اللہ (اللہ کے دوست) بننے کا راستہ معلوم ہوتا ہے، مثلاً اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کی عبادت کرنا، فرائض کی سختی کے ساتھ پابندی کرنا۔ نبی پاک ﷺ کی فرمودات پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنا اور نبیِ پاک ﷺ سے سچی محبت کرنا، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی مدد کرنا، محنت اور ایمان داری کے ساتھ زندگی گزارنا، رزقِ حلال کے لئے کوشش کرنا، برائیوں اور گناہ کے کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرنا، اور سب کے حقوق اچھی طرح ادا کرنے کی کوشش کرنا وغیرہ وغیرہ، ایسے راستے پر چلنا تو شروع کریں، انشاءاللہ، رب تعالیٰ آپ کو بھی اپنے دوستوں میں شامل فرمالیں گے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

فرض عبادت تو ہر حال میں کرنی ہی ہے۔فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے اس حد تک قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔اور رب تعالیٰ اُس بندے کے کان، ہاتھ اور آنکھیں تک بن جاتا ہے۔فرض عبادت تو ایک ڈیوٹی ہے جو ہر حال میں کرنی ہی ہے،جب کہ ، نفلی عبادات ڈیوٹی سے زیادہ کرنے کو کہتے ہیں۔قدرتی بات ہے جو انسان ڈیوٹی سے زیادہ کرے گا وہ اپنے رب کا خاص پیارا تو ضرور بنے گا۔

ثبوت کے لیے حدیث مبارکہ: کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کروں گا،میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ احکام کی بجاآوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں،جب میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سُنتا ہے،اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے،اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پائوں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے،اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہیے تو میں اُسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۶۵۰۲)

12: آخر اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن پاک نازل کیوں کیا ہے؟

فرمانِ الٰہی: ایک سیدھی سیدھی کتاب جو اس نے اس لیے نازل کی ہے کہ لوگوں کو اپنی طرف سے ایک سخت عذاب سے آگاہ کرے،اور جو مومن نیک عمل کرتے ہیں ان کو خوشخبری دے کہ ان کو بہترین اجر ملنے والا ہے۔

فرمانِ الٰہی: "یہ اللہ کی کتاب ہے،اس میں کوئی شک نہیں،ہدایت ہے اُن پرہیزگار لوگوں کے لیے۔

سورہ کہف۔مفہوم آیت نمبر 1 اور 2 اور سورہ بقرہ آیت نمبر 1

نوٹ: قرآن کریم کو صرف برکت کے لیے ہی گھروں میں مت رکھیں،بلکہ اس کو ترجمہ کے ساتھ پڑھیں،تاکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہمارے دلوں میں پیدا ہو،اور ہم عبرت اور ہدایت حاصل کر کے اپنی اصلاح کر سکیں.

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

13: امیر ہو یا غریب، جس کا دل چاہے، اس آفر سے فائدہ اٹھالے۔ سونا چاندی صدقہ کرنے اور جہاد سے بھی زیادہ ثواب۔

حدیث پاک: "کیا میں تمہارے سب سے بہتر اور تمہارے رب کے نزدیک سب سے پاکیزہ اور سب سے بلند درجے والے عمل کی تمہیں خبر نہ دوں؟ وہ عمل تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے، وہ عمل تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تم (میدان جنگ میں) اپنے دشمن سے ٹکراو، وہ تمہاری گردنیں کاٹے اور تم ان کی (یعنی تمہارے جہاد کرنے سے بھی افضل)" لوگوں نے کہا: جی ہاں، (ضرور بتایئے) آپ نے فرمایا: "وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے"، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے بچانے والی کوئی اور چیز نہیں ہے۔ ترمذی-3377

نوٹ: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے کئی طریقے ہیں، مثلا، چلتے پھرتے، لا الہ الا اللہ، کا ورد کرتے رہنا۔ استغفر اللہ، پڑھتے رہنا وغیرہ۔۔ وغیرہ۔۔

14: صرف 2 منٹ کا عمل اور ہر طرح کے شر، پریشانی، اور مصیبت سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ۔

حدیث پاک: قل ہو اللہ أحد اور المعوذ تین، یعنی (قل أعوذ برب الفلق، اور، قل أعوذ برب الناس) صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ (سورتیں) تمہیں ہر شر سے بچائیں گی اور محفوظ رکھیں گی۔ ترمذی(جز)-3575

نوٹ: کوشش کیا کریں کہ روزانہ صبح فجر کی نماز اور شام کو مغرب کی نماز کے بعد قرآن پاک کی یہ تینوں آخری 3 سورتیں 3، 3 بار پڑھ کر اپنے اُوپر اور اپنے گھر والوں پر دم کر لیا کریں۔ تقریباً 2 منٹ کا وظیفہ ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ پورے دن کی حفاظت ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

15: جو انسان، قرضہ، واپس نہ کرنے کی نیت سے قرضہ لیتا ہے۔ وہ تباہ و برباد ہو جائے گا

حدیث پاک: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی لوگوں کا مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے ادا کرے گا اور جو کوئی نہ دینے کے لیے لے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو تباہ کر دے گا۔ صحیح بخاری-2387

16: گن گن کر خرچ مت کیا کرو، یہ نہ ہو کہ تمھارا رزق بھی کم کر دیا جائے۔ کھلے دل سے خرچ کیا کرو۔

حدیث پاک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "خرچ کیا کر، گنا نہ کر، تاکہ تمہیں بھی گن کے نہ ملے اور جوڑ کے نہ رکھو، تاکہ تم سے بھی اللہ تعالیٰ (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپا لے۔" صحیح بخاری-2591

نوٹ: یعنی کنجوسی نہ کریں، اپنی استطاعت کے مطابق خوشی سے خرچ کیا کریں۔ اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے، کہ، پیسہ، برباد کرنا شروع کر دیں۔ اعتدال کا دامن ہمیشہ قائم رکھیں۔

17: صرف اور صرف اپنے رب سے مدد مانگیں۔ لوگوں سے مدد مانگنا چھوڑ دیں۔ کیونکہ۔۔۔

حدیث پاک: "جو شخص کسی مشکل، میں پڑ جائے اور لوگوں کی مدد حاصل کرے، اس کی مشکل صورت حال ختم نہیں ہو گی۔ اور جو شخص کسی مشکل میں پڑ جائے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے، اللہ جلد یا بدیر اس کے لیے رزق بھیج دے گا۔ صحیح الجامع:6566

نوٹ: اگر دنیاوی طور پر کسی انسان سے کوئی کام آپ کو پیش ہو، تو صرف، ایک بار گزارش کر دیں، اگر آپ کو لگے کہ، وہ بھول گیا ہو گا، اس لیئے کام نہیں کیا، تو دوسری مرتبہ یاد دہانی کروا دیں۔ مگر تیسری بار مت کہیں۔ کیونکہ تیسری مرتبہ کہنے سے شرک کا شبہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور منت ترلے، یا خوشامد کرنا، تو انتہائی غلط ہے۔ اس

سے تو یہ ثابت ہوتا ہے، کہ، آپ معاذاللہ، کسی انسان سے ہی ساری امیدیں وابستہ کر رہے ہیں۔اپنی خواہشات کا محور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی بنائیں۔

18: ماں باپ کی خدمت،اورانسانوں کی مدد،اوردیگراچھے کام ضرور کریں، مگر5وقت فرض نماز کے بعد

حدیث پاک: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیک معاملہ کرنا، پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ صحیح بخاری۔7534

افسوس ہے،ان لوگوں پر، جو اپنے رب کی عبادت اور فرائض کے لیے تو وقت نکال نہیں سکتے، مگر فلاحی کاموں اور لوگوں کی مدد کرنے کے لیے ان کے پاس خوب وقت ہے۔لوگوں کی مدد کرنا،ماں باپ کی خدمت کرنا،بیوی بچوں کا خیال رکھنا،کاروبار، نوکری کرنا، وغیرہ سب جائز ہے۔۔ مگر، پہلے وہ کام تو کرو، جس کے لیے ہمارے رب نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا کیوں ہے؟

فرمان الٰہی: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

سورۃ الذاریات، آیت نمبر-56

فرمان الٰہی: جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے، کہ تم میں اچھے کام کون کرتا ہے،اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔ سورت الملک، آیت نمبر-2

اللہ تعالیٰ، اگرچاہیں تو ہمارے تمام گناہ معاف فرما سکتے ہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے، کہ، ہم نماز، روزہ، زکوۃ اور حج جیسے اہم ترین فرائض میں کوتاہی کریں۔

19: جب حدیثِ پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ ،انبیاء علیہ سلام ،وفات کے بعد بھی کسی کی مدد فرما سکتے ہیں، تو پھر ان واقعات کو بنیاد بنا کر فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا کیوں جائز نہیں ہے؟

مزرات پر جا کر دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جو لوگ آپ کو کہیں کہ اولیاءاللہ فوت ہونے کے بعد بھی مدد کر سکتے ہیں، تو اُن سے کہیں کہ اپنے اس دعوے کو حدیث پاک سے ثابت کریں۔ اور اُن کو کہیں، کہ ثابت کریں، کہ، صحابہ کرام ،مزارات پر جا کر فوت شدہ شخصیات سے مدد طلب کرتے تھے۔ وہ کبھی بھی اس دعوے کو حدیث پاک سے ،ثابت نہیں کر سکتے۔ **مگر انبیاء علیہ سلام اللہ تعالٰی کی مہربانی سے وفات کے بعد بھی مدد کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بات حدیث پاک سے ثابت ہوتی ہے۔**

یاد رکھیں: نبی پاک ﷺ اور دیگر انبیاء علیہ سلام کے معجزات ،اور انبیاء علیہ سلام ،کے ،دیگر چند خاص واقعات کو بنیاد بنا کر دیگر نیک لوگوں کی بزرگی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ ،انبیاعلیہ سلام اور دیگر اولیااللہ میں زمین اور آسمان سے بھی زیادہ، کا فرق ہے۔

حدیث پاک: دعا ہی عبادت ہے۔ (ترمذی، 3372)

لہذا، دعا عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالٰی کی ہی کی جا سکتی ہے۔ اس لئے، دعا، انبیاءعلیہ السلام سے بھی نہیں مانگنی چاہیے،

اہم بات: باوجود اس کے کہ انبیاءعلیہ السلام سے وفات کے بعد بھی چند مخصوص حالات میں مدد کرنا ثابت ہے، مگر اس کے باوجود بھی صحابہ کرام، سے ہم ثابت نہیں کر سکتے کہ وہ انبیاءعلیہ السلام کے مزارات پر جا کر اُن سے مدد طلب کرتے ہوں۔ لہذا ہمیں بھی صحابہ کرام سے بھی دین سیکھنا چاہیے، نہ کہ ہر داڑھی والے مولوی کی باتوں میں آ جائیں۔

مزرات پر جا کر دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ: اولیااللہ کے مزارات پر جا کر آپ اللہ تعالٰی سے دعا مانگیں کہ یااللہ میں تیرے نیک بندے کے مزار پر آیا ہوں۔ یااللہ میں تو انتہائی گنہگار انسان ہوں، لیکن یہ صاحب مزار تو تیرے پیارے

اور نیک بندے ہیں۔ میں تجھ کو ان کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے دین اور دنیا کی مکمل بھلائی عطا فرما۔ یااللہ ان صاحبِ مزار کے وسیلے سے میری تمام جائز دلی حاجات قبول و مقبول فرما۔ آپ صاحب مزار کو براہِ راست مخاطب کر کے بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت (بزرگ کا نام) آپ تو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور نیک بندے ہیں، رب تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ رب تعالیٰ کے حضور میرے حق میں دعائے خیر فرما دیں، اللہ پاک ہماری دعاؤں کو آپ کے حق میں اور آپ کی دعاؤں کو ہمارے حق میں قبول فرمائے۔

حدیث پاک: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا ہے، کہ، جب انسان کسی قبر پر جاتا ہے، اور مردے کو سلام کہتا ہے۔ تو مردہ بھی اُسے جواب میں سلام کہتا ہے۔ (شعب الاایمان۔ جز۔ 9296)

تو ہم مردوں کو سلام تب ہی کرتے ہیں کہ وہ ہمیں جواب دیں گے۔ جواب میں وہ ہمیں دعا ہی دیتے ہیں کہ تم پر بھی اللہ کی سلامتی ہو۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ مردے سن بھی سکتے ہیں اور دعا بھی دے سکتے ہیں۔ یہ تو ایک عام مردے کا حال ہے کہ وہ بھی دعا دے سکتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جو دنیا سے تشریف لے جاچکے ہیں تو پھر ان کی دعا کا، اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی دعا کی قبولیت کا اندازہ تو ہم لگا ہی نہیں سکتے۔

ثبوت نمبر 1: جب نبی پاک ﷺ معراج شریف پر تشریف لیکر گئے تو وہاں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ عطا فرمایا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے درخواست فرمائیں، اور نمازوں کی تعداد کم کروالیں۔ اس طرح نمازوں کی تعداد کم ہو کر پانچ تک پہنچی۔ حالانکہ کہ اس وقت ظاہری طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے تھے۔ یعنی فوت ہونے کے باوجود بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ (صحیح بخاری۔ کتاب التوحید۔ رقم الحدیث: ۷۵۱۷)

نوٹ: مگر انبیاء علیہ السلام کے ان خاص واقعات کو بنیاد بنا کر دیگر نیک لوگوں کی بزرگی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ انبیا علیہ السلام اور دیگر اولیا اللہ میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

ثبوت نمبر 2: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا، کہ جب دشمنوں نے اُن کے گھر کو گھیرے میں لیا ہوا تھا (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شہادت سے چند دن پہلے کا واقعہ)، اور گھر والوں پر پانی بند کیا ہوا تھا، اور

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کئی دنوں سے پیاسے تھے۔ توتب، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ ایک دن میں نے دیکھا نبی پاک ﷺ نے میری کھڑکی سے مجھے کچھ پانی دیا۔ کچھ دن کے بعد میرے کمرے کی چھت کھلی اور نبی پاک ﷺ تشریف لائے، اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بھی موجود تھے، اور مجھے کچھ پانی پینے کو دیا اور مجھ سے پوچھا "کیا تم اپنا کل کا روزہ ہمارے ساتھ افطار کروگے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ روزہ افطار کرنا پسند فرمایا، اور اگلے دن روزہ کی حالت میں جامِ شہادت نوش فرمایا"۔

یہ واقعہ تاریخ ابن کثیر۔ کے باب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شہادت میں درج ہے۔

نوٹ: یہ تمام واقعہ جس وقت پیش آیا، اُس وقت نبی پاک ﷺ، ظاہری طور پر تو وفات پاچکے تھے۔ مگر پھر بھی نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور عطا سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی نہ صرف مدد فرمائی، بلکہ اپنے ساتھ افطاری کرنے کی دعوت بھی دی۔

20: فوت شدہ، اولیااللہ کے وسیلے سے، اللہ تعالیٰ سے تو دعا مانگنا ثابت ہے۔ لیکن، فوت شدہ اولیااللہ، سے دعا مانگنا اور مدد مانگنا جائز نہیں ہے۔

فرمان الٰہی: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور (اس کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور ان کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (سورۃ المائدہ، آیت 35)

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ وسیلے کے بغیر بھی دُعا مانگی جاسکتی ہے۔ اور وسیلے کے ساتھ بھی دُعا مانگی جا سکتی ہے۔ مکہ پاک میں بیت اللہ شریف کے قریب ایک جگہ ایسی ہے جسے مُقام ابرہیم علیہ السلام کہتے ہیں۔ اس جگہ پر دُعا مَنگنے کی اور نوافل ادا کرنے کی خاص تاکید کی گئی ہے۔ بلکہ مقام ابراہیم علیہ السلام کو تو نماز پڑھنے کی جگہ بنانے کا خاص حکم تو قرآن پاک میں بھی ہے۔ **"اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ"** (سورۃ بقرہ آیت نمبر۔125)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اس جگہ کو یہ خاص قبولیت کا شرف اس لیے حاصل ہے کہ یہاں پر حضرت ابرہیم علیہ السلام کے مبارک قدم شریف کا نشان ہے۔ نماز ایک بہت بڑی عبادت بھی ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو نماز دُعاوں کا ایک مجموعہ بھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو فرما سکتا تھا۔ کہ بیت اللہ شریف کے گرد، موجود، تمام صحن ہی نماز کے لیے بہترین جگہ ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اپنے ایک وفات پائے ہوئے پیارے نبی علیہ السلام کے مبارک قدموں کے نشان والی جگہ کی ایک خاص فضیلت عطا فرمائی۔ جس جگہ پر اللہ تعالیٰ کے وفات پائے ہوئے، پیارے نبی علیہ السلام کے مبارک پاؤں کا نشان ہو، اگر اُس جگہ پر دُعا مانگنا افضل ہو سکتا ہے۔ تو پھر جس جگہ پر اللہ تعالیٰ کے پیارے انبیاء علیہ السلام اور اولیاء اللہ خود آرام فرما رہے ہوں (یعنی مزاراتِ مقدسہ) تو وہاں پر دُعا کی قبولیت کا کیا عالم ہو گا۔ اب خود اندازہ کریں کہ مدینہ پاک میں دُعا مانگنے کی فضیلت کیا ہو گی، جس مقدس شہر میں رب تعالیٰ کے حبیب پاک ﷺ بذاتِ خود، جلوہ افروز ہیں۔ اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ مدینہ پاک اس کائینات کا سب سے مقدس ترین شہر ہے۔

. جو لوگ، فوت شدہ بزرگوں کے مزارات پر جا کر، صاحب مزار سے مدد مانگتے ہیں۔ ان سے کہیں، کہ، مہربانی فرما کر اس بات کا جواب عنایت فرمادیں:: **کیا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام نے کبھی نصیحت فرمائی، کہ، جب کبھی کسی مدد کی ضرورت پڑے، تو، اپنے علاقے کے نیک لوگوں کی قبروں پر جا کر فوت شدہ، اولیاء اللہ سے مدد مانگنا شروع کر دینا؟** قرآن و حدیث کے حوالوں سے زندہ ہستیوں سے مدد مانگنا تو بالکل ثابت ہوتا ہے۔ کیا صحابہ کرام، مزارات پر جا کر، فوت شدہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے مدد مانگتے تھے۔ ؟ اگر، ہاں، تو مہربانی فرما کر، صحیح حدیث پاک سے ثابت کریں۔

مزرات پر جا کر دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ: اولیا اللہ کے مزارات پر جا کر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ یا اللہ میں تیرے نیک بندے کے مزار پر آیا ہوں۔ یا اللہ میں تو انتہائی گنہگار انسان ہوں، لیکن یہ صاحب مزار تو تیرے پیارے اور نیک بندے ہیں۔ میں تجھ کو ان کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے دین اور دنیا کی مکمل بھلائی عطا فرما۔ یا اللہ ان صاحبِ مزار کے وسیلے سے میری تمام جائز دلی حاجات قبول و مقبول فرما۔ آپ صاحب مزار کو براہِ راست مخاطب

کر کے بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت (بزرگ کا نام) آپ تو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور نیک بندے ہیں، رب تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ رب تعالیٰ کے حضور میرے حق میں دعائے خیر فرما دیں، اللہ پاک ہماری دعاؤں کو آپ کے حق میں اور آپ کی دعاؤں کو ہمارے حق میں قبول فرمائے۔

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے، کہ، جب انسان کسی قبر پر جاتا ہے، اور مردے کو سلام کہتا ہے۔ تو مردہ بھی اُسے جواب میں سلام کہتا ہے۔ (شعب الاایمان۔ جز۔ 9296)، تو ہم مردوں کو سلام تب ہی کرتے ہیں کہ وہ ہمیں جواب دیں گے۔ جواب میں وہ ہمیں دعا ہی دیتے ہیں کہ تم پر بھی اللہ کی سلامتی ہو۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ مردے سن بھی سکتے ہیں اور دعا بھی دے سکتے ہیں۔ یہ تو ایک عام مردے کا حال ہے کہ وہ بھی دعا دے سکتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جو دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں تو پھر ان کی دعا کا، اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی دعا کی قبولیت کا اندازہ تو ہم لگا ہی نہیں سکتے۔

21: اگر کسی کے ساتھ کوئی اچھائی کرو تو صرف اور صرف رب تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرو

فرمان الٰہی: اور کوئی احسان اس نیت سے نہ کرو کہ زیادہ وصول کر سکو۔ سورۃ المدثر آیت نمبر-6

نوٹ: اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی دوسرے کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے، اور صرف اپنے رب کی رضامندی حاصل کرنے کے لیئے کسی دوسرے کی مدد کر دیں۔ کسی انسان سے بدلے کی امید مت لگایا کریں۔ صرف اپنے رب سے ہی امیدیں لگایا کریں۔

22: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، شہید تو فوت ہونے کے باوجود بھی زندہ ہوتے ہیں، لہٰذا شہید سے وفات کے بعد بھی مدد مانگنا جائز ہے۔ اصل معاملہ جانیئے۔

بے شک، شہید زندہ ہیں، اور ان کو رزق بھی ملتا ہے۔ لیکن اس سے اگر یہ مطلب نکلتا ہوتا، جو کہ کئی لوگ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، تو قرآن پاک کی سب سے پہلی تفسیر لکھنے والے مشہور صحابی رسول، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنی مشہور تفسیر قرآن، تفسیر ابن عباس میں یہ مطلب ہمیں ضرور سمجھا کر جاتے۔ کہ لوگو: جب تمھیں کوئی مشکل پیش آئے، تو اپنے علاقے کے قبرستان میں جا کر فوت شدہ، شہداء سے مدد مانگنا، وہ تمھارا کام کر دیں گے۔

نہ ہی کسی صحابی رسول نے ہمیں یہ مطلب سمجھا یا کہ، جب کبھی مشکل پڑے، تو اپنے علاقے کی شہداء کی قبروں پر جا کر ان فوت شدہ شہداء، سے مدد مانگنا شروع کر دینا۔ نہ ہی صحابہ کرام سے ثابت ہے، کہ وہ خود، شہداء کی قبروں پر جا کر ان فوت شدہ شہداء سے مدد مانگتے تھے۔

نہ ہی چاروں آئمہ کرام میں سے کسی نے یہ مطلب نکالا۔ بلکہ یہاں تک کہ، حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ، حضرت امام مالک رحمت اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمت اللہ علیہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمت اللہ علیہ تک نے اپنی کسی بھی کتاب میں ہمیں یہ مطلب نہیں سمجھایا۔ کیوں، خود بھی گمراہ ہوتے ہیں، اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

مزارات پر جا کر دعا مانگنے کا صحیح طریقہ: مزارات پر جا کر بھی دعا اللہ تعالیٰ سے ہے مانگنی چاہیئے۔ ہاں یہ کہ سکتے ہیں کہ، یا اللہ، ان صاحب مزار کی بھی بخشش فرمائیں اور ان کے وسیلہ سے مجھ پر بھی اپنا خاص کرم اور رحم فرمائیں۔ صاحب مزار سے دعا یا مدد نہیں مانگنی چاہیئے۔ ہاں، صاحب مزار سے اتنا کہ سکتے ہیں کہ، آپ بھی میرے لیئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر دیں۔ یہ شرک بھی نہیں ہے، کیونکہ دونوں ہی صورتوں میں دعا اللہ تعالیٰ سے ہی کی جا رہی ہے۔

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے، کہ، جب انسان کسی قبر پر جاتا ہے، اور مردے کو سلام کہتا ہے۔ تو مردہ بھی اُسے جواب میں سلام کہتا ہے۔ (شعب الایمان۔ جز۔9296) تو ہم مردوں کو سلام تب ہی کرتے ہیں کہ وہ ہمیں جواب دیں گے۔ جواب میں وہ ہمیں دعا ہی دیتے ہیں کہ تم پر بھی اللہ کی سلامتی ہو۔ **تو اس سے ثابت ہوا کہ مردے سن بھی سکتے ہیں اور دعا بھی دے سکتے ہیں۔** یہ تو ایک عام مردے کا حال ہے کہ وہ بھی دعا دے سکتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جو دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں تو پھر ان کی دعا کا، اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی دعا کی قبولیت کا اندازہ تو ہم لگا ہی نہیں سکتے۔

23: کئی مولوی صاحبان کہتے ہیں، کہ صرف ہمارے فرقہ کے علماء کا لکھا ہوا ہی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھو، ورنہ گمراہ ہو سکتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ تو کچھ اور ہی فرماتے ہیں۔

ہر سال لاکھوں، غیر مسلم، قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ وہ قرآن پاک پڑھ کر، گمراہ نہیں ہوتے، بلکہ گمراہی سے ہدایت کی طرف آ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ اصل کتاب ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ، نے تو قرآن پاک، تمام انسانوں کے لیئے نازل فرمایا ہے۔ اور یہ تو کتاب ہدایت ہے۔ اصل میں فرقہ پرست مولوی صاحبان، جانتے ہیں کہ، اگر کوئی انسان قرآن پاک کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کر دے گا تو، وہ انسان ان کے فرقہ سے نکل جائے گا۔ اور اس کا شعور بلند ہو جائے گا، اور وہ فرقہ پرست مولوی حضرات کی غلطیوں پر اعتراضات شروع کر دے گا۔

فرمان الٰہی: ایک سیدھی سیدھی کتاب جو اس نے اس لیے نازل کی ہے کہ لوگوں کو اپنی طرف سے ایک سخت عذاب سے آگاہ کرے، اور جو مومن نیک عمل کرتے ہیں ان کو خوشخبری دے کہ ان کو بہترین اجر ملنے والا ہے۔
"یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے اُن پرہیز گار لوگوں کے لیے"

سورہ کہف، مفہوم آیت نمبر 1 اور 2 اور سورہ بقرہ-آیت نمبر 1

فرمان الٰہی: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

سورۃ القمر-آیت نمبر-17

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ہمیشہ اپنی عقل کو استعمال کیا کریں، کیونکہ، میرا رب تو عقل استعمال نہ کرنے والوں پر خباثت کو لازم قرار دیتا ہے۔

فرمان الٰہی: اور وہ ان لوگوں پر خباثت کو لازم قرار دے دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے ہیں۔

سورت یونس، جزآیت نمبر-100

نوٹ: قرآن کریم کو صرف برکت کے لیئے ہی گھروں میں مت رکھیں، بلکہ اس کو ترجمہ کے ساتھ پڑھیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہمارے دلوں میں پیدا ہو، اور ہم عبرت اور ہدایت حاصل کر کے اپنی اصلاح کر سکیں۔ قرآن و حدیث کو ترجمہ سے پڑھنا شروع کر دیں، تاکہ صحیح اور غلط کا فرق جان سکیں۔

24: آخر پاکستانی قوم کی اکثریت، اپنے اپنے سیاسی یا مذہبی قائدین کی اندھی تقلید اور شخصیت پرستی کی بدترین بیماری میں کیوں مبتلا ہے؟

ہر انسان اصل میں اپنی عقل، علم اور شعور کے مطابق، ہی فیصلہ کرتا ہے اور کوئی موقف اختیار کرتا ہے۔ اور رائے رکھتا ہے۔ اب کون درست ہے اور کتنا درست ہے، یہ تو ہمارا رب ہی جانتا ہے۔

یہ ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کہ، ہم اپنے سیاسی قائد کی محبت کو ہی پاکستان کی محبت سمجھتے ہیں۔ اور اپنے مذہبی قائد کی محبت کو ہی اسلام کی محبت سمجھتے ہیں۔ جس قوم کے 99 فیصد سے زیادہ لوگوں نے آج تک قرآن پاک کا مکمل اردو یا انگریزی ترجمہ تک نہ پڑھا ہو، اس قوم کا اجتماعی شعوری اور علمی معیار کتنا پست ہو گا، اس میں آپ کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے۔ اوپر سے جس قوم کے 90 فیصد سے زائد لوگ **میٹرک تک** نہ کر سکے ہوں، وہ قوم دنیاوی طور پر بھی کتنی پسماندہ ہو سکتی ہے، اس میں بھی آپ کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے۔ تعلیمی کمی کے ساتھ جس قوم میں **جذباتیت** بھی خوب موجود ہو، تو پھر بس آپ اس قوم کی ذہنی اور شعوری پسماندگی کا خوب اندازہ لگا سکتے ہیں۔

دینی اور دنیاوی علمی میدان میں انتہائی کمزور، مگر ساتھ ہی انتہائی جذباتی قوم سے آپ اندھی تقلید اور شخصیت پرستی کی ہی امید کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جب انسان کی اپنی شعوری اور علمی سطح انتہائی کمزور ہو، تو ایسے انسان کو جذبات کی بنیاد

پر اپنی طرف مائل کرنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔ کئی سیاسی اور مذہبی قائدین اپنے ذاتی اقتدار اور مفاد کی خاطر عوام کی کم علمی اور شعور میں کمی کا بھرپور فائدہ، اٹھاتے ہیں۔ اور اپنے اشاروں پر خوب نچاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ، پاکستانیوں کی ایک بہت بڑی اکثریت اپنے اپنے سیاسی اور مذہبی قائدین کی اندھی تقلید اور شخصیت پرستی کی بدترین بیماری میں مبتلا ہے۔

25: جنت کے ٹکٹ سے مریخ تک کا سفر۔

آج سے چند سو سال پہلے تک، ترکی، ہندوستان، اور عرب کے علاقے دنیا کے ترقی یافتہ ترین علاقے تھے، جبکہ آج یہی علاقے یورپ اور مغرب کے آگے انتہائی پسماندہ اور غریب ہیں۔ آئیے، آج مل کر ان معاملات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

1: **کئی سو سال تک یورپ پادریوں کے چنگل میں پھنسا رہا،** یہ پادری طبقہ عوام سے خوب چندے اکھٹے کرتا تھا، اور دین کے نام پر مسلمانوں کے خلاف نگوں پر بھی اکساتا تھا، اور کہتا تھا، کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے، اور ہم کو شکست نہیں ہو سکتی۔ مگر جب صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس کو فتح کیا، اور اس سے ان جنونی پادریوں کا موقف غلط ثابت ہو گیا۔ یہ تھا وہ پہلا موقع جب، عام عوام نے پادریوں کے خلاف سوچنا شروع کر دیا، کہ پادری تو جھوٹ کہتے تھے، کہ ہمیں شکست تو ہو ہی نہیں سکتی۔

2: یورپ کے اکثر حصوں میں عام تعلیم پر پابندی تھی، فلسفہ، سائنس، اور دیگر علوم پر نہ صرف کئی مقامات پر پابندی تھی، بلکہ ارسطو، افلاطون وغیرہ کی کتابیں رکھنے پر باقاعدہ پابندی تک تھی۔ تاکہ لوگ آزادانہ سوچ نہ رکھ سکیں۔ بائیبل کے مختلف زبانوں میں ترجمہ پر بھی پابندی تھی، عوام کو معلوم ہی نہیں تھا، کہ خدا کا اصل فرمان کیا ہے، جو پادری بتا دیتے تھے، اسی کو تسلیم کرنا پڑتا تھا۔ ریاست اور سیاست میں پادریوں کا شدید عمل دخل تھا۔

3: **جہالت اس حد تک بڑھ چکی تھی، کہ پادریوں نے باقاعدہ** چندہ کی رسیدیں دینی تک شروع کردیں، جو جنت کے ٹکٹ کے نام سے مشہور ہوئیں۔ کہ جتنا زیادہ چندہ، اتنا زیادہ آرام اور سکون جنت میں۔ ان چندوں سے گرجا گھر تعمیر ہوتے، اور ان سے منسلک پادریوں کی شاندار رہائش گاہیں تعمیر ہوتی تھیں۔ پادریوں کا گزر بسر ان ہی چندوں پر ہوتا تھا، اور وہ لوگوں کو ہر لحاظ سے کمتر ثابت کر کے، انہی عام لوگوں پر حکمرانی کرتے تھے۔

یورپ میں تبدیلی اور کب اور کیسے آئی؟ یورپ کے لوگوں کے دماغ کی بتی کو روشن کرنے میں ایک بہت بڑا رول ایک سرکش پادری کا ہی تھا۔ جس نے بائبل کا جرمن زبان میں ترجمہ کر کے لوگوں کو بتایا کہ، دیکھو، خدا ہم سے کیا کہتا ہے، اور روایتی پادری تم کو کیا کہتے ہیں۔ اس پادری کا نام مارٹن لوتھر تھا، اور بائبل کا جرمن زبان پر ترجمہ میں اس پر مقدمہ بھی قائم ہو گیا۔ مارٹن لوتھر نے پوسٹر بنایا، جس میں روایتی پادریوں سے 90 سے زائد سوالات کا جواب مانگا گیا۔ پادریوں کے پاس ان سوالات کے جوابات نہیں تھے۔ مگر اس پوسٹر والے عمل سے عام عوام پر روایتی پادریوں کی اصلیت کھل کر آگئی۔ مارٹن لوتھر، روپوش ہو گیا، اس کی کتابوں کو آگ لگا دی گئی، مگر یہ تحریک بند نہ ہو سکی، لوگوں کے شعور کا سفر شروع ہو گیا تھا۔ آنے والے چند سالوں میں یورپ کے کئی ممالک نے روایتی پادریوں کا باقاعدہ بائیکاٹ کر دیا، اور آزادانہ سوچ کو فروغ دینا شروع کر دیا، فلسفہ، سائنس اور دیگر مضامین کی تعلیم دوبارہ شروع کر دی گئی۔ اور ساتھ ساتھ کارخانے اور فیکٹریاں لگانی شروع کر دی گئیں۔ اور اس طرح کا ایک سفر شروع ہو گیا۔ Industrialization

برصغیر، ترکی اور عرب، میں الٹا کام شروع ہو گیا، سائنس، فلسفہ اور دیگر مضامین پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ کارخانوں اور فیکٹریوں پر توجہ نہیں دی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا، کہ مغل بادشاہ، جہانگیر کو انگریزوں نے بندوق کا تحفہ دیا۔ برصغیر کے حکمرانوں، اور ترکی کے حکمرانوں نے خود بندوق اور جدید اسلحہ بنانے پر کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی۔ کیونکہ یہاں اعلی تعلیم یافتہ لوگ اور اعلی دنیاوی تعلیم کے ادارے موجود ہی نہیں تھے۔ اور نہ ہی یہ حکمرانوں کی ترجیح رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ، 1600 سے لے کر 1850 تک یورپ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں برصغیر،

ترکی، اور عرب سے بہت آگے نکل گیا۔ مسلمان اپنی ذاتی جائیدادیں بنانے، باہمی لڑائیوں، فرقہ واریت وغیرہ میں ہی پڑے رہے۔

حقیقت یہ ہے، کہ گورے کو گالیاں دینے سے بات نہیں بنے گی، اپنے آپ کو ہمیں علم، سائنس کے میدان میں منوانا ہوگا۔ آج گورا تو مریخ پر جارہا ہے۔ اور ہم صرف باتوں کے ہی شیر رہ گئے ہیں۔ آتا جاتا کچھ ہے نہیں، باتیں اور دعوے دنیا جہاں کے کروالیں ہم سے۔

آخر اب کریں تو کیا کریں- یورپ کی ترقی کا سفر تب شروع ہوا تھا، جب عوام تک بائیبل کا ترجمہ پہنچا تھا، اور لوگوں کا شعور بلند ہونا شروع ہوا تھا۔ سب سے پہلے قرآن پاک کا اردو یا انگریزی ترجمہ پڑھنا شروع کریں، ان شاءاللہ تعالیٰ، اس سے آپ کا شعور بلند ہونا شروع ہوگا۔ قرآن و حدیث، کے ساتھ دنیاوی تعلیم اور دنیاوی معاملات میں بھی خوب حصہ لیں، اور کسی بھی عالم دین یا سیاسی لیڈر کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، دین اور دنیا دونوں میں کبھی ناکام نہیں ہوں گے۔

26: یا ہمیں اپنا سیاسی قائد، اپنی سیاسی جماعت، اور مذہبی فرقہ تبدیل کرنا چاہیئے؟
آخر صحیح سیاسی یا مذہبی لیڈر کو کس طرح پہچانیں

آپ کا دل اور دماغ اگر آپ کے موجودہ فرقہ یا سیاسی قائد سے مطمئن نہیں ہے، تو اپنی، عقل، علم اور شعور کی بنیاد پر بے شک، اپنے موجودہ فرقہ، یا سیاسی جماعت کسی کو بالکل چھوڑ دیں، اور جہاں آپ کو تسلی ہو اس فرقہ، اور سیاسی جماعت، کے قریب ہو جائیں۔ لیکن اندھی تقلید کسی بھی سیاسی یا مذہبی قائد کی نہ کریں۔

یاد رکھیں کہ، جب بھی کوئی انسان کسی بھی سیاسی یا مذہبی لیڈر کی حمایت کرتا ہے، تو یقینی طور پر وہ اپنے سیاسی یا مذہبی قائد کو درست سمجھتا ہے، اسی لیئے تو اس کی حمایت کرتا ہے۔ یعنی کوئی بھی انسان اصل میں اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق ہی فیصلہ کرتا ہے۔ نیت اکثر لوگوں کی ٹھیک ہی ہوتی ہے۔ **تو ثابت ہوا کہ، اصل میں ہم اپنے علم، عقل اور شعور کے**

مطابق جو درست سمجھتے ہیں، اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور ہر انسان کا علمی اور شعوری معیار فرق ہوتا ہے۔ لہذا ہر انسان کے سیاسی یا مذہبی قائدین میں بھی اسی وجہ سے فرق ہوتا ہے۔

جس طرح کئی لوگ بریلوی فرقہ چھوڑ کر وہابی بن جاتے ہیں، تو کوئی شیعہ اپنا فرقہ چھوڑ کر دیوبندی ہو جاتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔۔۔ یعنی جس طرح ہمارا علمی اور شعوری معیار تبدیل ہوتا رہتا ہے، اس طرح ہمارا، مذہبی اور سیاسی رجحان بھی تبدیل ہوتا رہتا ہے- اصل چیز اخلاص ہے، بس جس بھی سیاسی یا مذہبی قائد کی حمایت کریں، اپنی نیت دین کی سربلندی اور وطن کی محبت رکھیں۔ خواہ عمران خان کو ووٹ دیں یا ن لیگ، یا زرداری کو۔ بس اپنی نیت، اخلاص کے ساتھ وطن کی محبت رکھیں۔ **علم، شعور کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و حدیث ہی ہیں۔** لہذا قرآن و حدیث کو ترجمہ کے ساتھ ضرور پڑھنا شروع کر دیں، تاکہ آپ کو شعور بلند ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیاوی علم بھی خوب حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کثرت سے مانگتے رہیں، ان شاءاللہ تعالیٰ، آپ درست فیصلے کرنے کے قابل ہو جائیں گے، اور کبھی گمراہ نہیں ہوں گے۔

27: تمھیں رزق، اپنے کمزور اور معذور لوگوں کی دعاؤں کی وجہ سے ملتا ہے۔

حدیث پاک: مشہور صحابی رسول، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا خیال تھا کہ انہیں دوسرے بہت سے صحابہ پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ سے)، فضیلت حاصل ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ صرف اپنے کمزور معذور لوگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ کی طرف سے مدد پہنچائے جاتے ہو اور ان ہی کی دعاؤں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔ صحیح بخاری 2896

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

28: وہ کون سی بیعت یا اطاعت ہے، جو مسلمانوں پر لازم ہے؟ آخر اسلام میں پیری مرید اور بیعت کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

اصل میں اطاعت یا بیعت، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ، کے بعد حکمران وقت کی ہے۔ وہ بیعت یا اطاعت، جو عوام کے لیے لازم ہے، وہ کسی پیر صاحب کی اطاعت یا بیعت نہیں ہے۔ بلکہ حکمران وقت کی ہے۔ کیونکہ، اگر لوگ حکمران وقت کی بیعت یا اطاعت نہیں کریں گے، تو ملک میں فتنہ پھیل سکتا ہے، اور ملک کا نظام درہم برہم ہو سکتا ہے۔ **غیر مشروط بیعت**، صرف نبی کریم ﷺ کی ہی ہے۔ حکمران وقت بھی اگر کوئی خلاف شریعت حکم دے تو اس حکم کی اطاعت بھی لازم نہیں۔

فرمان الٰہی: اے اِیمان والو! اَللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رَسُول کی بھی اطاعت کرو اور تُم میں سے جو لوگ صاحب اِختیار ہوں، اُن کی بھی۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اگر واقع تم اللہ اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتے ہو تو اُسے اَللہ اور رَسُول کے حوالے کر دو۔ یہی طریقہ بہترین ہے اور اُس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔ سورت النساء۔ آیت نمبر-59

نوٹ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور خلفائے راشدین کے ہاتھوں پر جو عوام نے بیعت کی تھی، وہ حکمران وقت والی بیعت تھی۔ صحابہ کرام کے زمانے میں، مختلف صحابہ کرام نے اپنے اپنے، پیر خانے شروع نہیں کیئے ہوئے تھے۔ جس طرح آج ہر محلے میں آپ کو کوئی نہ کوئی پیر صاحب مل جاتے ہیں۔

عام پیری مریدی کی شرعی حیثیت

مسلمانوں کے اصل میں پیر صاحب تو نبی کریم ﷺ، خود ہیں۔ مگر جو پیری مریدی آج کل ہمارے معاشرے میں رائج ہے، وہ نہ تو فرض ہے اور نہ ہی واجب ہے۔ اگر یہ، اسلام میں فرض، واجب، یا، لازم ہوتی، تو، حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمت اللہ علیہ کے بھی کوئی پیر صاحب ضرور ہوتے۔

یہ زیادہ سے زیادہ، مستحب عمل ہے، اگر کسی کو صحیح پیر صاحب مل گئے، تو انشااللہ، اسے بہت فائدہ ہو گا۔ مگر، اگر، کسی نے کسی پیر صاحب کی، بیعت نہیں کی ہے، تو وہ گنہگار نہیں ہوتا۔ بلکہ امام بخاری رحمت اللہ علیہ، جن کی ہم بخاری شریف پڑھتے ہیں، ان کے بھی کوئی پیر صاحب نہیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمت اللہ علیہ، کے بھی کوئی پیر صاحب نہیں ہیں۔

یاد رکھیں، اندھی تقلید کسی بھی عالم دین کی مت کریں۔ اصل ماخذ ہدایت، قرآن و حدیث ہیں۔ کسی بھی عالم دین سے غلطی ہو سکتی ہے۔ لہذا جن کے پیر صاحبان ہیں، وہ ان سے ضرور مستفید ہوں، مگر دوسروں کو، اپنے پیر صاحب، یا کسی اور پیر صاحب کا مرید کرنے بہت زیادہ کوشش مت کریں۔

29: اپنی زندگی کے درست فوکس کا تعین کرنا انتہائی ضروری ہے، ورنہ پریشانیوں میں ہی مبتلا رہیں گے۔

حدیث پاک: ”جس کا مقصود زندگی آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں استغناء و بے نیازی پیدا کر دیتا ہے، اور اسے دل جمعی عطا کرتا ہے، اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس کا مقصود طلب دنیا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے رکھ دیتا ہے اور اس کی جمع خاطر کو پریشان کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس اتنی ہی آتی ہے جو اس کے لیے مقدر ہے“۔ ترمذی-2465

نوٹ: تو معلوم پڑا کہ، جس انسان کا فوکس، یوم آخرت ہو، وہ اصل میں کامیاب انسان ہے، کیونکہ ایسا انسان دنیا میں ہر کام اپنے اللہ سے ڈرتے ہوئے کرے گا۔ اور اللہ سے حقیقی ڈر تو دنیا اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ لہذا ایسا انسان فرض نماز، روزہ وغیرہ کی بھی پابندی کرے گا اور انسانوں کے ساتھ بھی اچھا رویہ اور اعلیٰ اخلاق سے پیش آئے گا، کیونکہ اس کا فوکس اپنے رب کی خوشنودی ہی تو ہے۔

اہم بات: ایسا انسان کوئی بھی کام کرتے ہوئے سوچے گا، کہ کیا اس کام سے اس کا رب خوش ہو گا یا نہیں، اگر اسے لگے گا کہ نہیں، رب خوش نہیں ہو گا تو وہ انسان رک جائے گا۔ اس طرح گناہوں سے بھی محفوظ رہے گا۔

30:   5 اہم نکات، جن کی مدد سے ہم درست اور غلط، علماء کا فرق جان سکتے ہیں۔

1: سب سے پہلے دیکھیں، کہ آپ کے فرقہ میں جو بھی معاملات رائج ہیں اور جو بھی عبادت کا طریقہ آپ کو بتایا گیا ہے، کیا وہ قرآن پاک، اور صحیح حدیث پاک سے واضح ثابت ہوتا ہے۔؟

2: کیا آپ کے علماء یہ تو نہیں کہتے کہ ،اپنے فرقہ کے عقائد دوسروں کے سامنے ذکر مت کرنا؟ اگر یہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے، جسے آپ کے علماء چھپانا چاہتے ہیں، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی باتیں قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہوتی ہیں۔

3: اسلام تو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہی مکمل ہو گیا تھا۔ لہذا کچھ تو اپنا دماغ بھی استعمال کرنا سیکھیں۔ لہذا دیکھیں، کہ آپ لوگوں کے جو بھی معاملات اور طریقے ہیں، کیا وہ صحابہ کرام سے ثابت ہوتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ان معاملات کا ثبوت کیا ہے؟

4: فرض، حلال و حرام اور شریعت کے بنیادی احکامات کے لیئے تو قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک کا ہونا لازم ہے۔ جبکہ نفلی عبادات، وغیرہ، ضعیف حدیث سے بھی ثابت کیئے جا سکتے ہیں، کیونکہ ضعیف حدیث پاک، کوئی معاذاللہ جھوٹی حدیث پاک (موضوع حدیث پاک)، نہیں ہوتی، صرف سند میں صحیح حدیث سے کچھ کمزور ہوتی ہے۔

5 اگر آپ کے معاملات ضعیف حدیث پاک سے بھی ثابت نہیں ہوتے، تو کم از کم، اب تو اپنی عقل استعمال کرنا شروع کر دیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ نہ تو ہر بریلوی عالم دین ٹھیک ہے، اور نہ ہی ہر وہابی، شیعہ یا دیوبندی عالم دین غلط ہے۔ آپ کو تمام ہی مکتبہ فکر میں ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ کسی بھی مولوی صاحب کا ترجمہ پڑھ لیں۔ مگر پڑھیں ضرور کیونکہ صرف، چند آیات مبارک کے ترجمے اور تفسیر میں علماء میں اختلاف ہے۔ باقی تقریباً سب کا ترجمہ ایک ہی ہے۔ اصل فیصلہ صرف اور صرف قرآن و حدیث اور، اُس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا فعل ہے۔ جو

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

معاملات ان سے ٹکراتے جائیں۔اُن کو چھوڑ دیں۔

روزِ قیامت ہر انسان سے اس کی عقل، علم اور شعور کے مطابق ہی حساب ہو گا۔ لہٰذا قرآن و حدیث کو تھام لیں اور بس۔

31: نظرِ بد ایک حقیقت ہے، مگر اس کا علاج بھی ثابت ہے۔ غور سے پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں سے شیئر بھی کریں۔

کیا نظرِ بد لگ سکتی ہے؟

حدیث پاک: نظرِ بد لگنا حق ہے۔(یعنی لگ سکتی ہے)" (صحیح بخاری۔5740)

حدیث پاک: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر کالے دھبے پڑ گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس پر دم کرا دو کیونکہ اسے نظرِ بد لگ گئی ہے"۔ (صحیح بخاری۔5739)

نظرِ بد کا علاج

حدیث پاک: نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ نظرِ بد لگ جانے پر معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ ناس) سے دم کر لیا جائے۔ (صحیح بخاری۔5738)

32: کسی انسان کی کامیابی یا ناکامی میں، آخر کتنا عمل تقدیر کا ہوتا ہے، اور کتنا حصہ انسان کی اپنی محنت کا ہوتا ہے۔

کئی چیزوں میں اللہ تعالٰی نے انسان کو اختیار دیا ہوا ہے۔ مثلاً: اچھائی یا برائی کا انتخاب کرنا۔ اچھے یا برے اخلاق اپنانے کا، اپنی مرضی کا کاروبار، نوکری کرنے کا۔ اپنا فرقہ، یا مذہب تبدیل کرنے کا، جیسا کہ بہت سارے عیسائی،

اور کافر ہر سال اپنی مرضی سے اسلام قبول کر لیتے ہیں۔اور کئی بدبخت اپنی مرضی سے مسلمان سے کافر بھی ہو جاتے ہیں، جیسا مرزا قادیانی، مسلمان سے قادیانی (کافر)، ہو گیا۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔

مگر کچھ چیزوں میں انسان کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ مثلا، زندگی اور موت میں کوئی اختیار نہیں ہے۔موت اپنے مقررہ وقت پر آکر رہتی ہے۔کوئی علاج یا دوائی موت کو ٹال نہیں سکتی۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے دوائی کے استعمال سے تکلیف میں کمی تو ہو سکتی ہے، مگر موت کا وقت ٹل نہیں سکتا۔اصل میں اللہ تعالیٰ، نے انسان کو عقل عطا کی ہوئی ہے، لہذا انسان کو اس کی عقل اور شعور، درست اور غلط کی پہچان بتا دیتے ہیں۔یہی وجہ ہے، کہ اسلام آج بھی دنیا کا سب سے تیزی سے پھیلتا ہوا مذہب ہے، کیونکہ اسلام دین فطرت ہے،اور لوگ جب عقل استعمال کرتے ہیں، تو دوسرے مذاہب چھوڑ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔

اعلی مقام حاصل کرنے کے لئے، صرف خواہش کرنا ہی کافی نہیں ہے۔بلکہ عملی کوشش (سعی)، کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔خواہ دین میں ہو یا دنیا میں۔

فرمان الٰہی: جو شخص بھی دنیا کا طلب گار ہے ہم اس کے لئے جلد ہی جو چاہتے ہیں دے دیتے ہیں، پھر اس کے بعد اس کے لئے جہنم ہے جس میں وہ ذلّت و رسوائی کے ساتھ داخل ہو گا۔اور جو شخص آخرت کا چاہنے والا ہے اور اس کے لئے ویسی ہی سعی بھی کرتا ہے، اور صاحبِ ایمان بھی ہے، تو اسکی سعی یقیناً مقبول قرار دی جائے گی۔

سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 18 اور 19

کچھ معاملات میں انسان کی کامیابی یا ناکامی، انسان کے عمل، محنت اور نیت سے بھی مشروط ہوتی ہے۔ مثلا، اگر کوئی اچھی نیت سے زیادہ نیک کام اور عبادت کرے، اور لوگوں کی مدد کرے، تو امید ہے کہ زیادہ اجر و ثواب حاصل کر لے گا۔اسی طرح کئی دنیاوی معاملات میں زیادہ محنت کرنے والے عام طور پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اکثر کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔لہذا انسان کو چاہیے، کہ، وہ محنت اور ایمانداری کے ساتھ اپنا کام کرے، جتنا اُس کے اختیار میں ہو۔اور پھر اپنے رب سے کامیابی کے لیے دُعا بھی کرے، اور نتیجہ اپنے رب پر چھوڑ دے۔اور اپنی زندگی کا اصل

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

مقصد اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوشنودی بنالے۔ جس کام سے لگے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو گا، وہ کام کرلے، اور جس کام سے لگے کہ، اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا، اُس سے بچے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، دُنیا اور آخرت کی کامیابی ہمیشہ ملے گی۔

33: دل کا مفتی۔ کم از کم اس کی بات تو سن لیں

جب ہم کوئی بیہودہ لباس پہنتے ہیں تو ہمارا دل اور دماغ ہمیں بتا ضرور دیتا ہے کہ، یہ لباس بے حیائی والا ہے اور خلاف شریعت بھی ہے۔ اب ہم اپنے دل اور دماغ کے مفتی کے فتوے کو نظرانداز کر دیں، تو یہ ہماری اپنی جہالت اور اپنا ڈھیٹ پن ہے۔

ہر چیز کے لیے کسی عالم دین یا مفتی صاحب سے پوچھنا ہی ضروری نہیں ہوتا، بہت ساری بنیادی معلومات سے متعلق ہمارا دل اور دماغ ہمیں بتا دیتا ہے۔ مگر کئی بار ہم خود ہی زبردستی انجان بنے رہتے ہیں۔

کبھی سوچا ہے کہ، 4 سال کا بچہ بھی جب کوئی شرارت یا غلطی کرتا ہے، تو فوری طور پر گھبرا جاتا ہے، اور کئی بار شرم سے چھپ تک جاتا ہے۔ یعنی صحیح یا غلط کا پتا اس 4 سال کے بچے تک کو ہوتا ہے۔

کیا اس بچے کو کسی عالم دین یا مفتی صاحب نے صحیح یا غلط کے متعلق سمجھایا ہوتا ہے یا اس 4 سال کے بچے کو بھی اتنی عقل ہوتی ہے، کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے؟ اصل میں ہر انسان کا اپنا دل اور دماغ ایک مکمل مفتی ہوتا ہے، جو اسے اسی وقت صحیح یا غلط کا بالکل درست فتویٰ دے دیتا ہے۔ اسی فتوی کی مدد سے 4 سالہ بچہ بھی درست اور غلط کا فرق جان لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے جب ہم کوئی اچھا کام کرتے ہیں، تو ہمارے اندر کا مفتی ہمیں بتا دیتا ہے کہ، یہ کام تو نے اچھا کیا ہے۔ اور جب ہم اپنی مرضی سے کوئی غلط کام یا گناہ کرتے ہیں، تو ہمارا دل کا مفتی ہمیں طعنہ ضرور مارتا ہے کہ، غلط کر رہا ہے۔ اب ہم خود ہی ڈھیٹ بن جائیں تو اور بات ہے۔ پتا ہمیں سب ہوتا ہے، کہ ہم صحیح کر رہے ہیں یا غلط، مگر زبردستی انجان بن رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ، ہمارا خالق ہے، وہ سب سے بہتر جانتا ہے، کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور کب کرنا چاہیئے اور کیوں کرنا چاہیئے۔ لہذا دین کی بنیادی معلومات سیکھنا ہم سب پر لازم ہے۔

دین کا علم سیکھنے کی آج سے ہی نیت کریں۔ کم از کم، قرآن پاک کو ترجمہ سے پڑھنا شروع کریں۔ 5 وقت نماز کبھی نہ چھوڑیں۔ اور کوئی بھی کام کرتے ہوئے اپنے دل کے مفتی سے ضرور پوچھ لیا کریں، کہ کیا اس کام سے میرا رب خوش ہو گا یا نہیں۔ اگر جواب نہیں میں ملے، تو اس کام کو چھوڑ دیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، دنیا اور آخرت دونوں میں ہمیشہ کامیاب ہی رہیں گے۔

34: آخر کس کو اور کس وقت جہاد کا اعلان کرنے کا اختیار ہے؟ کئی جذباتی لوگ کہتے ہیں کہ، اگر غزوہ بدر میں مسلمان، صرف 313 ہو کر کفار کو ہرا سکتے ہیں، تو پھر ہماری فوجی قوت کس کام کی، جو ہم کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کی مدد نہیں کر سکتے؟۔

جہاد ظلم و جبر کے خلاف ہو گا۔ اگر کسی جگہ لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے، تو اس ظلم کو ختم کرنے کے لیئے جہاد کا باقاعدہ اعلان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاد کے اعلان سے پہلے اپنی طاقت اور استطاعت کا درست اندازہ لگانا بھی انتہائی ضروری ہے، کہیں یہ نہ ہو کہ دشمن کے ہاتھوں خود ہی مکمل تباہ و برباد ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل ضرور کریں، مگر شریعت کی روشنی میں۔ (غزوہ بدر سے متعلق حقائق آگے موجود ہیں۔)

جہاد کا اعلان صرف حکومت وقت کر سکتی ہے۔ اگر علماء کرام کو لگتا ہے، کہ جہاد کا وقت آ گیا ہے، لیکن حکمران پھر بھی جہاد کا اعلان نہیں کر رہے ہے، تو اس صورت میں علماء کو حکمرانوں اور عوام کو دلیل کے ساتھ سمجھانا چاہیئے، مگر فیصلہ بہر حال حکومت وقت کا ہی ہو گا، کسی تنظیم یا جماعت کا نہیں۔ اور جو لوگ یا تنظیمیں پاکستانی حکومت یا فوج کے خلاف جہاد کو جائز سمجھتی ہیں، طالبان یا اسی طرح کے دیگر گروہ، تو ان لوگوں کے خلاف حکومت پاکستان، اور فوج کو

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

خود جہاد کا اعلان کر کے ان کو ختم کرنا چاہیئے، کیونکہ اس طرح کے لوگ فتنہ ہیں، اور یہ لوگ ملک کے اجتماعی نظم کو خراب کرتے ہیں۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں، کہ غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو پہلے ہی بتا دیا تھا، کہ تین ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کی مدد کریں گے۔ تاکہ صحابہ کرام کے حوصلے بلند رہیں۔

فرمان الٰہی: جب تم مومنوں سے یہ کہہ (کر ان کے دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے۔ سورت العمران، آیت نمبر 124

مگر آج نہ تو ہمارے درمیان کوئی وحی پہنچانے والے نبی علیہ السلام موجود ہیں، اور نہ ہی، ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی مدد کا ہمیں یقین کروایا گیا ہے۔ لہذا ہم نے اپنی دنیاوی طاقت اور وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے، اپنی عقل، علم اور شعور کے مطابق ہی فیصلے کرنے ہیں۔ آنکھوں کو بند کر کے نہیں، اور نہ ہی جذباتی بن کر۔ یاد رکھیں، غزوہ بدر اور غزوہ احد میں کفار نے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ مسلمانوں نے پہل نہیں کی تھی۔ لہذا اس وقت مسلمانوں کے پاس جو بھی وسائل موجود تھے، مسلمانوں نے ان کا بہترین استعمال کر کے آپنا دفاع کیا تھا۔ مگر جب مسلمانوں نے اپنی تیاری خوب مکمل کر لی، اور دنیاوی وسائل کا بھی خوب بندوبست کر لیا، صرف تب، مکہ مکرمہ پر حملہ، اس شان سے کیا، کہ کفار کو جنگ کی ہمت تک نہ ہو سکی۔ کیونکہ مسلمان 10 ہزار سے زائد کا لشکر جرار لے کر مدینہ منورہ سے نکلے تھے۔ **یہی تو میں کہتا ہوں کہ پہلے، مطلوبہ طاقت حاصل کریں**، پھر کفار سے لڑنے کی بات کریں۔ آج تو معاملہ یہ ہے، کہ، کفار کے خلاف لڑنے کے لیئے، ہمیں ہتھیار بھی کفار سے ہی لینے پڑتے ہیں۔ پہلے سائنس، اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اپنا لوہا منائیں، جدید ترین ہتھیار خود بنانا سیکھیں، پھر کفار سے ٹکرائیں۔

کئی لوگ کہتے ہیں، کہ، آخر طالبان نے بھی تو افغانستان میں امریکہ کو شکست دی ہے؟ اب سچ سن لیں۔۔۔ امریکہ اپنی مرضی سے 20 سال پہلے آیا، لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا، ملا عمر کی اسلامی حکومت کو ختم کیا، اس پورے علاقے میں افراتفری پھیلائی، اور اس خطے کی ترقی کو کئی سال پیچھے دھکیل دیا، افغانستان میں اپنی پسند کی حکومت

بنائی اوراب اپنی مرضی سے جارہا ہے۔امریکہ کے صرف 2000 کے قریب فوجی 20 سال میں مرے، جبکہ یہ پورا علاقہ تباہ و برباد ہو گیا۔اور ہم بے وقوفوں کی طرح کہہ رہے ہیں، کہ طالبان جیت گئے۔امریکہ مستقل رہنے کے لیئے کبھی آیا ہی نہیں تھا۔اس نے جو کرنا تھا، کر لیا۔اور ہم جاہلوں کو طرح اس تباہی میں بھی اپنی جیت کا جشن منا رہے ہیں۔

شاید، باتیں کرنے والے، بھول جاتے ہیں کہ، جب 1973 کے رمضان المبارک میں جب مصر، اردن، سعودی عرب، شام، پاکستان، کویت سب نے مل کر اچانک، اسرائیل پر حملہ کر دیا تھا۔تب کیا ہوا تھا، تمام امت مسلمہ کو اکیلے اسرائیل نے سب کو ہرا دیا تھا۔لہذا، پہلے اپنی دنیاوی قوت، تیار کریں، پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔

35: آخر کیا وجہ ہے، کہ، اتنی دعاؤں کے باوجود بھی، کشمیر، فلسطین اور دیگر پوری دنیا میں آج مسلمان اجتماعی طور پر کفار کے ہاتھوں ذلیل ہو رہے ہیں؟

اصل میں آج کے مسلمان نے دین اور دنیا کو الگ الگ سمجھ لیا ہے۔مولوی صاحبان کی اکثریت، سائنسی علوم کی قدر اور اہمیت کی قائل نہیں ہے۔جبکہ دوسری جانب دنیاوی پڑھے لکھے لوگوں کی بھی ایک تعداد بنیادی دینی علم تک حاصل کرنے اور سمجھنے کی کوئی خاص خواہش نہیں رکھتی۔جبکہ، اسلام تو اصل میں ہمیں، دین اور دنیا دونوں ساتھ لے کر چلنا سکھاتا ہے۔جب تک مسلمانوں نے دین اور دنیا دونوں کو ساتھ لے کر چلایا، تو تب تک ہم کامیاب رہے۔ہم میں کمزوریاں تب بھی تھیں، اور آج بھی ہیں، مگر ماضی میں جب تک خواہ سلطنت بغداد ہو، یا اموی یا عباسی حکومت، یا بعد میں سلطنت عثمانیہ، کئی کمزوریوں کے باوجود وہ مسلمان حکمران جب تک دین اور دنیا دونوں کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کرتے رہے، تب تک کامیاب ہے۔جب جب یہ توازن بگڑا، ہم رسوا ہوئے۔

آج ایک طبقہ ایسا جذباتی ہے، کہ،امریکہ،اسرائیل پر آنکھیں بند کر کے چڑھائی کی خواہش رکھتا ہے،تو دوسری طرف ایک طبقہ مغرب سے اتنا مرعوب ہے،کہ مغرب کو ہی ہر معاملے میں درست سمجھتا ہے،اور احساس کمتری کا شکار ہے۔

آج کے مسلمانوں کا ایک طبقہ صرف دعاؤں،اور وظائف سے ہی کفار کو مارنا چاہتا ہے، تو دوسرا طبقہ،صرف دنیاوی اسباب پر ہی یقین رکھتا ہے،اور نماز،روزہ،دعاؤں،وغیرہ کی اہمیت کا خاص شعور نہیں رکھتا۔جب کہ حقیقت ان دونوں انتہاؤں کے درمیان میں ہے۔ہم نے اعتدال کا دامن چھوڑ دیا ہے۔ہم شخصیت پرستی اور اندھی تقلید کی بدترین بیماری میں مبتلا ہو چکے ہیں۔عقل اور شعور کو استعمال کرنے کے قائل نہیں رہے ہیں۔کسی سے نفرت کرتے ہیں تو شدید کرتے ہیں،اور اگر محبت کرتے ہیں،تو شدید کرتے ہیں،اعتدال سے دور ہیں۔

لیکن مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے۔قوموں کی زندگی میں ایسے لمحات آتے رہتے ہیں۔ مجھے تو اس امت میں روشنی کی کرنیں نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔گزشتہ 100 سالوں میں اس امت نے بہت کچھ سیکھ بھی لیا ہے۔علماء کرام کی ایک جماعت اس امت کی علمی اور شعوری رہنمائی پر مسلسل لگی ہوئی ہے۔اور اس کے اثرات نظر بھی آنے شروع ہو گئے ہیں۔زیادہ فکر مندمت ہوں،انشاءاللہ تعالیٰ،مسلمانوں کا عروج جلد ہی دوبارہ آنے والا ہے،بس ہر انسان اپنی اصلاح پر توجہ دے اور جہاں تک اس کا دائرہ ہے،وہاں تک لوگوں کی بھی رہنمائی کردے،اور نتیجہ اپنے رب پر چھوڑ دے۔آور آخرت کو اپنا فوکس رکھے،انشاءاللہ تعالیٰ،دین اور دنیا دونوں میں ہمیشہ کامیاب ہی ہوں گے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

36: عام انسان تو دور کی بات ہے۔ایک باقاعدہ نیک انسان بھی، عالم دین کے مرتبہ کا تصور تک نہیں کر سکتا ہے۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ان میں سے ایک عابد (عبادت گزار) تھا اور دوسرا عالم، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام آدمی پر ہے۔ ترمذی (جز)-2685

نوٹ: خود عبادت کرنا بھی بہت اچھی بات ہے، اور ایسے انسان کو عابد کہتے ہے۔ لیکن جو انسان لوگوں تک علم دین پہنچائے اُسکو عالم کہتے ہیں. لوگوں تک دین کا علم پہنچانا اتنا عظیم کام ہے، کہ ایک عبادت گزار انسان بھی ایک عالم دین کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

لہذا ایک عام آدمی اور ایک عالم دین کے مرتبے میں تو زمین اور آسمان سے زیادہ کا فرق ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں علماء دین، کا ادب اور اُن سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں

37: آخر کیا وجہ ہے کہ، ڈاکٹر، انجینئر، بزنس مین، فوجی وغیرہ، کوئی بھی عالم دین کے مقام اور مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا؟

یاد رہے کہ ہم، اس دنیا میں، ڈاکٹر، انجینئر، بزنس مین، وغیرہ بننے کے لیئے پیدا نہیں کیے گئے ہیں۔ یہ شعبے اختیار کرنا کوئی غلط بات نہیں ہے، بلکہ اگر اچھی نیت اور ایمانداری سے کوئی مسلمان یہ شعبے اختیار کرتا ہے، تو ان شاءاللہ تعالیٰ، اس پر بھی ثواب ملے گا۔ لیکن ہماری پیدائش کا اصل مقصد کچھ اور ہے، اور جو انسان اس عظیم ترین مقصد کے حصول میں ہماری رہنمائی کرتا ہے، وہ عالم دین ہوتا ہے۔اور وہ مقصد ہے، "اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا"

فرمان الٰہی: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔

سورت الزاریات (51)، آیت نمبر-56

ہمارا خالق اور مالک، ہی سب سے بہتر بتا سکتا ہے، کہ ہماری زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔ جب اس نے بتا دیا ہے، تو قدرتی بات ہے، اس مقصد کی تکمیل میں ہمارا سب سے بڑا رہبر تو عالم دین ہی ہو گا، کوئی ڈاکٹر، انجینئر، بزنس مین تو ہونے سے رہا۔ لہذا علماء کرام کی قدر کرنا سیکھیں۔

اس پوسٹ سے دیگر شعبوں کی تذلیل مقصد نہیں ہے، مگر یہ بتانا مقصود ہے کہ، علماء کرام اس معاشرے کے دیگر شعبوں کے سر کے تاج ہیں۔ باقی کسی شعبہ زندگی کا ان سے موازنہ کا تصور تک ممکن نہیں ہے۔ جو قرآن و حدیث کی تعلیم دے، اس کی قدر کرنا سیکھیں۔ اور خود بھی قرآن و حدیث ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں۔ ان شاءاللہ تعالی، ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

38: قرآن پاک، صرف ماضی کے واقعات بتانے والی کتاب نہیں ہے؟ آج اس کا اصل مقصد جانیئے۔

جس رب تعالٰی نے یہ قرآن پاک نازل فرمایا ہے، اس نے اس کتاب کا اصل مقصد بھی خود ہی بیان فرما دیا ہے۔

قرآن پاک کے بنیادی 3 مقاصد

1 لوگوں کو اپنا دماغ استعمال کرنے ترغیب دینا۔ یعنی کسی کی بھی اندھی تقلید سے منع فرمانا۔

2 لوگوں کو ڈرانا، تاکہ عذاب کے خوف سے اپنی اصلاح کر لیں، اور نیک لوگوں کو انعامات کی خوشخبری بھی دینا۔

3 پرہیز گار لوگوں کے لیئے باعث ہدایت اور نور ہے۔

فرمان الٰہی: ایک سیدھی سیدھی کتاب جو اس نے اس لیے نازل کی ہے کہ لوگوں کو اپنی طرف سے ایک سخت عذاب سے آگاہ کرے، اور جو مومن نیک عمل کرتے ہیں ان کو خوشخبری دے کہ ان کو بہترین اجر ملنے والا ہے- یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے اُن پرہیز گار لوگوں کے لیے"

سورہ کہف، مفہوم آیت نمبر 1 اور 2 اور سورہ بقرہ- آیت نمبر 1

فرمان الٰہی: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

سورۃ القمر- آیت نمبر –17

فرمان الٰہی: اور کسی شخص کو (از خود یہ) قدرت نہیں کہ وہ بغیر اِذنِ الٰہی کے ایمان لے آئے۔ وہ (یعنی اللہ تعالی) کفر کی گندگی انہی لوگوں پر ڈالتا ہے جو (حق کو سمجھنے کے لئے) عقل سے کام نہیں لیتے۔ سورت یونس، آیت نمبر 100

فرمان الٰہی: یہ مبارک کتاب ہم نے آپ کی جانب نازل کی تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر (تدبر) کریں اور عقل والے اس کو سمجھیں۔" (سورہ ص:29)

فرمان الٰہی: "کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو اور تم کتاب پڑھتے ہو مگر اس کی آیات میں عقل استعمال نہیں کرتے ہو؟" (سورہ بقرہ:44)

جو قرآن کی باتوں کو سمجھے گا، ان میں غور و فکر کرے گا اور عمل پیرا ہو گا، ان شاءاللہ تعالیٰ، ہمیشہ سر بلند ہی ہو گا۔ قرآن کریم کو صرف برکت کے لیئے ہی گھروں میں مت رکھیں، بلکہ اس کو ترجمہ کے ساتھ پڑھیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہمارے دلوں میں پیدا ہو، اور ہم عبرت اور ہدایت حاصل کر کے اپنی اصلاح کر سکیں۔

39: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، پاکستانیوں کے اتنے حج اور عمرہ کا کیا فائدہ، جب کہ کرپشن اور دو نمبری میں بھی خوب آگے ہیں۔

اصل میں مغرب سے انتہائی متاثر اور احساس کمتری میں مبتلا، ایک طبقہ ایسا ہے، جس کو پاکستانیوں اور پاکستان میں خامیاں ہی خامیاں نظر آتی ہیں۔ یہاں کا سسٹم، عوامی رویہ، غرض ہر دوسری چیز میں ان کو پاکستان اور پاکستانیوں میں خامیاں ہی خامیاں نظر آتی ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بات یہاں تک بڑھ گئی ہے، کہ ،اب تواس طبقہ کے لوگوں کو پاکستانیوں کی عبادات تک دکھاوا نظر آتی ہیں، یہ حقیقت ہے، کہ ہم پاکستانیوں میں بہت سی کمزوریاں ہیں، کئی معاملات میں ہمیں اپنی اصلاح اور تربیت کی بھی شدید ضرورت ہے۔ مگر شاید ہم پاکستانی اتنے بھی برے نہیں، جتنے اس طبقے کے لوگوں کو ہم برے اور بدکار نظر آتے ہیں۔

اگر کوئی انسان سود خور ہو، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ،وہ نماز پڑھنا بھی چھوڑ دے، کہ جب سود کھانا چھوڑوں گا، تب نماز بھی شروع کر دوں گا۔ بلکہ نماز جاری رکھیں، کیونکہ امید رکھیں، کہ نماز کی برکت سے سود کی عادت بھی چھوٹ جائے گی۔ **جو نیکی میسر آئے اس کو کرتے رہیں، کسی دوسری نیکی کے ساتھ مشروط مت کریں۔** بے شک 5 وقت فرض نماز انتہائی اہم ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ،اگر کوئی انسان 5 وقت فرض نماز میں سستی کر جاتا ہے، اور وہ اب رمضان کے روزے بھی رکھنا چھوڑ دے، اور کہے کہ جب فرض نماز پڑھنا شروع کروں گا، تب روزے بھی رکھ لوں گا۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرے کو ادا کرو (یعنی بار بار کرو)، اس لیے کہ یہ دونوں فقر (غربت) اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو مٹا دیتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے"۔ ترمذی–810

نوٹ: زیادہ عمرہ اور حج کرنے میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ لہذا اگر 5 وقت نماز میں سستی ہوتی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ عمرہ پر جانا بھی چھوڑ دیں۔ بلکہ یقین رکھیں، بار بار حج اور عمرہ، اور مدینہ منورہ حاضری کی برکتوں سے ان شاءاللہ تعالیٰ، 5 وقت نماز اور دیگر عبادات میں بھی بہتری آجائے گی۔

اہم بات: یہ کوئی ضعیف حدیث پاک نہیں ہے۔ یہ صحیح حدیث پاک ہے۔ یاد رہے، زیادہ سے زیادہ حج اور عمرہ، گناہوں کو مٹانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بھی ہے۔ لہذا اس پر خود بھی عمل کی کوشش کریں، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بھی بتائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا

40: پاکستانی قوم کے 3 بنیادی مسائل، اور ان کے حل

1۔ پاکستان کے تقریبا 99 فیصد سے زیادہ لوگوں نے مکمل، قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں شعور کی شدید کمی ہے۔ لہذا کوئی بھی مذہبی یا سیاسی لیڈر، ان کو گمراہ کر سکتا ہے۔

2۔ پاکستانیوں کی اکثریت، دنیاوی لحاظ سے بھی انتہائی کم تعلیم یافتہ ہے، اور تقریبا 90 فیصد پاکستانی، میٹرک تک بھی نہیں کر سکے۔ لہذا پاکستانیوں کو مذہب، وطن کی محبت، وغیرہ کے نام پر اپنی طرف متوجہ کرنا انتہائی آسان ہے۔

3۔ پاکستانیوں کی اکثریت انتہائی جذباتی بھی ہے، جس کی وجہ سے پڑھے لکھے اور کم تعلیم یافتہ دونوں ہی اپنی پسندیدہ، شخصیات، خواہ مذہبی ہوں یا سیاسی، کی اندھی تقلید میں مبتلا ہیں۔ اصل میں پاکستانیوں کی اکثریت، شخصیت پرستی کی قائل ہے۔ ہم لوگ اپنے اپنے سیاسی یا مذہبی قائدین کو معاذاللہ، فرشتہ سمجھنے لگتے ہیں، اور ان پر تنقید برداشت نہیں کر سکتے، اور اپنے قائدین کی کھلی گمراہی اور جہالت کا بھی ہر حال میں دفاع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

ان 3 مسائل کے 3 حل جانیئے

1۔ جہاں دنیاوی تعلیم بھی خوب حاصل کریں، وہاں کم از کم، قرآن پاک، ترجمہ کے ساتھ تو ضرور پڑھیں۔ قرآن پاک تسلی سے ترجمہ سے پڑھنے میں زیادہ سے زیادہ 3 سے 6 ماہ لگ جائیں گے۔ اگر صرف 1 گھنٹہ روزانہ بھی پڑھیں۔ اور اگر ہمت کریں تو ایک ماہ میں بھی آپ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، کم از کم، صحیح حدیث پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں۔ سفر شروع تو کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، آپ کو شعور کی ایک نئی بلندی حاصل ہو جائے گی۔

2۔ تعلیم کو عام کرنا ہے، اور تعلیمی معیار کو بھی بہتر کرنا ہے۔ کیونکہ گزشتہ 20 سالوں میں پاکستان کا تعلیمی معیار بہت گر چکا ہے۔ لوگوں کے پاس ماسٹر اور ایم فل تک کی ڈگری تو ہوتی ہے، مگر وہ 25 سال پہلے کے انٹر کے سٹوڈنٹس کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کتاب اور علم سے رشتہ مضبوط کرنا ہو گا۔ ورنہ جہالت کا ہی راج ہو گا۔

3۔ اصل میں پاکستانیوں کو شخصیت پرستی اور اندھی تقلید، کے بت کو توڑنا ہو گا،اور اپنا دماغ بھی استعمال کرنا ہو گا۔ صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط کہنا ہو گا۔ مگر یہ شعور حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔اپنا شعور بہتر کرنے اور اپنے آپ کو گمراہی سے بچانے کے لیئے محنت تو کرنی پڑے گی، دینی اور دنیاوی دونوں جانب۔

41: کیا پاکستان کو چھوڑ کر امریکہ یا یورپ شفٹ ہونے سے انسان کا مستقبل محفوظ ہو سکتا ہے؟ کیا امریکہ یا یورپ میں رہ کر اسلامی طریقہ کے مطابق رہنا ممکن ہے؟

خواہ انسان امریکہ میں رہے، یا پاکستان میں یا سعودی عرب میں،انسان محفوظ تب تک ہی ہے، جب تک میرے رب کی عنایت ہے۔ بیماری، حادثاتی موت، یا کاروباری اور مالی پریشانی، امریکہ، پاکستان، یا کہیں بھی، کسی کو بھی، کسی بھی وقت آسکتی ہے۔ لہذا خواہ کہیں بھی رہیں، اپنے رب سے پناہ، رحم اور آفیت کی بھیک ہر وقت مانگتے رہا کریں۔
جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ، کیا مغرب میں اسلامی طریقہ کے مطابق زندگی گزاری جاسکتی ہے یا نہیں، تو یاد رہے کہ، یہ بھی حقیقت ہے کہ، نیک اور 5 وقت کے نمازی مسلمان آپ کو امریکہ، اور یورپ میں بھی خوب مل جائیں گے، اور پاکستان میں بھی مل جائیں گے۔ بے غیرت، بدلحاظ، شرابی اور زانی، مسلمان آپ کو امریکہ اور پاکستان دونوں میں ہی مل جائیں گے۔
یہ کوئی لازمی نہیں ہے، کہ پاکستانی دینی مدرسہ کا پڑھا ہوا، ہر مولوی نیک بھی ہو، اور یہ بھی لازمی نہیں ہے، کہ امریکہ یا مغرب میں پڑھنے والا، ہر مسلمان بدکار ہی ہو۔ اچھے اور برے، نیک اور بد، ہر ہی معاشرے میں مل جاتے ہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے، کہ امریکہ، اور مغرب میں بگڑنے کے اور گناہ میں مبتلا ہونے کے امکانات زیادہ ضرور ہیں۔ کیونکہ گناہ میں مبتلا ہونے والے کاموں تک رسائی کافی آسان ہے۔ خاص کر شراب تک رسائی انتہائی آسان ہے۔ شرابی پاکستان میں بھی موجود ہیں، مگر اس کثیر تعداد میں نہیں ہیں، جس طرح مغرب میں ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کئی کمزوریوں کے باوجود بھی پاکستانی معاشرہ میں خاندان، ماں باپ، بیوی بچوں، بہن بھائی کا احترام آج بھی مغربی معاشرہ کی نسبت بہت بہتر ہے۔ مگر دوسری طرف کئی اخلاقی اور معاشرتی اقدار میں مغرب ہم سے بہتر بھی ہے۔

بہر حال خلاصہ کلام یہ ہے، کہ، خواہ امریکہ میں رہیں، یا سعودی عرب میں، یا پاکستان میں، اپنا فوکس صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی رکھیں۔ اپنی عقل کو ہمیشہ استعمال کرتے رہیں، جس کام کے بارے میں آپ کا دماغ کہے، کہ، اس کام سے خدا ناراض ہو گا، وہ چھوڑ دیں۔ قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کریں، اور اپنے بچوں کو بھی ترجمہ کے ساتھ پڑھائیں۔ روزانہ 5 وقت فرض نماز، فرض روزہ، فرض زکوۃ، فرض حج کبھی نہ چھوڑیں، دن میں کم از کم، ایک صحیح حدیث پاک ضرور پڑھ لیا کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، دنیا اور آخرت دونوں میں ہمیشہ کامیاب ہی رہی گے۔

42: آخر اہل بیت میں کون لوگ شمار ہوتے ہیں؟ اگر اہل بیت، بھی کوئی گناہ کریں گے، تو ان کو عام لوگوں سے بھی زیادہ سزا مل سکتی ہے۔ لہذا ہم سب کو اپنے اعمال پر خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اگر سادات سے کوئی غلطی ہو جائے، تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

اصل اہل بیت نبی پاکﷺ کی ازواج مطہرات ہیں، ان کے علاوہ نبی پاکﷺ کی اولاد مبارکہ، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنھو، حضرت عقیل رضی اللہ تعالی عنھو، حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنھو اور حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنھو کی اولاد، شامل ہے۔ جن پر صدقہ بھی حرام ہے۔

فرمان الٰہی: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی (ہوتی تھی)، اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اے نبی کے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔ سورت الاحزاب، آیت نمبر 33

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیثِ پاک: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنھو نے فرمایاہے، کہ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاہے میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتاہوں۔ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں۔حضرت زید رضی اللہ تعالی عنھو، اسی حدیث پاک میں آگے فرماتے ہیں، کہ، اہلِ بیت میں ازواجِ مطہرات شامل ہیں، اور وہ تمام لوگ بھی شامل ہیں جن پر زکوۃ حرام ہے۔یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنھو، حضرت عقیل رضی اللہ تعالی عنھو، حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنھو اور حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنھو کی اولاد، شامل ہے۔اور ان سب پر صدقہ بھی حرام ہے۔ صحیح مسلم، (جز)۔6225

اہم بات: جن لوگوں پر صدقہ حرام ہے، وہ اہل بیت (گھر والے)، میں شمار ہوتے ہیں۔آجکل کے سادات، اہل بیت کی نسل پاک سے ہی ہیں۔اور ان پر بھی صدقہ حرام ہے، لہذا ان کا بھی احترام اور ان سے بھی محبت کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی آجکل کے سادات کو بھی اہل بیت، کہے، تو اس پر اعتراض بھی مت کریں۔ مگر سب سے افضل ترین اہل بیت، نبی محترم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم، کے دور مبارک کے ہی تھے۔

اگر اہل بیت کو گناہ پر اتنی زیادہ سزا ہو سکتی ہے، تو پھر عام انسان کی کیا حیثیت ہے۔

فرمان الٰہی: اے نبی کی بیویو! (یہ بھی اہل بیت میں شامل ہیں)، تم میں سے جو بھی کھلی بے حیائی (کاارتکاب، یعنی گناہ) کرے گی، اسے دوہرا دوہرا عذاب دیا جائے گا۔اور اللہ تعالٰی کے نزدیک یہ بہت ہی سہل (آسان بات) ہے۔
سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 30

اہل بیت سے متعلق چند احادیث مبارکہ

حدیث پاک: "میری جامہ دانی جس کی طرف میں پناہ لیتا ہوں یعنی میرے خاص لوگ، میرے اہل بیت ہیں، اور میرے رازدار اور امین، انصار ہیں۔تو تم ان کے خطاکاروں کو در گزر کرو، اور ان کے بھلے لوگوں کی اچھائیوں کو قبول کرو" ترمذی-3994

حدیث پاک: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (کی خوشنودی) کو آپ کے اہل بیت کے ساتھ (محبت و خدمت کے ذریعہ) تلاش کرو۔ صحیح بخاری-3751

حدیث پاک: "اللہ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلا رہا ہے، اور محبت کرو مجھ سے اللہ کی خاطر، اور میرے اہل بیت سے میری خاطر"۔ ترمذی-3789

نوٹ: ایک اہل بیت، تو نسب سے ہوتے ہیں۔ مگر اولیاء اللہ جیسے صاحب تقویٰ، لوگ بھی آلِ محمد ﷺ میں شامل ہیں

ثبوت: آقا علیہ السلام نے فرمایا جو بھی صاحب تقویٰ ہو، وہ آلِ محمد ﷺ ہے۔ اور قرآن کی آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: "اُس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں"۔

(سورہ آل انفال 34) (طبرانی، المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۳۳۳۲) (دیلمی، فردوس الاخبار، رقم الحدیث ۱۶۵۲) (تفسیر ابن کثیر، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 526)

43: صرف ایک معمولی سی چادر کی چوری پر ایک صحابیِ رسول، کو عذاب کی سزا برداشت کرنی پڑی۔ لہذا اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں، کہیں بعد میں افسوس نہ کرنا پڑے۔

حدیث پاک: جب خیبر فتح ہوا تو مال غنیمت میں سونا اور چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے ' اونٹ ' سامان اور باغات ملے تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی القریٰ کی طرف لوٹے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک مدعم نامی غلام تھا (یعنی ایک صحابیِ رسول)۔ جو بنی ضباب کے ایک صحابی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا، کہ کسی نامعلوم سمت سے ایک تیر آ کر ان کے لگا۔ لوگوں نے کہا مبارک ہو: شہادت! (یعنی صحابہ کرام نے ان کی شہادت کی گواہی دی)، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں ' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو چادر اس نے خیبر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی وہ اس پر آگ کا شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔ یہ سن کر ایک دوسرے صحابی ایک یا دو تسمے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ میں نے اٹھا لیے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی جہنم کا تسمہ بنتا۔ صحیح بخاری—4234

نوٹ: نبی پاک ﷺ کے ان غلام کی شہادت کی گواہی، دیگر صحابہ کرام نے خود دی۔ مگر نبی پاک ﷺ نے اس گواہی کے سننے کے باوجود بھی، اپنے اس غلام کے عذاب کی خبر سنائی۔ تو ثابت ہوا کہ

نسب سے زیادہ، عمل اور علم کا درست ہونا ضروری ہے، لہذا، اپنے نسب پر غرور مت کریں۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حصول علم کے لیے کوئی راستہ طے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور جس کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اسے اس کا نسب آگے نہیں کر سکے گا۔ ابوداؤد۔ 3643

44: جنت اتنی سستی نہیں، جتنا کچھ، لوگوں نے سمجھ لیا ہے۔

فرمان الٰہی: اور میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں، اس شخص کے لئے جو توبہ کر لے، اور ایمان لے آئے، اور نیک عمل کرے، اور پھر راہِ ہدایت پر ثابت قدم رہے۔ سورہ طٰہٰ، آیت نمبر۔ 82

نوٹ: اگر اللہ تعالیٰ، سے بخشش اور رحمت چاہتے ہیں، تو پھر پہلے ان باتوں پر عمل تو کرنا پڑے گا۔ خالی زبانی جمع خرچ، سے کام مت چلانے کی کوشش کریں۔ عملی کام کرنا پڑے گا۔

45: کیا کوئی غیر مسلم، یعنی کافر بھی جنت میں جا سکتا ہے؟

آپ میں سے کوئی بریلوی ہے، کوئی دیوبندی ہے، کوئی اہلسنت ہے، کوئی اہلحدیث، کوئی شیعہ ہے اور کوئی کیا ہے کوئی کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر میں آپ سے پوچھوں کہ، آپ تحقیق سے دیوبندی، اہلحدیث، اہلسنت، بریلوی، شیعہ (وغیرہ) ہیں؟ یا پھر ماں باپ کی تقلید میں؟ تو لازم ہے آپ کا جواب ہوگا ماں باپ کی تقلید میں۔ چونکہ امی ابو بریلوی تھے، یا دیوبندی تھے، یا اہلحدیث تھے، اہلسنت تھے، شیعہ تھے، اسی لیے میں بھی بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، شیعہ ہوں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

تو سوال یہ ہے کہ یہودی و عیسائی کا بچہ بھی تو ماں باپ کی تقلید ہی میں یہودی و عیسائی ہے۔ پھر وہ بچہ کیوں کافر، کیا اللہ نے یہودی بچے پر ظلم کیا کہ اُسے یہودی گھر میں پیدا کر دیا؟ (معاذاللہ) اور آپ کو بریلوی، دیو بندی، شیعہ، اہلحدیث، گھر میں؟ سوچیے کہ کیا اللہ تعالیٰ ظالم ہے (معاذاللہ) جو ہمیں فرقوں، اور مختلف مذاہب، میں پیدا کرتا ہے؟ یا پھر ہم ظالم ہیں جو عقل کے ہوتے ہوئے بھی تحقیق نہیں کرتے؟ اور آنکھ بند کر کے جو جس فرقے یا مذہب میں پیدا ہوتا ہے اسی کو حق سمجھ بیٹھتا ہے۔

اگر کسی غیر مسلم تک واقعی اسلام کا پیغام نہیں پہنچا، لیکن پھر بھی اُسے اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانا ضروری ہے، کیونکہ اسلام دینِ فطرت ہے، اور اگر وہ اپنا دماغ استعمال کرے تو، ایک اللہ تک ضرور پہنچ سکتا ہے۔ اور باقی بنیادی اخلاقیات اور نیکی اور بدی کا بنیادی شعور لے کر ہر انسان پیدا ہوتا ہے۔ لہذا روزِ قیامت، ہر انسان سے اُس کے علم، شعور اور عقل کے مطابق ہی سوال جواب ہو گا۔ اگر ایک سکول کا استاد، پہلی کلاس کے بچے سے ساتویں جماعت کی کتاب کا سوال نہیں پوچھے گا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ پہلی کلاس کے بچے نے ابھی تک ساتویں جماعت کی کتاب پڑھی ہی نہیں، لہذا اسی طرح روز قیامت انسان سے اُسی چیز کا سوال پوچھا جائے گا، جس کا اُسے علم دیا گیا ہو گا، اور جو اُس کے عقل اور شعور کے دائرے کے اندر آتا ہو گا۔

ہمیشہ اپنی عقل کو استعمال کیا کریں، کیونکہ، میرا رب تو عقل استعمال نہ کرنے والوں پر خباثت کو لازم قرار دیتا ہے۔

فرمان الٰہی: اور کسی نفس کے امکان میں نہیں ہے کہ بغیر اجازت و توفیق پروردگار کے ایمان لے آئے، اور وہ ان لوگوں پر خباثت کو لازم قرار دے دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے ہیں۔ سورت یونس، آیت نمبر-100

فرمان الٰہی: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

سورۃ القمر-آیت نمبر-17

حدیث پاک: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (صحیح البخاری 1358)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کچھ چیزوں میں انسان کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ مثلا، زندگی اور موت میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ موت اپنے مقررہ وقت پر آکر رہتی ہے۔ کوئی علاج یا دوائی موت کو ٹال نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے دوائی کے استعمال سے تکلیف میں کمی تو ہو سکتی ہے، مگر موت کا وقت ٹل نہیں سکتا۔

مگر کئی چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہوا ہے۔ مثلا: اچھائی یا برائی کا انتخاب کرنا۔ اپنی پسند کا مذہب، فرقہ، اختیار کرنا، جیسا کہ بہت سارے عیسائی، اور کافر ہر سال اپنی مرضی سے اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ اور کئی **بدبخت اپنی مرضی سے مسلمان سے کافر بھی ہو جاتے ہیں، جیسا مرزا قادیانی، مسلمان سے قادیانی (کافر)، ہو گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔** اصل میں اللہ تعالیٰ، نے انسان کو عقل عطا کی ہوئی ہے، لہٰذا انسان کو اس کی عقل اور شعور، درست اور غلط کی پہچان بتا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے، کہ اسلام آج بھی دنیا کا سب سے تیزی سے پھیلتا ہوا مذہب ہے، کیونکہ اسلام دین فطرت ہے، اور لوگ جب عقل استعمال کرتے ہیں، تو دوسرے مذاہب چھوڑ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔

46: پاکستانی قوم میں موجود 2 بدترین بیماریاں، سیاسی فرقہ پرستی اور مذہبی فرقہ پرستی۔

ذرا اپنے پسندیدہ سیاسی یا مذہبی رہنماء سے ان 2 اہم سوالات کا جواب تو معلوم کریں۔

سوال نمبر 1: جو لوگ سیاسی اور مذہبی مفادات کی خاطر اسلام کا نام تو خوب استعمال کرتے ہیں۔ مگر کیا کبھی صحابہ کرام کی زندگیوں سے واقعی کچھ حکمت اور بصیرت بھی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟

سوال نمبر2: اگر صحابہ کرام، لاکھ اختلافات کے باوجود بھی، اپنے زمانے کے بدترین لوگوں کو نہ صرف برداشت کر لیتے تھے، بلکہ ان کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے تھے۔ تاکہ امت میں فتنہ نہ پھیلے۔ تو پھر آپ لوگوں کو ملکی مفاد میں اچھے اور درست کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے سے کیا چیز روکتی ہے۔؟ اپنے مفادات کی خاطر آپ لوگوں نے عوام کے درمیان اتنی نفرتیں کیوں پیدا کر دی ہیں؟

حدیث پاک: جب باغیوں نے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو گھر میں قید کیا ہوا تھا۔ تو ایسے میں کچھ مسلمان، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے پاس گئے۔ جب کہ باغیوں نے ان کو گھیر رکھا تھا۔ انہوں نے کہا، کہ (امیر المومنین)، آپ ہی عام مسلمانوں کے امام ہیں۔ مگر آپ پر جو مصیبت ہے وہ آپ کو معلوم ہے۔ ان حالات میں باغیوں کا مقررہ امام نماز پڑھا رہا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھ کر گنہگار نہ ہو جائیں۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا نماز تو جو لوگ کام کرتے ہیں ان کاموں میں سب سے بہترین کام ہے۔ تو وہ جب اچھا کام کریں تم بھی اس کے ساتھ مل کر اچھا کام کرو اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے الگ رہو۔ (صحیح بخاری-695)

یعنی ثابت ہوا کہ، اگر شدید اختلافات کے باوجود بھی مخالفین کے پیچھے اگر نماز تک پڑھی جاسکتی ہے، تاکہ فتنہ نہ پھیلے۔ تو کیا آج کل کے، سیاسی مخالفین، یا مذہبی فرقے، بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور وہابی، وغیرہ کیا ان گستاخوں سے بھی بدتر ہیں، جنھوں نے امیر المومنین تک کو قید کر کیا تھا؟ جس طرح فتنہ کو پھیلنے سے روکنے کے لیئے، کسی غلط امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ، ہم اس کے غلط کاموں کی بھی تائید کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری سیاسی جماعتوں کی ملکی مفاد کے لیئے تائید کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اگر امیر المومنین، کو قید کرنے والے گستاخوں، کے پیچھے نماز تک پڑھی جاسکتی ہے، تو ملکی اور اسلامی مفاد میں آجکل کے سیاسی اور مذہبی مخالفین کے ساتھ بھی مل کر کام کیا جاسکتا ہے۔

جس کو دیکھو، اسلام کے نام پر عوام کی ہمدردی حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اور اصل میں عوام کو آپس میں تقسیم کروا کر اور لڑوا کر اپنا ذاتی مفاد حاصل کر رہا ہے۔ اور عوام کی بھی جہالت کا یہ عالم ہے، کہ اپنے اپنے، سیاسی اور مذہبی قائدین کی اندھی تقلید اور اندھی محبت میں مبتلا ہیں۔ **اختلاف رائے، ضرور رکھیں۔ اور** جس کی جو غلط بات ہو، اس پر تنقید بھی ضرور کریں، مگر اخلاق اور تہذیب کے دائرے میں رہ کر۔ کسی ایک کی غلطی یا گناہ، کسی دوسرے کے گناہ کا جواز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اگر واقعی آپ اس نفرت اور شدت پسندی سے باہر نکلنا چاہتے ہیں تو، قرآن و حدیث کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، آپ کا شعور انتہائی بلند ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور آپ ان مفاد پرست اور فرقہ پرست، سیاسی اور مذہبی قائدین کے فریب کو سمجھ سکیں گے، اور پاکستان اور امت کو یکجا کرنے میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں گے۔

یاد رہے، کہ، قادیانی مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں ہے، بلکہ وہ پکے کافر ہیں۔ یہ پوسٹ مسلمانوں کے فرقوں، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، وہابی، وغیرہ سے متعلق ہے۔

47: کیا ہماری زندگی کا مقصد، پیسہ کمانا، ماں باپ کی خدمت کرنا، بیوی بچوں سے محبت کرنا وغیرہ ہے۔ آخر ہمیں پیدا کیوں کیا گیا ہے؟؟

کاروبار کرنا، اچھی نوکری کی تلاش کرنا، ماں باپ، بیوی بچوں سے محبت، جائز تو ہے، مگر، ان کاموں کو زندگی کا مقصد مت بنانا، کیونکہ اصل میں ہماری زندگی کا مقصد کچھ اور ہے۔ کئی لوگ پانچ وقت کی فرض نماز تو ادا نہیں کرتے، مگر لوگوں کی خوب مدد کرتے ہیں۔۔۔

کئی لوگ خود تو فرض روزہ تک نہیں رکھتے، مگر غریبوں کو کھانا خوب کھلاتے ہیں۔ **پھر یہ لوگ کہتے ہیں،** کہ، نماز، روزہ، زکوۃ، حج، یہ میرے اور میرے اللہ تعالیٰ، کے درمیان کا معاملہ ہے۔ لہذا مجھے سمجھانے کی کوشش مت کرو۔ میں لوگوں کے حقوق تو ادا کر ہی رہا ہوں، کسی انسان کو تو کوئی تکلیف نہیں دے رہا ہوں۔ فرض نماز کے لیے وقت نکال نہیں سکتے، مگر فلاحی کاموں اور لوگوں کی مدد کرنے کے لیے ان کے پاس خوب وقت ہے۔ لوگوں کی مدد کرنا، ماں باپ کی خدمت کرنا، بیوی بچوں کا خیال رکھنا، کاروبار، نوکری کرنا، وغیرہ سب جائز ہے۔۔۔ مگر، پہلے وہ کام تو کرو، جس کے لیے ہمارے رب نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا کیوں ہے؟

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

فرمان الٰہی: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

سورۃ الذاریات، آیت نمبر-56

فرمان الٰہی: جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے، کہ تم میں اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔ سورت الملک، آیت نمبر-2

لہذا سب سے پہلے فرض عبادات پر عمل کریں، پھر کاروبار، نوکری، ماں باپ، بیوی بچوں اور دیگر کاموں پر توجہ دیں۔اللہ تعالیٰ اگر چاہیں تو ہمارے تمام گناہ معاف فرما سکتے ہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے، کہ، ہم نماز، روزہ، زکوۃ اور حج جیسے اہم ترین فرائض میں کوتاہی کریں۔

فرض عبادت تو ہر حال میں کرنی ہی ہے۔ فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے اس حد تک قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔اور رب تعالیٰ اُس بندے کے کان، ہاتھ اور آنکھیں تک بن جاتا ہے۔ فرض عبادت تو ایک ڈیوٹی ہے جو ہر حال میں کرنی ہی ہے، جب کہ، نفلی عبادات ڈیوٹی سے زیادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ قدرتی بات ہے جو انسان ڈیوٹی سے زیادہ کرے گا وہ اپنے رب کا خاص پیارا تو ضرور بنے گا۔

ثبوت کے لیے حدیث مبارکہ: کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کروں گا، میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ احکام کی بجاآوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سُنتا ہے، اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پائوں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہیے تو میں اُسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث:۶۵۰۲)

48: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، پاکستان ایک غیر محفوظ ملک ہے۔ کیا پاکستان میں انسان کا جان ومال، اولاد اور ایمان، زیادہ محفوظ ہے، یا امریکہ، یورپ، UAE، سعودی عرب، وغیرہ میں ہے؟ آج حقائق جانیئے۔

واقعی امریکہ، یورپ، دبئ اور سعودی کی محبت میں مبتلاء کئی لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ، شاید پاکستان میں وہ غیر محفوظ ہیں، جبکہ حقائق کچھ اور ہی ہیں۔ **پاکستان اور امریکہ کی آبادی میں کوئی بہت زیادہ فرق نہیں ہے**، پاکستان کی آبادی تقریبا 23 سے 24 کروڑ ہے، جبکہ امریکہ کی آبادی تقریبا 34 کروڑ ہے۔

لیکن امریکہ میں اچھی سڑکوں اور اچھی گاڑیوں کے باوجود سالانہ 2 لاکھ سے زائد لوگ ٹریفک حادثات میں مارے جاتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں خراب سڑکوں، کمزور گاڑیوں اور کمزور ٹریفک قوانین کے باوجود، یہ تعداد تقریبا 28 ہزار اموات سالانہ ہے۔ امریکہ میں اعلی ترین ہسپتال اور طبّی سہولیات، مگر COVID سے 11 لاکھ سے زیادہ لوگوں کی اموات ہوئی ہیں، پاکستان میں غربت اور طبّی سہولیات کا شدید فقدان، مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پاکستان میں بہت بچت ہوئی، اور تقریبا 30 ہزار افراد کی اموات ہوئی ہے۔ امریکہ میں سالانہ تقریبا 35 سے 40 ہزار لوگ Gun Violance (دہشت گردی)، سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں گزشتہ 20 برس سے تقریبا 1 لاکھ 20 ہزار، لوگ دہشت گردی وغیرہ سے شہید ہوئے ہیں۔ یعنی تقریبا 6 ہزار لوگ سالانہ۔ ہم پاکستانی بدنام زیادہ ہیں، بد اتنے نہیں ہیں۔

یعنی امریکہ میں مرنے کے دنیاوی طور پر امکانات پاکستان سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ لہذا امریکہ میں رہنا کوئی زندگی کی ضمانت نہیں ہے۔

یہ تو میرے رب کی مرضی ہے، کہ، کسی کو کتنا زندہ رکھے اور جہاں چاہے موت دے دے۔ لہذا پاکستان سے بھاگ کر آپ اپنی زندگی بڑھا نہیں سکتے ہیں۔ اصل طاقت تو میرے رب کے اختیار میں ہے۔

جن معاشروں میں ہم جنس پرستی، قانونی طور پر بھی جائز ہو، وہ معاشرے گند کے ڈھیر ہیں۔ اس گندی کے ڈھیر میں اپنے بچوں کو تربیت کرنا انتہائی مشکل ہے۔ پاکستان میں کئی کمزوریاں اپنی جگہ، لیکن شاید ہم اتنے بھی بد نہیں

ہیں، جتنے بدنام ہیں۔ جس معاشرے میں جان کے محفوظ ہونے کی کوئی گارنٹی نہیں، اوپر سے اخلاقی اقتدار کی بھی تباہی نظر آرہی ہو، پھر رہ کیا جاتا ہے، صرف دنیاوی مالی بہتری وغیرہ۔۔۔

یہ حقیقت ہے کہ، دنیاوی مالی لحاظ سے پاکستان ،امریکہ یا یورپ وغیرہ سے کمزور ضرور ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے حالات اتنے بھی برے نہیں ہیں جتنے کئی مایوسی پھیلانے والے لوگ کہتے ہیں۔ 90 کی دہائی میں 30 سے 40 گھروں میں ایک گاڑی ہوتی تھی۔ وہ بھی سوزوکی FX یا مہران۔ سڑکوں پر سائیکلیں اور موٹر سائیکل ہی نظر آتے تھے۔ کیونکہ عام پاکستانی گاڑی خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔

اگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے گزشتہ 30 سے 40 برسوں میں پاکستانیوں کی قوت خرید میں بھی بہت اضافہ ہوا ہے۔ کئی کمزوریوں اور بدانتظامیوں کے باوجود کروڑوں پاکستانی سائیکل سے موٹر سائیکل اور گاڑیوں پر شفٹ ہو چکے ہیں۔ آج خواہ حیدر آباد ہو، یا ساہیوال، یا پشاور ہو، یا مردان، کراچی ہو یا کوئٹہ ،لاہور ہو یا فیصل آباد، پاکستان کی سڑکیں گاڑیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر سے آج ایک عام پاکستانی گاڑی اور اچھی موٹر سائیکل خرید سکتا ہے، جس کا چند سال پہلے تصور بھی عام پاکستانی کے لیئے خواب تھا۔ شام کے وقت جس طرح شدید ترین غربت اور معاشی بدحالی کے مارے ہوئے لوگ آپ کو ڈھاکہ ، دہلی اور بمبئی کی سڑکوں پر لاکھوں کی تعداد میں نظر آتے ہیں، الحمدللہ رب العالمین، پاکستان میں اس کا تصور تک نہیں ہے۔

جہاں تک تعلق ہے UAE اور سعودی عرب کا، وہاں پر ہم پاکستانی ایک مسلسل خوف کی فضاء میں رہتے ہیں، کہ غلطی سے بھی حکومت کے خلاف کوئی پوسٹ ہمارے Facebook یا واٹس ایپ سے شیئر نہ ہو جائے، ورنہ خاندان سمیت ہی غائب نہ ہو جائیں۔ عربی ہم کو دوسرے اور تیسرے درجے کا شہری سمجھتے ہیں، اور ہماری کتنی عزت کرتے ہیں، وہ ہم سب خوب جانتے ہیں۔ خواہ وہاں اب سور کا گوشت بکے یا بازاروں میں شراب عام ملے، یا مرد و خواتین نیم برہنہ بازاروں میں پھریں، کوئی وہاں ذرا اپنے زبان تو کھول کر تو دکھائے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

لاکھ کمزوریوں اور کے باوجود، آج جتنا پریکٹیکل اسلام پاکستان میں موجود ہے، اتنا دنیا کے کسی دوسرے ملک میں نہیں ہے۔ پاکستان میں کئی مشکلات ضرور ہیں، کرپشن ہے، انتظامی نااہلی ہے، تعلیمی کمی ہے، غربت ہے وغیرہ وغیرہ، لیکن الحمدللہ رب العالمین، اتنے بھی مسائل نہیں ہیں، جتنے کئی مایوسی پھیلانے والے لوگ کہتے ہیں۔

ہمارا سب سے بڑا مسئلہ، دنیاوی تعلیم کا شدید فقدان اور قرآن و حدیث سے دوری ہے۔ ایک طرف تو دنیاوی تعلیم خوب حاصل کریں، تو ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، دین اور دنیا دونوں میں ہمیشہ کامیاب ہی رہیں گے۔

49: محبت اور عشق میں فرق۔ محبت کسی بھی رشتے سے کی جاسکتی ہے، مگر عشق صرف ایک ہی ذات مقدس سے، کیونکہ۔۔۔

محبت، اصل میں الفت اور پیار کی وہ قسم ہے، جو وقت کے ساتھ بڑھ بھی سکتی ہے اور کم بھی ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر بہن، بھائی، بیوی بچوں، دوستوں وغیرہ، کے ساتھ محبت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ بلکہ کئی بار تو ماں، باپ سے بھی محبت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ کیونکہ مختلف رشتوں سے محبت کا تعلق، رشتوں کے درمیان رویوں پر بھی منحصر ہے۔ جو بچہ ماں باپ کی زیادہ خدمت کرتا ہے، وہ عام طور پر ماں باپ کی زیادہ محبت بھی حاصل کر لیتا ہے۔ مگر اگر وہی بچہ کل کو ماں باپ سے بدزبانی کرنے لگے تو ماں باپ کی محبت میں بھی کمی واقع ہونی شروع ہو جائے گی۔

جبکہ عشق، الفت اور پیار کی وہ قسم ہے، جہاں کمی کا امکان نہیں ہوتا۔ اور عاشق وہ ہوتا ہے، جس کی زندگی کی ترجیح اول اپنا محبوب ہی ہوتا ہے۔ عشق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ، خوشنودی ہی ہماری زندگی کی ترجیح اول ہونی چاہیئے۔ **اللہ تعالیٰ، کے بعد اگر کسی سے عشق کیا جاسکتا ہے،** تو وہ صرف

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔وہ بھی اس لیئے کیونکہ،وہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین تخلیق ہیں،اور اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں۔

اللہ تعالیٰ،کا عشق صرف زبانی جمع خرچ سے ہی نہیں مل سکتا۔اس کے لیئے عملی کوشش بھی کرنی پڑے گی۔ اگر ہم واقعی اللہ تعالیٰ،سے عشق کرتے ہیں،تو ہمیں اعلیٰ اخلاق کا ہونا پڑھے گا،ہمیں بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے محبت کرنی پڑے گی۔اپنے ماں،باپ،بیوی بچوں،دوستوں سب کا حسب طاقت خیال رکھنا پڑے گا۔کم از کم 5 وقت فرض نماز،روزہ،اور دیگر فرائض تو ادا کرنے ہی پڑیں گے۔رزق حلال کی کوشش بھی کرنی پڑے گی۔

اگر دنیا اور آخرت کی بہترین کامیابی چاہیئے تو، آج سے اپنی ترجیح اول،صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو بنالیں۔اور کوئی کام بھی کرتے ہوئے سوچیں،کہ اگر اس کام سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں،تو وہ کام چھوڑ دیں،اور اگر آپ کو لگتا ہے کہ،اس کام سے اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے،تو کرلیں۔فوکس صرف اور صرف اللہ تعالیٰ۔قرآن و حدیث کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کردیں،ان شاءاللہ تعالیٰ،آپ کا شعور انتہائی بلند ہونا شروع ہو جائے گا،اور ان شاءاللہ تعالیٰ،آپ کبھی بھی ناکام اور رسواء نہیں ہوں گے۔

50: یہ قانون قدرت ہے،خواہ کوئی امیر ہو یا غریب،اگر اس میں یہ 6 خامیاں موجود ہیں، تو اس کی تباہی اور بربادی کا شدید امکان موجود ہے۔

1: کہیں آپ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے تو بیان نہیں کر دیتے؟(یہ جھوٹے انسان کی ایک بہت بڑی نشانی ہے)

2: کہیں آپ بد اخلاق تو نہیں ہیں؟(اللہ تعالیٰ بے حیاء،بدزبان سے نفرت کرتا ہے-حدیث پاک،ترمذی 2002)-جس انسان سے اللہ تعالیٰ نفرت فرمائیں،اس کی تباہی میں کوئی شک نہیں رہ جاتا۔

3: کہیں آپ دوسروں سے حسد تو نہیں کرتے؟(حسد کی بیماری انسان کو اندر سے ختم کر دیتی ہے۔

4: تکبر کا شکار تو نہیں۔؟ تکبر دوسروں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔(اگر کوئی امیر انسان جہاز تک خرید لے، مگر دوسروں کو کمتر نہ سمجھے تو وہ امیر انسان جہاز خرید کر بھی تکبر نہیں کر رہا، دوسری طرف ایک غریب انسان نئی سائیکل خرید کر اگر دوستوں کو حقیر سمجھنے لگ جائے تو وہ غریب انسان تکبر کا شکار ہو سکتا ہے۔اسی طرح اگر کوئی عالم دین، اپنے علم پر غرور کرے، اور عام عوام کو حقیر سمجھے، تو عالم دین، بھی تکبر کی خوفناک بیماری میں مبتلاء ہو سکتا ہے۔)

5: کہیں آپ چغلی اور غیبت کی منحوس عادت میں تو نہیں مبتلاء؟

6: کہیں آپ جھوٹے اور وعدہ خلاف انسان تو نہیں۔(جھوٹے اور وعدہ خلاف، انسان اکثر ذلیل و خوار ہی ہوتے ہیں۔)

اہم بات: جس انسان میں یہ خامیاں جتنی زیادہ ہوں گی، اس انسان کی تباہی کے امکانات بھی اتنے ہی زیادہ ہوں گے۔

51: عشق اور محبت کا ایک بے مثال اور لازوال سچا واقعہ

حضور ﷺ سے ایک ہزار سال پیشتر یمن کا بادشاہ تُبّع خمیری تھا، ایک مرتبہ وہ اپنی سلطنت کے دورہ کو نکلا، بارہ ہزار عالم اور حکیم اور ایک لاکھ بتیس ہزار سوار، ایک لاکھ تیرہ ہزار پیادہ اپنے ہمراہ لئے ہوئے اس شان سے نکلا کہ جہاں بھی پہنچتا اس کی شان و شوکت شاہی دیکھ کر مخلوق خدا چاروں طرف نظارہ کو جمع ہو جاتی تھی، یہ بادشاہ جب دورہ کرتا ہوا مکہ معظمہ پہنچا تو اہل مکہ سے کوئی اسے دیکھنے نہ آیا۔

بادشاہ حیران ہوا اور اپنے وزیر اعظم سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس شہر میں ایک گھر ہے جسے بیت اللہ کہتے ہیں، اس کی اور اس کے خادموں کی جو یہاں کے باشندے ہیں تمام لوگ بے حد تعظیم کرتے ہیں اور جتنا آپ کا

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

لشکر ہے اس سے کہیں زیادہ دور اور نزدیک کے لوگ اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں اور یہاں کے باشندوں کی خدمت کر کے چلے جاتے ہیں، پھر آپ کا لشکران کے خیال میں کیوں آئے۔

یہ سن کر بادشاہ کو غصہ آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں اس گھر کو کھدوادوں گا اور یہاں کے باشندوں کو قتل کروا دوں گا، یہ کہنا تھا کہ بادشاہ کے ناک منہ اور آنکھوں سے خون بہنا شروع ہو گیا اور ایسا بدبودار مادہ بہنے لگا کہ اس کے پاس بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رہی اس مرض کا علاج کیا گیا مگر افاقہ نہ ہوا، شام کے وقت بادشاہ ہی علماء میں سے ایک عالم ربانی تشریف لائے اور نبض دیکھ کر فرمایا، مرض آسمانی ہے اور علاج زمین کا ہو رہا ہے، اے بادشاہ! آپ نے اگر کوئی بری نیت کی ہے تو فوراً اس سے توبہ کریں، بادشاہ نے دل ہی دل میں بیت اللہ شریف اور خدام کعبہ کے متعلق اپنے ارادے سے توبہ کی، توبہ کرتے ہی اس کا وہ خون اور مادہ بہنا بند ہو گیا، اور پھر صحت کی خوشی میں اس نے بیت اللہ شریف کو ریشمی غلاف چڑھایا اور شہر کے ہر باشندے کو سات سات اشرفی اور سات ریشمی جوڑے نذر کئے۔

پھر یہاں سے چل کر مدینہ منورہ پہنچا تو ہمراہ ہی علماء نے جو کتب سماویہ کے عالم تھے وہاں کی مٹی کو سونگھا اور کنکریوں کو دیکھا اور نبی آخر الزماں ﷺ کی ہجرت گاہ کی جو علامتیں انھوں نے پڑھی تھیں، ان کے مطابق اس سر زمین کو پایا تو باہم عہد کر لیا کہ ہم یہاں ہی مر جائیں گے مگر اس سرزمین کو نہ چھوڑیں گے، اگر ہماری قسمت نے یاوری کی تو کبھی نہ کبھی جب نبی آخر الزماں ﷺ تشریف لائیں گے۔ ہمیں بھی زیارت کا شرف حاصل ہو جائے گا ورنہ ہماری قبروں پر تو ضرور کبھی نہ کبھی ان کی جوتیوں کی مقدس خاک اڑ کر پڑ جائے گی جو ہماری نجات کے لئے کافی ہے۔

یہ سن کر بادشاہ نے ان عالموں کے واسطے چار سو مکان بنوائے اور اس بڑے عالم ربانی کے مکان کے پاس حضور کی خاطر ایک دو منزلہ عمدہ مکان تعمیر کروایا اور وصیت کر دی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو یہ مکان آپ کی آرام گاہ ہو اور ان چار سو علماء کی کافی مالی امداد بھی کی اور کہا کہ تم ہمیشہ یہیں رہو اور پھر اس بڑے عالم ربانی

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کو ایک خط لکھ دیا اور کہا کہ میرا یہ خط اس نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دینا اور اگر زندگی بھر تمھیں حضور کی زیارت کا موقع نہ ملے تو اپنی اولاد کو وصیت کر دینا کہ نسلاً بعد نسلاً میرا یہ خط محفوظ رکھیں حتٰی کہ سرکار ابد قرار ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے یہ کہہ کر بادشاہ وہاں سے چل دیا۔

وہ خط نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک ہزار سال بعد پیش ہوا کیسے ہوا اور خط میں کیا لکھا تھا؟ سنیئے اور عظمت حضور ﷺ کی شان دیکھئے: ''کمترین مخلوق تبع اول خمیری کی طرف سے شفیع المزنبین سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ اما بعد: اے اللہ کے حبیب! میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور جو کتاب اپ پر نازل ہو گی اس پر بھی ایمان لاتا ہوں اور میں آپ کے دین پر ہوں، پس اگر مجھے آپ کی زیارت کا موقع مل گیا تو بہت اچھا و غنیمت اور اگر میں آپ کی زیارت نہ کر سکا تو میری شفاعت فرمانا اور قیامت کے روز مجھے فراموش نہ کرنا، میں آپ کی پہلی امت میں سے ہوں اور آپ کے ساتھ آپ کی آمد سے پہلے ہی بیعت کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور آپ اس کے سچے رسول ہیں۔''

شاہ یمن کا یہ خط نسلاً بعد نسلاً ان چار سو علماء کے اندر حرزِ جان کی حثیت سے محفوظ چلا آیا یہاں تک کہ ایک ہزار سال کا عرصہ گزر گیا، ان علماء کی اولاد اس کثرت سے بڑھی کہ مدینہ کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا اور یہ خط دست بدست مع وصیت کے اس بڑے عالم ربانی کی اولاد میں سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ نے وہ خط اپنے غلام خاص ابو لیلٰی کی تحویل میں رکھا اور جب حضور ﷺ نے مدینہ ہجرت فرمائی اور مدینہ کی الوداعی گھاٹی مثنیات کی گھاٹیوں سے آپ کی اونٹنی نمودار ہوئی اور مدینہ کے خوش نصیب لوگ محبوب خدا کا استقبال کرنے کو جوق در جوق آ رہے تھے اور کوئی اپنے مکانوں کو سجا رہا تھا تو کوئی گلیوں اور سڑکوں کو صاف کر رہا تھا اور کوئی دعوت کا انتظام کر رہا تھا اور سب یہی اصرار کر رہے تھے کہ حضور ﷺ میرے گھر تشریف لائیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری اونٹنی کی نکیل چھوڑ دو جس گھر میں یہ ٹھہرے گی اور بیٹھ جائے گی وہی میری قیام گاہ ہو گی، چنانچہ جو دو منزلہ مکان شاہ یمن تبع خمیری نے حضور کی خاطر بنوایا تھا وہ اس وقت حضرت ابو ایوب انصاری

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

رضی اللہ عنہ کی تحویل میں تھا، اسی میں حضور ﷺ کی اونٹنی جا کر ٹھہر گئی۔ لوگوں نے ابو لیلیٰ کو بھیجا کہ جاؤ حضور کو شاہ یمن تبع خمیری کا خط دے آو جب ابو لیلیٰ حاضر ہوا تو حضور نے اسے دیکھتے ہی فرمایا تو ابو لیلیٰ ہے؟ یہ سن کر ابو لیلیٰ حیران ہو گیا۔ حضور نے فرمایا میں محمد رسول اللہ ہوں، شاہ یمن کا جو خط تمھارے پاس ہے لاؤ وہ مجھے دو چنانچہ ابو لیلیٰ نے وہ خط دیا، حضور نے پڑھ کر فرمایا، صالح بھائی تُبّع کو آفرین و شاباش ہے (سبحان اللہ!) میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ!

بحوالہ کُتب: (میزان الادیان)(کتاب المُستطرف)(حجتہ اللہ علے العالمین)(تاریخ ابن عساکر)

دعا: اللہ کریم ھمیں آپکو اور ھماری آنے والی نسلوں کو مدینہ منورہ کی ھمیشہ ھمیشہ کی باقدر باادب زندگی اور حاضریاں نصیب فرمائیں، آمین ثم آمین یا کریم رب العالمین، بحرمت سید المرسلین ﷺ

52: کیا آپ جانتے ہیں کہ، صحابہ کرام کے اقوال کو بھی حدیث پاک، ہی کہا جاتا ہے۔۔۔ کیونکہ۔۔

حدیث پاک کی مستند ترین کتابوں، بخاری شریف، مسلم شریف اور دیگر کتب حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال کو بھی حدیث پاک کے نام سے ہی تحریر کیا گیا ہے۔

بنیادی طور پر احادیث کی تین اقسام ہیں

حدیث مرفوع: جو حضور ﷺ تک بیان کی جائے

حدیث موقوف: جو صحابہ اپنے حوالے سے بیان کریں نبی اکرم ﷺ کا ذکر خیر اس میں نہ آئے۔

حدیث مقطوع: جو صحابہ سے نیچے تابعی تبع تابعین کے اقوال تک ہو

حدیث مرفوع کی چار اقسام ہیں، اور بالترتیب یہی 4 اقسام، باقی 2 اقسام حدیث موقوف اور حدیث مقطوع کی بھی ہیں۔

حدیث قولی حضور ﷺ کا قول بیان کیا جائے

حدیث فعلی حضور ﷺ کا کام بیان کیا جائے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث تقریری حضور ﷺ کے سامنے کوئی کام ہوا ہو آپؐ خاموش رہے ہوں

حدیث وصفی حضور ﷺ کی خوبیوں کا بیان

53: اسلام اصل میں صوفیاء کرام کی تبلیغ سے دنیا میں پھیلا ہے، نہ کہ تلوار سے، صوفیاء کرام خود سیاست یا حکومت نہیں کرتے تھے، صرف حکمرانوں اور عوام کی تربیت کرتے تھے۔ ثبوت حاضر خدمت ہے۔۔۔

کبھی سوچا، حضرت نوح علیہ السلام نے تقریباً 800 سال تک تبلیغ کی مگر صرف 80 کے قریب لوگ ایمان لائے، مگر حضرت نوح علیہ السلام نے کبھی تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنگوں سے تبلیغ نہیں کی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ یہاں تک کہ، آج دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا میں بھی اسلام جنگ سے نہیں تبلیغ، دلیل اور علم سے ہی پھیلا ہے۔

روم اور ایران میں مسلمانوں کی جنگ کی حقیقت بھی جان لیں: جب مختلف انبیاء علیہم السلام کی واضح تبلیغ کے بعد بھی جو لوگ سرکشی پر قائم رہے، تو پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور آیا۔ اسی طرح جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، نے اپنی حیات مبارکہ میں جب روم اور ایران کے بادشاہوں پر حق کو واضح فرمادیا، مگر وہ پھر بھی سرکشی پر ہی قائم رہے، تو اس سرکشی کے نتیجے میں صحابہ کرام، ان سلطنتوں پر عذاب الٰہی کی صورت میں حملہ آور ہوئے۔ کیونکہ ان بادشاہوں نے نبی علیہ السلام، کی براہراست دعوت کا انکار کر دیا تھا۔ اور نبی علیہ السلام نے ان فتوحات کی بشارت اپنی حیات مبارکہ میں پہلے ہی دے دی تھی۔ لیکن اب ہمیں یہ حق نہیں ہے کہ، دوسرے ممالک پر حملہ کردیں اور لوگوں کو زبردستی مسلمان کرنا شروع کردیں۔ ہمارا کام دلیل، حکمت اور علم سے کفار کر اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہی وجہ ہے، ہر سال لاکھوں لوگ، امریکہ، یورپ اور افریقہ میں مسلمان ہوتے جارہے ہیں۔ یہ لوگ بھی تلوار سے نہیں علم و حکمت سے مسلمان ہو رہے ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، اور مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، اس کی واضح مثالیں ہیں۔ ان عظیم علمی اور روحانی شخصیات نے لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کی، اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کروڑوں لوگوں کو مسلمان کیا، اور عوام اور حکمرانوں کی حکمت اور محبت کے ساتھ تربیت کی۔ جس کا نتیجہ آج دنیا میں مسلمانوں کو کثیر تعداد میں آج نظر آ رہا ہے۔

جب مدینہ منورہ کی ریاست قائم کی گئی، تو عام مسلمانوں میں بھی دنیاوی تعلیم کا خاص اہتمام شروع کیا گیا۔ بلکہ جو کفار جنگی قیدی بن کے لائے گئے، ان میں سے پڑھے لکھے قیدیوں کو کہا گیا کہ، مدینہ منورہ کے مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔ یعنی جہاں مسلمانوں کی دینی تربیت کا اہتمام کیا گیا، وہاں دنیاوی تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا، یعنی علم اگر کافر سے بھی ملے تو حاصل کرنا چاہیئے۔ ہاں مسلمانوں کو اپنا دفاع بھی مضبوط رکھنا چاہیئے، تاکہ اگر کوئی دوسرا ملک آپ پر حملہ کرے، تو آپ اپنا دفاع موثر طریقے سے کر سکیں۔ تو یاد رہے، اسلام تلوار سے نہیں علم، حکمت اور تبلیغ سے پھیلا ہے۔ لہذا ایک طرف لوگوں میں دنیاوی تعلیم زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تو دوسری طرف قرآن و حدیث کو مضبوطی سے تھام لیں، اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے

علماء کرام کو چاہیے کہ لوگوں کو حکمت اور دلیل کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کرتے رہیں۔ کیونکہ جتنا عوام کا علمی اور عقلی شعور بہتر ہوتا جائے گا اُتنے ہی بہتر حکمران، عوام اپنے لیے منتخب کرنا شروع کر دیں گے۔ جن لوگوں نے حکمرانوں کو منتخب کرنا ہے، ان کا اپنا شعوری معیار بھی بہتر ہونا چاہیئے، اس کے لیئے دنیاوی تعلیم اور دینی تعلیم دونوں کا عام ہونا بھی انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ اچھے حکمرانوں کا آنا مشکل ہے۔ یاد رہے ریاست مدینہ میں تو کفار قیدی بھی مسلمانوں کو پڑھاتے تھے۔ اسلام میں تعلیم اتنی ضروری ہے۔ **تو یاد رہے، آج کل کی جمہوریت کئی کمزوریوں کے باوجود** بھی مارشل لاء، بادشاہت اور ڈکٹیٹر شپ سے بہتر ہے، لہذا ایک طرف لوگوں میں دنیاوی

تعلیم زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تو دوسری طرف قرآن و حدیث کو مضبوطی سے تھام لیں،اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کریں۔ان شاءاللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

54: جمہوریت کفر نہیں بلکہ جمہوریت کی بنیاد اسلام ہی ہے ثبوت حاضر ہے۔۔۔

اسلام سے پہلے دنیا میں بد ترین بادشاہتوں اور غلامی کا دور تھا۔ایران اور روم کے سلطنتوں کی دنیا پر حکمرانی قائم تھی۔اور فرد واحد،یعنی بادشاہ کو فیصلہ کا حق تھا۔جبکہ اسلام نے مسلمانوں کے باہمی مشاورت سے فیصلوں کی بنیاد رکھی (جمہوریت کی بنیاد)۔

اس کے لیے ایک اصل الاصول،سورۃالشوریٰ میں بیان کر دیا گیا ہے جسے اختیارات کے دائرے میں بہر حال ملحوظ رکھنا ہوگا.وہ اصل الاصول یہ ہے کہ،

فرمان الٰہی: ”اور (اہل ایمان) اپنے معاملات باہمی مشورے سے چلاتے ہیں“. سورۃالشوریٰ (آیت ۳۸)

اسلام ایک طرف تو باہمی مشاورت (جمہوریت) کا حکم دیتا ہے، مگر ساتھ ساتھ مشورہ دینے والوں کی تعلیم اور تربیت پر بھی زور دیتا ہے۔تاکہ باہمی مشورہ دینے والے قابل لوگ بھی ہوں،اور بنیادی علم ضرور رکھتے ہوں۔سلطنت روم و ایران کے عام عوام میں علم،شعور اور تعلیم کی شدید کمی تھی۔صرف خاص طبقہ کے لوگوں کو علم اور تعلیم تک رسائی تھی۔مگر مدینہ منورہ کی جب ریاست قائم کی گئی،تو عام مسلمانوں میں بھی دنیاوی تعلیم کا خاص اہتمام شروع کیا گیا۔بلکہ جو کفار جنگی قیدی بن کے لائے گئے،ان میں سے پڑھے لکھے قیدیوں کو کھا گیا کہ، مدینہ منورہ کے مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔یعنی جہاں مسلمانوں کی دینی تربیت کا اہتمام کیا گیا،وہاں دنیاوی تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا،یعنی علم اگر کافر سے بھی ملے تو حاصل کرنا چاہیئے۔

علماء کرام کو چاہیے کہ لوگوں کو حکمت اور دلیل کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کرتے رہیں۔کیونکہ جتنا عوام کا علمی اور عقلی شعور بہتر ہوتا جائے گا اُتنے ہی بہتر حکمران،عوام اپنے لیے منتخب کرنا شروع کردیں گے۔جن لوگوں نے

حکمرانوں کو منتخب کرنا ہے،ان کا اپنا شعوری معیار بھی بہتر ہونا چاہیئے،اس کے لیئے دنیاوی تعلیم اور دینی تعلیم دونوں کا عام ہونا بھی انتہائی ضروری ہے۔ورنہ اچھے حکمرانوں کا آنا مشکل ہے۔یاد رہے ریاست مدینہ میں تو کفار قیدی بھی مسلمانوں کو پڑھاتے تھے۔اسلام میں تعلیم اتنی ضروری ہے۔

تو یاد رہے،آج کل کی جمہوریت کئی کمزوریوں کے باوجود بھی مارشل لاء، بادشاہت اور ڈکٹیٹر شپ سے بہتر ہے، لہذا ایک طرف لوگوں میں دنیاوی تعلیم زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تو دوسری طرف قرآن و حدیث کو مضبوطی سے تھام لیں،اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

55: اگر کسی مسلمان کو اپنے علم، شعور اور عقل کے مطابق یقین ہو، کہ، دوسرے فرقہ کے مسلمان گمراہ یا بدعقیدہ ہیں، تو ایسے میں اس کا رویہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں سے کیسا ہونا چاہیئے۔؟

اگر صحابہ کرام، لاکھ اختلافات کے باوجود بھی، اپنے زمانے کے بدترین لوگوں کو نہ صرف برداشت کر لیتے تھے، بلکہ ان کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے تھے۔تاکہ امت میں فتنہ نہ پھیلے۔تو پھر آپ لوگوں کو ملکی مفاد میں اچھے اور درست کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے سے کیا چیز روکتی ہے۔؟اپنے مفادات کی خاطر آپ لوگوں نے عوام کے درمیان اتنی نفرتیں کیوں پیدا کر دی ہیں؟

حدیث پاک: جب باغیوں نے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ، کو گھر میں قید کیا ہوا تھا۔تو ایسے میں کچھ مسلمان، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے۔جب کہ باغیوں نے ان کو گھیر رکھا تھا۔انہوں نے کہا، کہ (امیر المومنین)، آپ ہی عام مسلمانوں کے امام ہیں۔ مگر آپ پر جو مصیبت ہے وہ آپ کو معلوم ہے۔ان حالات میں باغیوں کا مقررہ امام نماز پڑھا رہا ہے۔ہم ڈرتے ہیں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھ کر گنہگار نہ ہو جائیں۔حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ، نے جواب دیا نماز تو جو لوگ کام کرتے ہیں ان کاموں میں سب سے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بہترین کام ہے۔ تو وہ جب اچھا کام کریں تم بھی اس کے ساتھ مل کر اچھا کام کرو اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے الگ رہو۔ (صحیح بخاری-695)

یعنی ثابت ہوا کہ، اگر شدید اختلافات کے باوجود بھی مخالفین کے پیچھے اگر نماز تک پڑھی جاسکتی ہے، تاکہ فتنہ نہ پھیلے۔ تو کیا آج کل کے، سیاسی مخالفین، یا مذہبی فرقے، بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور وہابی، وغیرہ کیا ان گستاخوں سے بھی بدتر ہیں، جنہوں نے امیر المومنین تک کو قید کر کیا تھا؟ جس طرح فتنہ کو پھیلنے سے روکنے کے لیئے، کسی غلط امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ، ہم اس کے غلط کاموں کی بھی تائید کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری سیاسی جماعتوں کی ملکی مفاد کے لیئے تائید کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اگر امیر المومنین، کو قید کرنے والے گستاخوں، کے پیچھے نماز تک پڑھی جاسکتی ہے، تو ملکی اور اسلامی مفاد میں آجکل کے سیاسی اور مذہبی مخالفین کے ساتھ بھی مل کر کام کیا جاسکتا ہے۔

اختلاف رائے، ضرور رکھیں۔ اور جس کی جو غلط بات ہو، اس پر تنقید بھی ضرور کریں، مگر اخلاق اور تہذیب کے دائرے میں رہ کر۔ کسی ایک کی غلطی یا گناہ، کسی دوسرے کے گناہ کا جواز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

جس کو دیکھو، اسلام کے نام پر عوام کی ہمدردی حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اور اصل میں عوام کو آپس میں تقسیم کروا کر اور لڑوا کر اپنا ذاتی مفاد حاصل کر رہا ہے۔ اور عوام کی بھی جہالت کا یہ عالم ہے، کہ اپنے اپنے، سیاسی اور مذہبی قائدین کی اندھی تقلید اور اندھی محبت میں مبتلا ہیں۔

اگر واقعی آپ اس نفرت اور شدت پسندی سے باہر نکلنا چاہتے ہیں تو، قرآن و حدیث کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، آپ کا شعور انتہائی بلند ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور آپ ان مفاد پرست اور فرقہ پرست، سیاسی اور مذہبی قائدین کے فریب کو سمجھ سکیں گے، اور پاکستان اور امت کو یکجا کرنے میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں گے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

قادیانی کوئی مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہے۔ بلکہ قادیانی پکے کافر ہیں۔ یہ پوسٹ مسلمانوں کے مختلف فرقوں، مثلاً، بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور وہابی وغیرہ سے متعلق ہے۔

56: کئی علماء کرام، علم لدنی (وہ خاص علم جو صرف خاص لوگوں کو ملتا ہے)، کے قائل نہیں ہوتے ہیں۔ آخر علم لدنی، کن کو ملتا ہے؟ اور اس کا ثبوت کیا ہے؟

علم لدنی واقعی وہ خاص ترین علم ہے، جس تک ہر کسی کی رسائی نہیں ہے۔ یاد رہے یہ علم حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ، جن کو چاہتے ہیں، عطاء فرمادیتے ہیں۔ یہ علم صرف اللہ تعالیٰ کے ان خاص ترین لوگوں کو عطاء ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی فرض عبادات کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفلی عبادات اور ذکر و اذکار میں مشغول رہتے ہیں۔ جو اخلاق اور معاشرت کے اعلیٰ مقام پر بھی فائز ہوتے ہیں۔ یہ وہ خاص ترین لوگ ہوتے جن کو دیکھ کر خدا کی یاد اور محبت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ لوگ آپ کو امیروں میں بھی مل جائیں گے اور غریبوں میں بھی مل جائیں گے۔ ان کی تلاش کرنا اب آپ کا اپنا کام ہے، یہ لوگ آپ کو ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ سے ملادیں گے۔ اور آپ سے کچھ بھی مالی یا کسی قسم کی کوئی دوسری مدد نہیں چاہئیں گے۔

علم لدنی کے ثبوت

ثبوت نمبر 1، قرآن پاک سے: سورۃ نمل کی آیت نمبر 38 سے 40 تک غور سے پڑھیں، جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے دربار میں کہا کہ کون ملکہ بلقیس کا تخت (سینکڑوں میل دور سے)، ملکہ بلقیس کے پہنچنے سے پہلے لا سکتا ہے، تو ایک جن جس کا نام عفریت تھا، اس نے عرض کی کہ آپ کے دربار برخاست کرنے سے پہلے میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ مگر اسی دربار میں موجود حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک درباری اور ولی اللہ، جن کو کتاب کا علم تھا، نے عرض کی، میں پلک جھپکنے میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ اور انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم پر

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

پلک جھپکنے میں سینکڑوں کلو گرام وزنی، تخت کو سینکڑوں میل دور سے صرف ایک لمحہ سے بھی کم وقت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے حضور پیش کر دیا۔ آخر وہ کتاب کا کون سا علم تھا، کہ جس کی مدد سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے درباری نے یہ کام کر دیا۔ ؟یعنی علم تو ہے۔

اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک درباری کا یہ علمی معیار ہے، تو حضرت سلیمان علیہ السلام کا اپنا علم اور تصرف کتنا ہو گا؟ تو ذرا اندازہ لگائیں کہ، پھر نبی کریم ﷺ کے خصوصی اصحابہ کرام کا علمی معیار کیا ہو گا، اور خود نبی کریم ﷺ کے علم اور تصرف کا تو ہم گمان بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ علم نہ تو عام ہے اور نہ ہی کوئی اپنی محنت سے حاصل کر سکتا ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کی خاص عطاء ہے، کہ اپنے انتہائی نیک اور خاص بندوں میں سے جس کو چاہئیں، جتنا چاہیں، جب چاہیں، عطاء فرمائیں۔

ثبوت نمبر 2، حدیث پاک سے: بخاری شریف کی حدیث پاک نمبر 6502 غور سے پڑھیں۔ کہ جہاں لکھا ہوا ہے کہ، فرض عبادات کے ساتھ ساتھ، جو انسان نفلی عبادات باقاعدگی سے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ، اس کو وہ خصوصی مقام عطاء فرما دیتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ، اس کی آنکھیں بن جاتے ہیں، جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتے ہیں، جن سے وہ کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، اس کے کان بن جاتے ہیں، جن سے وہ سنتا ہے۔ **تو خود غور کریں،** جس انسان کو یہ علم و مرتبہ مل جائے تو اس کے دیکھنے کی قوت کیا ہو گی، اس کے سننے کی قوت کیا ہو گی۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔

ثبوت نمبر 3، حدیث پاک سے: وہ کون سا علم تھا، جس کی بنیاد پر مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف میں خطبہ دیتے ہوئے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سینکڑوں دور جہاد کرتے ہوئے مسلمانوں کو نہ صرف دیکھ رہے تھے، بلکہ آپ نے لشکر کے سالار کو جنگی ہدایت دی، اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے سالار نے حکم پر عمل کیا اور، اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی۔ **حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے** ایک لشکر روانہ کیا ،اور ساریہ نامی شخص کو اس کا امیر مقرر کیا، اس اثنا میں کہ عمرؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ زور سے کہنے لگے:

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ساریہ! پہاڑ کی طرف، پھر لشکر کی طرف سے ایک قاصد آیا تواس نے کہا: امیر المومنین! ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تواس نے ہمیں شکست سے دوچار کر دیا تھا مگر اچانک کسی نے زور سے آواز دی: ساریہ! پہاڑ کو نہ چھوڑو۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کی جانب کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔ رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ۔ مشکاۃ المصابیح-5954

اس تمام تحریر سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ، علم لدنی، ایک حقیقت تو ہے۔ لیکن، کس کے پاس یہ علم ہے اور کتنا علم ہے، ہم یقین سے کچھ نہیں کہ سکتے۔ ہاں ہم گمان کر سکتے ہیں کہ، آجکل بھی کئی نیک اور اللہ تعالیٰ کے پیارے لوگوں کے پاس یہ علم کسی نہ کسی شکل میں ضرور ہوگا۔ ایسے لوگ عام طور پر وہ ہوتے ہیں، جن کی دعاؤں کو بھی اللہ تعالیٰ، اکثر قبول فرماتے ہیں، یہ لوگ اخلاص اور تقوی کی بھی اعلی مثال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ، نبی کریم ﷺ کے طفیل، ہمیں اور دیگر تمام مسلمانوں کو بھی اپنے پیارے اور محبوب بندوں میں شامل فرمائیں۔ آمین۔

57: آخر کیا وجہ ہے، کہ، پاکستان کو امریکہ، یورپ اور بھارت کی طرح قابل، ایماندار اور اچھے حکمران کیوں نہیں ملتے؟

بھارت کے 5 فیصد، بنگلہ دیش کے 3 فیصد، جبکہ پاکستان کے صرف 1 فیصد لوگ ٹیکس فائلر ہیں، اور پاکستان کے اکثر لوگ تو اپنی آمدنی پر ڈائریکٹ ٹیکس تک نہیں دیتے۔ اور حکومت مجبور ہو کر سیلز ٹیکس لگا کر کام پورا کرتی ہے، تو اس ٹیکس چور قوم کے حکمران بھی اسی طرح کے ہی ہوں گے۔ جو قوم گنے کی گاڑی سے گنے تک چوری کرنے سے باز نہ آئے، کوکا کولا کی گاڑی الٹنے پر، بجائے مدد کرنے کے، الٹا، اسی گاڑی سے بوتل چوری کرنے سے باز نہ آئے۔ اور آئل ٹینکر الٹنے پر، آئل چوری کرنے سے باز نہ آئے، تو یہ قوم ایسے ہی حکمرانوں کے قابل ہے۔

جو قوم جھوٹ خوب بولتی ہو، کاروبار میں خوب 2 نمبری کرتی ہو، اخلاق میں بہت گر چکی ہو، بغیر تحقیق کے باتیں آگے سے آگے پھیلانے میں ماہر ہو، محنت سے جی چرائے اور راتوں رات امیر بننے کے خواب دیکھنے میں ماہر ہو، اس قوم کو اپنے حکمرانوں سے بھی کوئی خاص اچھی امیدیں وابستہ نہیں کرنی چاہئیں۔ جو قوم 30 منٹ مشاعرہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

پڑھنے والے کو 1 لاکھ، اور سنگر کو 5 لاکھ، جبکہ 30 دن نماز پڑھانے والے امام کو 20، ہزار دے۔ جو قوم اپنے اپنے فرقہ کے مولویوں اور اپنی سیاسی جماعتوں کے اکابرین کی اندھی تقلید میں مبتلا ہو۔ جو قوم اپنی عقل استعمال کرنے کی بجائے، ہر وقت جذبات سے کام لے، اور حکمت، فراست سے کام نہ لے۔ جو قوم قرآن مجید کو گھر میں برکت کے لیئے تو ضرور رکھے، مگر ترجمہ پڑھنے کی سعادت حاصل نہ کرے۔ جو قوم عشق مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم، کا دعوٰی تو ضرور کرے، مگر حدیث پاک، کی کتابوں کو خود پڑھنے کی کوشش تک نہ کرے۔ تو پھر قدرتی بات ہے، کہ، اس قوم کو کوئی بھی مولوی اور کوئی بھی سیاست دان، کسی بھی ٹرک کی بتی کے پیچھے لگا سکتا ہے۔

جیسے عوام کے اعمال، ویسے ہی حکمران- لہذا، حکمرانوں کو گالیاں دینے اور بُرا بھلا کہنے کی بجائے، اپنے اعمال پر توجہ دیں۔ یہ موقف حدیث پاک، سے درست ثابت ہوتا ہے۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے دستِ قدرت میں ہیں، جب لوگ میری اطاعت کریں تو میں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو رحمت اور نرمی کرنے کی طرف پھیر دیتا ہوں اور جب لوگ میری نافرمانی کریں تو میں اُن کے بادشاہوں کے دلوں کو سختی اور سزا کی طرف پھیر دیتا ہوں پھر وہ لوگوں کو سخت ایذائیں دیتے ہیں، تو تم اپنے آپ کو بادشاہوں کو بد عا دینے میں مشغول نہ کرو بلکہ ذکر اور عاجزی میں مصروف رہو تاکہ تمہارے بادشاہوں کی طرف سے میں کافی ہو جاؤں۔'' (مشکاۃ المصابیح، 3721)

نوٹ: پہلے اپنے اعمال اور حرکتوں کو تو درست کریں، ان شاءاللہ تعالیٰ، حکمران بھی بہتر مل جائیں گے۔ لہذا عاجزی اختیار کریں، اور ذکر اللہ، اور عبادت میں اپنا دل لگائیں، ان شاءاللہ تعالیٰ، غلط حکمرانوں کے اور دیگر ہر طرح کے شر سے ہمیشہ محفوظ رہیں گے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

58: آخر تصوف اور روحانیت کیا ہے؟ صوفی بزرگ (اولیاء اللہ)، آخر ہوتے کون ہیں؟ آخر کس طرح تصوف اور بزرگوں کے ذریعے اسلام پھیلا؟

تصوف سے مراد دل کی پاکیزگی اور اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیئے زندگی گزارنے کا نام ہے۔ صوفی کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ صوفی عبادت کرتا ہے تو اللہ کے لیئے، ماں باپ، بیوی بچوں اور مخلوق سے محبت کرتا ہے، تو اللہ کے لیئے۔ غرض یہ کہ اصل میں صوفی پوری عمر اپنے رب کو خوش کرنے کی کوشش ہی کرتا رہتا ہے۔ **اس دوران اس سے کئی غلطیاں بھی سرزد ہو جاتی ہوں گی**، کئی گناہ بھی ہو جاتے ہوں گے، لیکن وہ اپنی غلطیوں کی معافی کا بھی اللہ تعالیٰ سے طلب گار رہتا ہے، اور امید کا دامن بھی نہیں چھوڑتا۔ یہ لوگ بھی انسان ہی ہیں، لہٰذا لازمی نہیں کہ ان سے کوئی غلطی نہ ہو سکے، یا اسلام سے متعلق، اس کی ہر تشریح درست ہی ہو۔

ان شخصیات میں آپس میں بھی کئی معاملات میں اختلافات ہو سکتے ہیں، اختلافات تو کئی معاملات میں صحابہ کرام کے درمیان بھی تھے، لہٰذا اختلافات ہونا ایک بشری تقاضا ہے۔ لیکن اسلام کے لیئے اور عوام کی روحانی اور شرعی تربیت میں ان صوفی بزرگ شخصیات کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔

غیب کا علم تو میرے پاس نہیں ہے، لیکن میرے علم عقل اور گمان کے مطابق کچھ شخصیات کو میں عظیم صوفی بزرگ مانتا ہوں، مثال کے طور پر:::

- **حضرت سید علی ہجویری رحمت اللہ علیہ** (عرف عام حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ) لاہور میں
- **حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ**، بغداد میں
- **حضرت مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ علیہ**، ترکی میں
- **حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ** بھارت میں۔۔۔ وغیرہ وغیرہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ان شخصیات اور دیگر ان جیسی کئی صوفی بزرگ شخصیات نے اسلام کی تبلیغ میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے کردار، اعلی اخلاق، تہذیب، ایمانداری اور رواداری سے لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرتے تھے۔ بہت سے تو غیر مسلم، ان شخصیات کی اعلی ظرفی سے متاثر ہو کر ہی اسلام قبول کر لیتے تھے۔ **آج کے دور میں کئی لوگ ان شخصیات سے متعلق کئی صحیح اور کئی غلط باتیں منسوب کر دیتے ہیں۔** لہذا جو بات بھی آپ کے علم میں ان شخصیات سے متعلق ایسی آئے جو قرآن و حدیث سے درست ثابت نہیں ہو، یا قرآن و حدیث سے ٹکرائے، تو اس بات پر عمل مت کریں۔ **کیونکہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و حدیث ہی ہے۔** لیکن ان شخصیات کی دینی خدمات کو یکسر پس پشت ڈالنا یا ان کی شان میں گستاخی کرنا بھی انتہائی غلط ہے۔

ان شخصیات نے کئی کئی ممالک میں اسلام کی وہ خدمت کی ہے، کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے، یہی وجہ ہے، کہ خواہ، پاکستان ہو، یا ترکی، بھارت ہو یا عراق، یمن ہو یا مصر، غرض تقریبا تمام دنیا میں ہی ان عظیم شخصیات کے مزارات پر آج بھی لوگ فاتحہ خوانی اور عقیدت کی خاطر جاتے ہیں۔ آج بھی ان کی قبروں کے پاس لوگ دن رات قرآن خوانی کرتے رہتے ہیں، درود پاک پڑھتے رہتے ہیں، جس جگہ اتنا قرآن پاک اور درود پاک پڑھا جاتا ہو، اس جگہ امید ہے کہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول بھی بہت زیادہ ہوتا ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ فوت شدہ اولیاء اللہ خوب مستفید بھی ہوتے ہوں گے۔ ایسے لگتا ہے کہ، اللہ تعالیٰ نے ان شخصیات کو دنیا میں اتنا مشہور خود ہی کر دیا ہے، زیادہ سے زیادہ لوگوں ان کے مزارات پر جا کر قرآن پاک پڑھیں، درود پاک پڑھیں، تاکہ اس سے ان فوت شدہ بزرگ اور پڑھنے والے دنوں کو ہی اللہ تعالیٰ خوب اجر عظیم عطا فرمائیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

59: دین میں کچھ جگہوں پر عقل استعمال نہیں کرنی ہوتی، صرف عمل کرنا ہوتا ہے۔ مگر کئی جگہوں پر عقل کا استعمال انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ آئیے سمجھتے ہیں۔

جو معاملات قرآن و صحیح حدیث پاک سے واضح ثابت ہوتے ہوں،ان میں اپنی عقل کا استعمال مت کریں، مگر جن معاملات میں آپ کو اختیار دیا گیا ہے،ان میں اپنی عقل ضرور استعمال کریں۔

اسلام میں زکوۃ ڈھائی فیصد ہے۔ لہذا اب اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا ہے، عقل استعمال کرنے کی ضرورت نہیں، کہ 5 فیصد کیوں نہیں ہے یا 2 فیصد کیوں نہیں ہے۔ جو قرآن و صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے بس اس پر عمل کر لو۔ اگر زیادہ دینے کا شوق ہے تو ضرور دو، وہ ان شاءاللہ تعالیٰ، نفلی صدقہ میں شامل ہو جائے گا،اور آپ کو ثواب بھی مل جائے گا۔ **اسی طرح ظہر کے 4 فرض ہیں**، جو کہ صحیح حدیث پاک سے ثابت ہیں، لہذا اب عقل استعمال کرنے کی ضرورت نہیں کہ، ظہر میں 3 یا 2 فرض کیوں نہیں پڑھنے ہیں۔ بس 4 فرض پڑھ لو، صرف عمل کرو، عقل استعمال مت کرو۔ اگر زیادہ پڑھنے کا شوق ہے تو بے شک 10 یا 20 نفل بھی اضافی پڑھ لو۔ ان شاءاللہ تعالیٰ،ان نوافل کا اضافی ثواب بھی مل جائے گا۔

اپنی عقل یہاں استعمال کریں، آپ میں سے کوئی بریلوی ہے، کوئی اہلسنت ہے، کوئی دیوبندی ہے، کوئی اہلحدیث، کوئی شیعہ ہے، کوئی آغا خانی ہے،اور کوئی کیا ہے کوئی کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر میں آپ سے پوچھوں کہ،آپ تحقیق سے دیوبندی، اہلحدیث، اہلسنت، بریلوی، شیعہ (وغیرہ) ہیں؟ یا پھر ماں باپ کی تقلید میں؟ تو لازم ہے آپ کا جواب ہو گا ماں باپ کی تقلید میں۔ چونکہ امی ابو بریلوی تھے، یا دیوبندی تھے، یا اہلحدیث تھے، اہلسنت تھے، شیعہ تھے، اسی لیے میں بھی بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، شیعہ ہوں۔ سوچیے کہ **کیا اللہ تعالیٰ ظالم ہے (معاذاللہ) جو ہمیں فرقوں، اور مختلف مذاہب، میں پیدا کرتا ہے؟ یا پھر ہم ظالم ہیں جو عقل کے ہوتے ہوئے بھی تحقیق نہیں کرتے؟** اور آنکھ بند کر کے جو جس فرقے یا مذہب میں پیدا ہوتا ہے اسی کو حق سمجھ بیٹھتا ہے۔ **ہمیشہ اپنی عقل کو استعمال کیا کریں، کیونکہ**، میرا رب تو عقل استعمال نہ کرنے والوں پر خباثت کو لازم قرار دیتا ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

فرمان الٰہی: اور وہ ان لوگوں پر خباثت کو لازم قرار دے دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے ہیں۔

سورت یونس، جزآیت نمبر-100

فرمان الٰہی: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

سورۃ القمر آیت نمبر—17

حدیث پاک: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔ (صحیح البخاری 1358)

کسی بھی مولوی صاحب کا ترجمہ پڑھ لیں۔ مگر پڑھیں ضرور کیونکہ صرف، چندآیات مبارک کے ترجمے اور تفسیر میں علماء میں اختلاف ہے۔ باقی تقریباًسب کا ترجمہ ایک ہی ہے۔اور جن آیات کے ترجمے میں علماء میں اختلاف ہے ،ان چندآیات کا ترجمہ ،دیوبندی، بریلوی، وہابی اور شیعہ علماء، سب کا

پڑھیں ،انشاءاللہ تعالیٰ ،آپ کو درست مطلب سمجھ آجائے گا۔ ہو سکتا ہے، کہ آپ جن مولوی صاحب کا ترجمہ درست سمجھ کر پڑھ رہے ہوں، اس میں کچھ کمی ہو، لہذا خاص کر اختلافی مسائل والی آیات کا ترجمہ دیگر علماء کا بھی ضرور پڑھیں، تاکہ آپ کی مزید رہنمائی ہو سکے۔ انشاءاللہ تعالیٰ، ہدایت مل جائے گی۔

ہر سال لاکھوں، غیر مسلم، قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ وہ قرآن پاک پڑھ کر، گمراہ نہیں ہوتے، بلکہ گمراہی سے ہدایت کی طرف آجاتے ہیں۔ کیونکہ یہ اصل کتاب ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ، نے تو قرآن پاک، تمام انسانوں کے لیئے نازل فرمایا ہے۔ اور یہ تو کتاب ہدایت ہے۔ اصل میں فرقہ پرست مولوی صاحبان، جانتے ہیں کہ، اگر کوئی انسان قرآن پاک کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کر دے گا تو، وہ انسان ان کے فرقہ سے نکل جائے گا۔ اور اس کا شعور بلند ہو جائے گا، اور وہ فرقہ پرست مولوی حضرات کی غلطیوں پر اعتراضات شروع کر دے گا۔

60: کئی لوگ کہتے ہیں کہ ،دین اسلام تو بہت آسان ہے،اور اللہ تعالیٰ،تو بہت رحیم ہے،لہذا جنت میں جانے کی ٹینشن مت لیا کرو۔ کیا واقعی ایسا ہے ؟

ایسا بالکل نہیں ہے۔ بلکہ ،اسلام اور قرآن پاک پر عمل تو انتہائی مشکل کام ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کے اکثر اصول اور فیصلے انسانی نفس (انسانی خواہشات) کے خلاف ہی جاتے ہیں۔اور نفس کے خلاف تو لڑائی کو جہاد اکبر تک کہا جاتا ہے۔ شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنا انتہائی مشکل اور محنت طلب کام ہے،اسی لیئے اس کا انعام بھی جنت جیسی عظیم نعمت ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے، کہ ایک عام سی دنیاوی نعمت یا عہدہ کے لیئے تو ہم کئی کئی سال محنت کریں، مگر جنت میں بغیر محنت کے ہی چلے جائیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو کسی انسان کو ایک چھوٹی سی بات پر بھی بخش سکتے ہیں، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہم اب اللہ تعالیٰ کی بخشش کی امید پر اپنی اصلاح ہی کرنا چھوڑ دیں اور نیک اعمال سے دور ہو جائیں۔

کون کہتا ہے کہ ایک عام انسان کے لیئے، 5 وقت فرض نماز ادا کرنا آسان ہے؟، کون کہتا ہے کہ فرض روزے آسان ہیں؟ حج آسان ہے؟ زکوۃ اور جہاد بھی آسان نہیں ہے۔

اسی طرح، جھوٹ چھوڑنا، بدکاری سے دور رہنا، ایمانداری سے کاروبار کرنا، کسی کا حق نہیں مارنا، وغیرہ وغیرہ، یہ سب ہی انتہائی مشکل کام ہیں۔ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ کر دیکھیں، جگہ جگہ اللہ تعالیٰ، دوزخ کے عذاب سے ڈرا رہا ہے، تاکہ ہم سدھر جائیں۔ لہذا جہاں تک ممکن ہو سکے شریعت کے مطابق زندگی بسر کرتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے کثرت سے معافی مانگتے رہیں، اور یقین رکھیں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ، بخشش ہو جائے گی، اپنے اعمال کی بنیاد پر نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔ لیکن اچھے اعمال کو ترک بھی کبھی مت کریں۔

اللہ تعالیٰ، کی بارگاہ میں اگر کوئی مقام پانے کا شوق ہے، تو پھر جان تو مارنی ہی پڑے گی۔ جس نے زندگی عنایت فرمائی ہے، اس کے احکامات کی پابندی تو پھر کرنی ہی پڑے گی۔ کوئی بھی کام کرتے ہوئے سوچا کریں، کہ کہیں میرے اس

عمل سے میرا رب ناراض تو نہیں ہو گا، اگر رب کی ناراضگی کا اندیشہ ہو تو وہ کام مت کریں۔ان شاءاللہ تعالیٰ، دین اور دنیا دونوں میں ہمیشہ کامیاب ہی رہیں گے۔

61: آخر میں نے اپنا پرانا فرقہ (بریلوی فرقہ)، تبدیل کیوں کیا؟ اور آج میرا تعلق کس فرقہ یا جماعت سے ہے؟

چند سال پہلے تک میرا تعلق بریلوی فرقہ سے تھا۔ وہاں مجھے احساس ہونے لگا کہ ،اس فرقہ کے کئی معاملات قرآن و حدیث سے بالکل ثابت نہیں ہوتے۔لہذا اس کے بعد میں نے تحقیق کا سفر شروع کیا اور قرآن و حدیث کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کیا۔ تو میرا علم وسیع ہونے لگا۔اور مجھے کئی معاملات سمجھ میں آنے شروع ہو گئے، اور کئی سوالات کے جوابات ملنے شروع ہو گئے۔ ہمارے اس فرقہ میں دوسرے فرقوں کے مسلمانوں لیئے شدید نفرت پیدا کی جاتی تھی۔اور ہم لوگ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے تھے۔

مگر آج میری نظر میں صوفیاء کرام، اور صوفیانہ اسلام کی تعلیمات قرآن و حدیث کے زیادہ قریب ہیں۔میری عقل علم اور شعور کے مطابق، نہ تو تمام ، بریلوی، دیوبندی وہابی یا شیعہ غلط ہیں، اور نہ ہی تمام صوفیاء بزرگوں کی تمام ہی باتیں درست ہیں۔بس میری نظر میں مسلمانوں کا سب سے بڑا فرقہ یا جماعت، جس کا تعلق پیر صاحبان، آستانوں والے بزرگوں سے ہے، وہ شاید اسلام کی حقیقی روح کے زیادہ قریب ہے۔اور دیگر فرقوں کی نسبت ان کے عقائد قرآن و صحیح حدیث کے زیادہ قریب ہیں۔

اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ ، تمام صوفیاء کی تمام ہی تعلیمات درست ہیں، صوفیاء کرام یا آستانے والے پیر صاحبان بھی انسان ہیں، اور ان کی بھی کئی تعلیمات یا ان کی قرآن و حدیث کی کئی تشریحات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔لہذا ان کی جو باتیں قرآن و صحیح حدیث کے خلاف جائیں، ان پر بالکل عمل مت کریں۔پہلے میں ڈاکٹر ذاکر

نائیک صاحب، غامدی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب وغیرہ کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ مگر جوں جوں، قرآن و حدیث کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کیا، تو میرے رویے میں تبدیلی آنی شروع ہو گئی۔ آج میری سوچ یہ ہے، کہ بریلوی، دیوبندی وہابی، صوفی حضرات اور شیعہ یہ تمام مسلمانوں کی ہی شاخیں ہیں۔ اور ان میں اختلافات ضرور ہیں۔ مگر اختلافات کے باوجود بھی ہم سب مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز تک پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ صحیح پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ 695)۔

لہذا جس کی جو بات قرآن و صحیح حدیث پاک سے غلط ثابت ہو، اس بات پر عمل مت کریں، خواہ وہ بریلوی علماء ہوں، یا دیوبندی، صوفیاء ہوں، یا وہابی یا شیعہ علماء، خواہ کوئی بھی ہوں۔ مگر درست بات کی تائید کر دیں۔ یہ علماء بھی انسان ہیں۔ اور ان تمام ہی فرقہ کے علماء سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ اور اندھی تقلید کسی بھی سیاسی یا مذہبی قائد کی مت کریں۔ مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔ اور یاد رہے کہ، ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و صحیح حدیث پاک ہی ہے، اور اس کے بعد صحابہ کرام کی سنت سے روشنی حاصل کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، کبھی گمراہ نہیں ہوں گے۔

62: زندگی گزارنے کے 2 طریقے ہیں۔

ایک ہر وقت شکوہ شکایت کرتے رہنا، ہر چیز میں منفی پہلو تلاش کرتے رہنا۔ ناشکری کرنا۔ زبان سے تو الحمدللہ رب العالمین، کہنا مگر ویسے عملی طور پر اکثر اوقات نعمتوں کی کمی اور اسباب کی کمی کا رونا روتے رہنا۔ اور اپنے آپ کو مظلوم اور دوسروں کو ظالم سمجھنا۔ اپنے آپ کو قابل اور لائق سمجھنا، اور دوسروں کو بے وقوف اور نکما سمجھنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ، ہر وقت اپنے رب کا شکر صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ دل سے ادا کرنا سیکھیں۔ مثبت سوچ کے ساتھ زندگی گزارنا۔ دوسروں کی دل سے عزت کرنا، کسی کو کمتر نہ جاننا۔ اپنی دنیاوی نعمتوں کی کمی اور

اسباب کی کمی اور مشکلات کا شکوہ دوسروں کے سامنے نہ کرنا۔ بلکہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے عطاء کیا ہے، اسی سے اپنا کام چلانا، اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مدد کی بھیک مانگتے رہنا۔ دل اور زبان دونوں کو پاک رکھنا۔

دوسرا طریقہ ذرا مشکل ضرور ہے ، مگر ان شاءاللہ تعالیٰ، اسی میں کامیابی ہے۔ جبکہ پہلے طریقہ میں صرف اندھیرا اور ناکامی ہے۔

63: کاروبار اور پیسہ کمانے میں کتنا عمل دخل قسمت کا ہوتا ہے، اور کتنا انسان کی اپنی محنت کا ہوتا ہے؟

کبھی سوچا ہے کہ آج، ہندو، عیسائی اور یہودی انتہائی امیر ہیں۔ جبکہ مسلمان مجموعی طور پر پوری دنیا میں غریب اور ناکام کیوں ہیں؟ یاد رکھیں، کہ اللہ تعالیٰ، صرف رب المسلمین ہی نہیں ہے، بلکہ وہ رب العالمین ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کا ہی مالک و خالق نہیں ہے، بلکہ کفار کا بھی ہے۔ کچھ قوانین قدرت ہیں، جن پر جو بھی عمل کرے گا، فائدہ اٹھالے گا۔ خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ جو محنت، ایمانداری، لگن اور سمجھداری سے کام کرتا ہے، اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے، لوگوں کی مدد کرتا ہے، اور لوگوں کی دعائیں لیتا ہے، اور تکبر سے دور رہتا ہے، تو ایسا انسان، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اکثر کامیاب ہی رہتا ہے۔

کچھ معاملات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو بالکل اختیار نہیں دیا ہے، مثلا، وہ کب اور کس کے گھر پیدا ہوگا۔ وہ کب، کس جگہ اور کس طرح مرے گا۔ دوائی اور علاج سے تکلیف میں آرام تو مل سکتا ہے، مگر زندگی میں اضافہ نہیں ہو سکتا ہے۔ مگر کئی معاملات میں انسان بالکل آزاد ہے، مثلا اپنی پسند سے جب چاہے اپنا مذہب یا فرقہ تبدیل کرلے، اپنی مرضی سے اچھائی یا بدکاری کا انتخاب کرلے۔ چاہے تو شراب نوشی کرے، چاہے تو 2 نمبر کاروبار کرے، چاہے تو کسی کو دھوکہ دے کر پیسے کمائے، چاہے تو ایمانداری سے کاروبار کرکے پیسہ کمائے۔

آج کل، مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد، سستی، جذباتیت ،اور تعلیم کی کمی کا شدید شکار ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں میں اپنے اپنے سیاسی اور مذہبی قائدین کی اندھی تقلید اور محبت کی بیماری انتہائی بدترین طریقے سے داخل ہو چکی ہے۔ اپنے سیاسی یا مذہبی مخالفین سے شدید نفرت امت مسلمہ کا المیہ بن چکا ہے۔ جذباتی اور جوشیلی تقاریر کرنے والے مذہبی اور سیاسی قائدین امت کی محبت کا محور ہیں۔ خواہ اصل میں ان قائدین کے اپنے پلے کچھ بھی نہ ہو۔

اعلی مقام حاصل کرنے کے لئے، صرف خواہش کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ عملی کوشش (سعی)، کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ خواہ دین میں ہو یا دنیا میں۔

فرمان الٰہی: جو شخص بھی دنیا کا طلب گار ہے ہم اس کے لئے جلد ہی جو چاہتے ہیں دے دیتے ہیں، پھر اس کے بعد اس کے لئے جہنم ہے جس میں وہ ذلّت و رسوائی کے ساتھ داخل ہو گا۔ اور جو شخص آخرت کا چاہنے والا ہے اور اس کے لئے ویسی ہی سعی بھی کرتا ہے، اور صاحبِ ایمان بھی ہے، تو اس کی سعی یقیناً مقبول قرار دی جائے گی۔

سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 18 اور 19

یہ حقیقت ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں، وکم تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بھی دُنیاوی طور پر بہت کامیاب ہیں۔ لیکن عام طور پر تعلیم یافتہ اور محنتی لوگ ہی دُنیاوی طور پر زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ جس معاشرے میں تعلیم عام ہے اور لوگ محنتی بھی ہیں، وہ معاشرے اُتنے ہی زیادہ دُنیاوی طور پر خوشحال بھی ہیں۔ امریکہ اور یورپ اس کی ایک مثال ہیں۔ اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ، سائنس، اور جدید دنیاوی تعلیم سے بھی خوب ہمکنار کریں۔ تا کہ ہم قرآن و حدیث اور دنیاوی تعلیم کے بہترین امتزاج کے ساتھ دنیا میں مسلمانوں کا لوہا منوا سکیں۔ لہذا انسان کو چاہیے، کہ، وہ محنت اور ایمانداری کے ساتھ اپنا کام کرے، جتنا اُس کے اختیار میں ہو۔ اور پھر اپنے رب سے کامیابی کے لیے دُعا بھی کرے، اور نتیجہ اپنے رب پر چھوڑ دے۔ اور اپنی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی محبت اور

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

خوشنودی بنالے۔ جس کام سے لگے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہوگا، وہ کام کرلے، اور جس کام سے لگے کہ، اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا، اُس سے بچے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، دُنیا اور آخرت کی کامیابی ہمیشہ ملے گی۔

64: اصل میں ہمیں اپنی حرکتیں درست کرنی ہیں، یاد رہے، اللہ تعالیٰ، نعمت دے کر واپس تب تک نہیں لیتے، جب تک کہ انسان خود غلط کام اور برائی کرنا شروع نہ کردے۔

فرمانِ الٰہی: اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اللہ کسی قوم کو نعمت سے نوازے، تو اس وقت تک ان سے (وہ نعمت) چھینتا نہیں، جب تک وہ قوم خود اپنے طرز عمل کو نہیں بدلتی، (یعنی اچھائی سے برائی کی طرف منتقل نہیں ہو جاتی)، اور اللہ سب سننے اور جاننے والا ہے۔ سورت الانفال، آیت نمبر 53

نوٹ: خواہ کوئی امیر ہو یا غریب، اگر اس میں یہ خامیاں موجود ہیں، تو اس کی تباہی اور بربادی کا شدید ترین امکان موجود ہے۔ اگر آپ کی کاروباری مشکلات، یا بیماری، یا دیگر معاملات میں پریشانی بڑھتی جارہی ہے، تو ذرا اپنے اوپر غور کریں، کہ کہیں آپ۔۔۔

1: تکبر کا شکار تو نہیں۔؟ (تکبر دوسروں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔)

2: کہیں آپ بد اخلاق اور جھوٹے تو نہیں ہیں؟ (بد اخلاقی اور جھوٹ انسان کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔)

3: کہیں آپ دوسروں سے حسد تو نہیں کرتے؟ (حسد کی بیماری انسان کو اندر سے ختم کر دیتی ہے۔ اور آپ کہیں کاروبار یا لین دین میں بد دیانتی تو نہیں کرتے۔؟

4: کہیں آپ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے تو بیان نہیں کر دیتے؟ کہیں آپ لوگوں کا حق تو نہیں مارتے، اور اپنے فائدے کے لیے دوسرے کا نقصان تو نہیں کرتے۔۔۔۔ سوچیں۔۔ سوچیں۔

5: کہیں آپ چغلی اور غیبت کی منحوس عادت میں تو نہیں مبتلاء؟ اور کہیں آپ وعدہ خلافی کے تو عادی نہیں؟

6: اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت، واقعی اللہ کو اس کائنات کا رب اور خالق تسلیم کرتا ہے، تو وہ کوئی ایسا لباس کیسے پہن سکتا ہے، جو خلاف شریعت ہو۔؟ ہر مسلمان مرد و عورت کو کم از کم، اپنا ستر تو چھپانا چاہیئے۔

7: جس مسلمان کو واقعی ایک اللہ پر یقین ہے، وہ کس طرح 5 وقت فرض نماز اور دیگر فرائض سے سستی کر سکتا ہے۔؟

65: کیا آپ جانتے ہیں کہ، ہر بدعت، بری بدعت ہی نہیں ہوتی، اچھی بدعت کا ثبوت اور مثال نوٹ کر لیں۔

اچھی بدعت کی مثال حالانکہ صحیح حدیث پاک سے ثابت نہیں ہوتا ہے، کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا مانگا کرتے تھے۔ لیکن آج 90 فیصد سے زیادہ مساجد میں فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا مانگی جاتی ہے، یہ بدعت حسنہ کی ایک بہترین مثال ہے۔

حدیث پاک: حدیث پاک دُعا ہی عبادت ہے۔ (ترمذی، 3372)

نوٹ: یعنی دعا عبادت ہے۔ لیکن فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا، یعنی عبادت کا یہ نیا طریقہ بعد میں رائج ہوا، لیکن پھر بھی جائز ہے، کیونکہ یہ شریعت کے بنیادی دائرے کے اندر ہے۔ اور بدعت حسنہ کی ایک بہترین مثال بھی ہے۔ حدیث پاک، سے تو اچھی بدعت پر ثواب کی بشارت اور بری بدعت پر گناہ، دونوں ہی ثابت ہیں۔ لہذا اچھی بدعت 100 فیصد جائز اور باعث ثواب بھی ہے۔

حدیث پاک: حدیث پاک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا، اور اس اچھے طریقہ کی پیروی کی گئی تو اسے (ایک تو) اسے اپنے عمل کا اجر ملے گا اور (دوسرے)، جو اس کی پیروی کریں گے، ان کے اجر و ثواب میں کسی طرح کی کمی کیے گئے، بغیر ان کے اجر و ثواب کے برابر بھی اسے ثواب ملے گا، اور جس نے کوئی برا طریقہ، جاری کیا اور اس برے طریقے کی پیروی کی گئی، تو ایک تو اس پر اپنے عمل کا بوجھ (گناہ) ہو گا اور (دوسرے)

جولوگ اس کی پیروی کریں گے، ان کے گناہوں کے برابر بھی اسی پر گناہ ہوگا، بغیر اس کے کہ اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی کی گئی ہو۔ ترمذی۔2675

اصول یاد رکھیں، کہ، شریعت میں ہر وہ کام جائز ہے۔ جو شریعت کے بنیادی دائرے کے اندر ہو، خواہ اس کا کوئی ثبوت، قرآن و حدیث، یا، صحابہ کرام سے ملے یا نہ ملے۔

66: کئی لوگ کہتے ہیں کہ فوت شدہ لوگوں کو زندہ لوگوں کی طرف سے کی گئی عبادت کا فائدہ نہیں پہنچتا، لہذا فاتحہ خوانی، قل اور چہلم کرنا جائز نہیں ہے۔ جو کام صحابہ کرام سے ثابت نہ ہو کیا، اس پر عمل کرنا جائز ہے؟

جب کوئی مسلمان مرتا ہے، تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ اگر کسی انسان کے مرنے کی بعد، مردہ کو زندہ لوگوں کی طرف سے کی گئی کسی عبادت کا ثواب نہیں پہنچتا، تو پھر آخر اتنے لوگ اس کی نماز جنازہ کیوں پڑھتے ہیں۔؟ **اگر مردے کے اعمال کا سلسلہ بند ہو گیا ہے، تو پھر** سینکڑوں لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھنے میں اتنا وقت کیوں لگاتے ہیں؟ اس کو ویسے ہی قبر میں دفن کیوں نہیں کر آتے، اب مردہ کو کون سا فائدہ ہونا ہے؟ وہ اپنے اعمال کے مطابق جزا پالے گا، آخر اب ہم کیوں اس کے لیئے اتنی لمبی نماز جنازہ پڑھیں اور دعائیں کریں؟ بات سیدھی سی ہے، کہ زندہ انسانوں کی طرف سے کی گئی عبادت (نماز جنازہ) کا ثواب مردے کو ہوتا ہے اسی لیے تو اتنے سارے لوگ نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں۔

فاتحہ خوانی، قُل اور چہلم کا مقصد، اصل میں زندہ لوگوں کی طرف سے مردے کو ثواب پہنچانے کی نیت سے قرآن خوانی کرنا، درود پاک پڑھنا، اُس کے لیے، دُعائے مغفرت کرنا وغیرہ ہی ہے۔ یعنی کہ ایصال ثواب کرنا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ، اسلام سے تو ایصال ثواب ثابت ہی نہیں ہوتا۔ یعنی زندہ لوگوں کی عبادت سے اب مردہ کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس معاملے کو غور سے سمجھیں۔ مسلمان بندہ جب کوئی عبادت اخلاص کے ساتھ کرتا ہے۔ اللہ تعالی

اپنے فضل و کرم سے اُس کو ثواب عطا فرماتے ہیں۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے، کہ زندہ مسلمان کسی مرنے والے یا زندہ انسان کو اپنی عبادت کا ثواب پہنچا سکتا ہے کہ نہیں؟؟۔

حدیث پاک: دُعا ہی عبادت ہے۔ (ترمذی، 3372)

نوٹ: اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ ،دُعا مانگنا بھی عبادت ہے۔یعنی اگر ہم کسی زندہ یا فوت شدہ کے لیے دُعا کرتے ہیں، تو یہ عبادت میں شمار ہوتا ہے۔اب ثابت یہ کرنا ہے کہ ،ہماری یہ دُعا، (عبادت) کسی دوسرے زندہ یا فوت شدہ کے حق میں قبول ہو سکتی ہے۔ یا نہیں۔یعنی کیا ایصال ثواب جائز ہے یا کہ نہیں۔

فرمان الٰہی: اوہمارے رب معاف فرما ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لے آئے۔ (سورہ حشر۔آیت نمبر 10)

فرمان الٰہی: اوہمارے رب معاف فرمادے مجھے ،اور میرے والدین کو اور تمام مسلمانوں کو۔ (سورہ ابراہیم-14:41)

نوٹ: دُعا بھی تو ایک عبادت ہی ہے۔یعنی ہماری دُعا، (عبادت) سے کسی زندہ اور فوت شدہ کو فائدہ ہو سکتا ہے ۔اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم تمام ایمان والوں کے لیے دُعا کر سکتے ہیں۔یعنی کہ فوت ہونے والے کو، کسی زندہ کی عبادت (دُعا) سے فائدہ پہنچتا ہے۔دُعا عبادت کا ہی حصہ ہے۔اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ دُعا (عبادت) تمام مسلمانوں کے لیے کی جا سکتی ہے۔اور کسی کی دُعا (عبادت) سے کسی دوسرے کو فائدہ مل سکتا ہے۔

جس طرح مردہ کو دفنانے سے پہلے ہی ہم ایصال ثواب کا اہتمام شروع کر دیتے ہیں، یعنی اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے۔اسی طرح مردہ کو دفن کرنے کے بعد اگر کوئی یہ سلسلہ، جاری رکھنا چاہے، خواہ فاتحہ خوانی، قُل یا چہلم کے نام پر، تو کم از کم ،اس پر اعتراض تو مت کریں۔لہذا فاتحہ خوانی، قُل اور چہلم بھی ایصال ثواب کی ہی ایک قسم ہے۔اگر کوئی اس موقع پر قرآن خوانی کرے، درود پاک پڑھے یا دیگر جائز امور کرے تو اس پر اعتراض مت کریں۔

قل، چہلم اور میلاد شریف، کے جائز ہونے کا ثبوت، صحابہ کرام کی زندگیوں سے::: اصل میں تو ہمیں قرآن خوانی، نعت خوانی، اور ذکر اذکار، کا باقاعدگی سے اہتمام کرتے رہنا چاہیئے، کیونکہ یہ تو سُنت صحابہ ہے۔اور صحابہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کرام، باقاعدگی سے ان کاموں کا اہتمام کرتے رہتے تھے۔ لیکن اگر کوئی انسان ان جائز، کاموں کو باقاعدگی سے نہ کر سکے، لیکن میلاد شریف، قل اور چہلم کے نام اور موقع پر، اگر قرآن خوانی، نعت خوانی اور ذکر اذکار، کا اہتمام کر لے، تو انتہائی اچھی بات ہے۔ کیونکہ، یہ تمام امور نہ صرف شریعت کے دائرے کے اندر آتے ہیں، بلکہ صحابہ کرام سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ ۔ **اگر کوئی ان محافل میں کوئی غیر شرعی کام کرے تو اس کی اصلاح ضرور کریں۔** یہ محافل کوئی فرض یا واجب نہیں ہیں، مگر مستحب ضرور ہیں۔ کرنے والا ان شاءاللہ تعالیٰ ثواب ضرور حاصل کرے گا، مگر نہ کرنے والا گنہگار نہیں کہلا یا جا سکتا۔

اچھی بدعت کی مثال: حالانکہ صحیح حدیث پاک سے ثابت نہیں ہوتا ہے، کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا مانگا کرتے تھے۔ لیکن آج 90 فیصد سے زیادہ مساجد میں فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا مانگی جاتی ہے، یہ بدعت حسنہ کی ایک بہترین مثال ہے۔

ہر وہ عمل جو شریعت کے دائرے میں ہو، خواہ وہ صحابہ ء کرام رضوان اللہ اجمعین کی حیات مبارکہ سے ثابت ہو یا نہ ہو، جائز ہے۔ اُس وقت تک، جب تک، وہ شریعت کے دائرے میں رہے۔

67: کیا آج کل کے علماء یا عوام، حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ، اور دیگر اماموں سے اختلاف کر سکتے ہیں، یا نہیں؟

اصل میں ہم سب ہی اپنی عقل کے مطابق ہی فیصلے کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی بریلوی سے دیوبندی بن جاتا ہے، تو کوئی شیعہ سے وہابی، اور کوئی عیسائی سے مسلمان ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو معلوم ہوا کہ اصل چیز ہمارا اپنا دماغ، علم اور شعور ہے، جس کی بنیاد پر ہم اپنے دینی اور دنیاوی فیصلے کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و حدیث تو ایک ہی ہے، مگر اس کی تشریح میں مسلمانوں میں اختلافات ہیں، جن کی بنیاد پر کوئی بریلوی ہے تو کوئی دیوبندی یا شیعہ، اور یہ اختلافات آج سے نہیں ہیں سینکڑوں سالوں سے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اصل ماخذ علم صرف قرآن و حدیث ہی ہے۔لہذا اگر آج کے علماء یا عوام کے سامنے کسی معاملے میں ایک موقف قرآن و صحیح حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہو، اور اس کے مقابلے میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ یا دیگر اماموں کا عمل کچھ مختلف ہو، تو سیدھی سی بات ہے کہ ہمیں قرآن و صحیح حدیث پاک پر عمل کرنا چاہیئے۔امام بھی انسان تھے، اور ان سے بھی سمجھنے میں غلطی ہو سکتی تھی۔ لہذا جو بات ان کی قرآن و صحیح حدیث سے نہ ٹکرائے اس پر عمل کر لیں، جو ٹکرائے وہ چھوڑ دیں۔

بعد میں آنے والے لوگوں کو کم علم مت سمجھیں، کیونکہ کئی بعد والے لوگ حدیث پاک کا علم اور ادراک (سمجھ)، براہراست حدیث پاک، سننے والوں سے زیادہ رکھتے ہیں۔

حدیث پاک: نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری کوئی حدیث سنی اور اسے دوسروں تک پہنچا دیا، اس لیے کہ بہت سے وہ لوگ جنہیں حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والوں سے زیادہ ادراک (سمجھ) رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ابن ماجہ-232

یاد رہے، خواہ کوئی بھی مسلمان عالم دین ہو، آج کا یا ماضی کا، شیعہ ہو، یا بریلوی یا وہابی یا کوئی بھی سب کا ادب کریں، کیونکہ تمام ہی اپنی طرف سے دین سکھا رہے ہیں، اب کون واقعی کتنا درست ہے، یہ میرا رب ہی جانتا ہے۔ لیکن جس کی کوئی بات قرآن و صحیح حدیث سے ٹکرائے اس بات پر عمل مت کریں، مگر درست بات مان لیں۔ اور اندھی تقلید کسی بھی عالم دین کی مت کریں۔ اور مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔

اور یاد رہے، علم کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک ہے، اور اس کے بعد صحابہ کرام کے افعال۔

68: اگر، فوج، عدلیہ اور دیگر ریاستی ادارے اپنا کام درست نہ کریں تو پھر بھی عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتی ہے۔ قرآن پاک و صحیح حدیث پاک کی روشنی میں سمجھیں۔ مزید واقعہ کربلا سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے۔ اس پوسٹ کو مکمل اور غور سے پڑھیں۔

جب تک کوئی حکمران اعلانیہ کفر نہ کردے تب تک اس کی اطاعت مسلمانوں پر واجب ہے۔ کیونکہ دوسری صورت میں فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اگر کوئی حکمران وقت، ظالم ہو، یا شریعت کے مطابق حکمرانی نہ بھی کرتا ہو، یا فاسق اور گنہگار ہو، تب بھی اس کی اطاعت عوام پر واجب ہے۔ کیونکہ دوسری دوسری صورت میں معاشرے میں انتشار پھیلے گا، اور فتنہ پھیل جائے گا۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

فرمان الٰہی: مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔

سورت النساء، آیت نمبر 59 (جز)

حدیث پاک: آپ ﷺ نے فرمایا، (اپنے حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو، خواہ ایک ایسا حبشی (غلام تم پر) کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے جس کا سر سوکھے ہوئے انگور کے برابر ہو۔ صحیح بخاری-693

حدیث پاک: نبی کریم ﷺ، نے فرمایا ہے کہ، امیر کی اطاعت کرنا، چاہے وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ مومن نکیل لگے ہوئے اونٹ کی طرح ہے، جدھر اسے لے جایا جائے ادھر ہی چل پڑتا ہے۔ ابن ماجہ-43

یاد رہے، کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے بے شک خود یزید بدبخت کی بیعت نہیں کی تھی، مگر عوام کو خود کبھی بھی یزید کی حکومت کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ کی نیت سے کربلا نہیں گئے تھے۔ بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تو خواتین اور بچے بھی تھے۔ مگر جب یزیدی فوج نے جنگ شروع کردی، اور پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے انتہائی بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ فلسفہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہم سے زیادہ، حضرت

امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتے تھے۔واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، یزید کے خلاف عوام کو اکسایا نہیں تھا۔بلکہ حکمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاموشی سے مدینہ منورہ میں اپنی زندگی گزاری-اس کا یہ مطلب نہیں تھا، کہ معاذاللہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے والد محترم کی شہادت کا غم نہیں تھا، یا وہ یزید بدبخت کو درست سمجھتے تھے، بلکہ عوام کو فتنہ اور شر سے محفوظ رکھنے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاموشی کا راستہ اختیار کیا۔

کیا آج کے حکمران معاذاللہ، یزید بدبخت سے بھی بدتر ہیں؟ عوام کو حکمرانوں کے خلاف اکسا کر ملک میں مزید فتنہ اور انتشار نہیں پھیلانا چاہیئے۔احتجاج ضرور کریں، مگر حکمت کے ساتھ، مگر عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسانا، بہت بڑا ظلم ہے۔

حدیث پاک: بنوامیہ کے دور حکومت میں، حجاج بن یوسف نے مشہور صحابی رسول، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنھو، کو شہید کر کے آپ کا جسم مبارک تک لٹکا دیا گیا۔ صحیح مسلم (جز)-6496

حجاج بن یوسف کے اس ظلم عظیم کے باوجود بھی مشہور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حجاج بن یوسف کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا۔بلکہ صحابہ کرام، تو حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے تھے۔اس کا مطلب یہ نہیں تھا، کہ حجاج درست انسان ہے، مگر امت کو مزید فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیئے اسے برداشت کیا گیا۔اگر عوام کے مطابق قاضی وقت (جج) غلط فیصلہ سنا بھی دے، اور عوام کو اختلاف ہو، تب بھی حکم قاضی کا ہی چلے گا۔کیونکہ دوسری صورت میں فتنہ بڑھے گا۔اگر قاضی بددیانت ہے، یا حکومت وقت، بھی غلط ہے۔تو پھر بھی، فکر مت کریں ہمارا، رب تو سچا اور انصاف والا ہے، وہ خود ہی، قاضی اور حکومت سے حساب لے لے گا۔**جذبات کو شریعت کے تابع کرنا ضروری ہے۔قوم سے درخواست ہے کہ، چند لوگوں، کی باتوں میں آ کر اپنے ملک کو تباہ مت کریں۔** حکمرانوں، فوج، عدلیہ اور دیگر ریاستی اداروں سے اختلاف اپنی جگہ، مگر امت میں فتنہ،

کو پھیلانے سے روکنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔اسی لیئے تو میں کہتا ہوں، کہ کسی کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں ۔قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک، سے رہنمائی لیں۔

69: آخر کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی انسان اپنے پسندیدہ سیاسی یا مذہبی لیڈر کی اندھی تقلید میں مبتلا ہے۔؟ اور ایسے انسان سے کس طرح ڈیل کرنا چاہیئے؟

کسی بھی سیاسی یا مذہبی لیڈر کی اندھی تقلید اور محبت میں مبتلا لوگوں سے آپ جب بھی کوئی بات کریں گے، وہ بات گھما پھرا کر اپنے قائد کی طرف لے آئیں گے، اور اس کی تعریفیں شروع کر دیں گے۔اندھی تقلید میں مبتلا لوگوں کو اپنی سیاسی جماعت یا مذہبی فرقہ کے علاوہ دوسرے جاہل، بد عقیدہ، گمراہ، غدار دین اور وطن دشمن نظر آتے ہیں۔

بحث برائے بحث کرنا ان کی عادت ہوتا ہے، اپنے قائد کے جھوٹ کو بھی سچ مانتے ہیں اور دوسروں کے سچ کو بھی جھوٹ مانتے ہیں۔اپنی عقل استعمال نہیں کرتے اور جو ان کا لیڈر کہتا ہے، آنکھیں بند کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔ان اندھی تقلید والوں کی اکثریت بد اخلاق، جذباتی اور بد تہذیب بھی ہوتی ہے۔ان کی نظر میں اپنے مذہبی لیڈر کی اندھی محبت، اسلام کی محبت ہے اور اپنے سیاسی قائد کی اندھی محبت، وطن کی محبت ہے۔اور اپنے مخالفین کو ذلیل کرنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے۔

اندھی تقلید میں مبتلا لوگ یہ تسلیم کرنے کو ہی تیار نہیں ہوتے کہ ہو سکتا کہ ان کا مخالف انسان اپنی عقل علم اور شعور کے مطابق درست ہی فیصلہ کر رہا ہو، لہذا اس کی نیت پر شک تو مت کریں۔دلوں کے حال تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے، کہ آپ جسے درست جانتے ہیں وہی غلط ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ، ہدایت اور رہنمائی کا اصل سرچشمہ تو صرف اور صرف قرآن پاک اور صحیح احادیث مبارکہ ہی ہیں۔کسی بھی مذہبی یا سیاسی لیڈر

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کی جو بھی بات قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکرائے،اس بات کورد کردیں،اوردرست باتوں کو تسلیم کرلیں۔

اگرآپ کا پالاان اندھی تقلید میں مبتلا لوگوں سے پڑے توان کے سامنے اپنا موقف تمیز سے بیان کردیں، لیکن ان سے بحث مت کریں۔کیونکہ عام طورپران کوسچ یا جھوٹ کی پرواہ نہیں ہوتی،ان کا مشن ہر حال میں اپنے پسندیدہ لیڈر کادفاع کرناہوتاہے-ان اندھی تقلیدوالوں کے لیئے بس دعاکیا کریں۔کہ اللہ تعالیٰ ہم کوان کواور تمام مسلمانوں کوہدایت عطافرمائیں اورہم سب کے گناہ معاف فرمائیں۔آمین

70: آج جانیئے کہ کس طرح،اسلام کودنیامیں،صوفیاء کرام نے تلوارسے نہیں، بلکہ جہاداکبر(اپنی خواہشات اورنفس کے خلاف جنگ)،کے ذریعے پھیلایاہے۔؟ آخرجہاداکبر،کفار کے خلاف جہادسے زیادہ مشکل کس طرح ہے۔؟

کفار کے خلاف لڑنازیادہ آسان ہے، لیکن اپنی انا،اپنی خواہشات کے خلاف لڑنازیادہ مشکل ہے۔دوسروں پر تنقید کرناانتہائی آسان ہے لیکن اپنی اصلاح کرنااوردین پرچلناانتہائی مشکل ہے۔اپنے آپ کو تکبر،بداخلاقی،دونمبری، بے حیائی اور جھوٹ وغیرہ سے دوررکھناہی توجہاداکبر ہے۔

صوفیاء کرام،خواہ،حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ ہوں،یاحضرت داتاگنج بخش رحمت اللہ علیہ یاحضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ ہوں یادیگر صوفیاء کرام ہوں،یہ بزرگ اپنے ذات کے عملی نمونے سے لوگوں کواسلام کی طرف قائل کرتے تھے۔یہ لوگ اپنے اعلیٰ اخلاق،سچائی،ایمانداری،اخلاص،نرم طبعیت اور عاجزی سے لوگوں کواپنا گرویدہ بنالیتے تھے۔غیر مسلم ان شخصیات سے متاثرہو کراسلام سے متاثرہو جاتے تھے۔ اوراسلام قبول کرلیتے تھے۔یہ بزرگ محبتیں بانٹے تھے، نفرتیں نہیں۔

حدیث پاک: افضل جہاداللہ کے لیئے اپنے نفس سے جہاد کرناہے۔ السلسلتہ الصحیحہ-956

حدیث پاک: مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔ مسند احمد-151

کبھی سوچا، حضرت نوح علیہ السلام نے تقریباً 800 سال تک تبلیغ کی مگر صرف 80 کے قریب لوگ ایمان لائے، مگر حضرت نوح علیہ السلام نے کبھی تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنگوں سے تبلیغ نہیں کی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ یہاں تک کہ، آج دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا میں بھی اسلام جنگ سے نہیں تبلیغ، دلیل اور علم سے ہی پھیلا ہے۔

نوٹ: کفار کے ساتھ جہاد میں تو ایک ہی بار لڑنا یا مرنا ہوتا ہے، مگر اپنے نفس کے خلاف جہاد (یعنی اپنی خامیوں کی اصلاح) ایک مسلسل عمل ہے۔ اور یہ جہاد تمام زندگی کرتے رہنا پڑتا ہے، اپنی خامیوں کو تسلیم کرنا اور پھر اس کی اصلاح کوئی چھوٹا عمل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کو جہادِ اکبر کہا گیا ہے۔

71: کئی جوشیلے اور جذباتی لوگوں کے مطابق، صحابہ کرام نے بھی تو تلوار کے زور پر اسلام پھیلایا تھا، لہذا ہمیں بھی طاقت کے زور پر دنیا میں اسلام کو نافذ کرنا چاہیئے۔ آج اصل حقائق جانیئے۔

جب مختلف انبیاء علیہم السلام کی واضح اور براہراست تبلیغ کے بعد بھی جو لوگ سرکشی پر قائم رہے، تو پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور آیا۔ جس طرح قوم عاد و ثمود پر، جس طرح حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر۔ اسی طرح جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، نے اپنی حیات مبارکہ میں جب روم اور ایران کے بادشاہوں پر حق کو واضح فرمادیا، مگر وہ پھر بھی سرکشی پر ہی قائم رہے، تو اس سرکشی کے نتیجے میں صحابہ کرام، ان سلطنتوں پر عذاب الٰہی کی صورت میں حملہ آور ہوئے۔ کیونکہ ان بادشاہوں نے نبی علیہ السلام، کی براہراست دعوت کا انکار کردیا تھا۔ اور نبی علیہ السلام نے ان فتوحات کی بشارت اپنی حیات مبارکہ میں پہلے ہی دے دی تھی۔

لیکن اب کیونکہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خود موجود نہیں ہیں، لہذا اب ہمیں یہ حق نہیں ہے کہ ، دوسرے ممالک پر حملہ کر دیں اور لوگوں کو زبردستی مسلمان کرنا شروع کر دیں۔ ہمارا کام دلیل، حکمت اور علم سے کفار تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہی وجہ ہے، ہر سال لاکھوں لوگ، امریکہ ، یورپ اور افریقہ میں مسلمان ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ بھی تلوار سے نہیں علم و حکمت سے مسلمان ہو رہے ہیں۔

کبھی سوچا، حضرت نوح علیہ السلام نے تقریباً 800 سال تک تبلیغ کی مگر صرف 80 کے قریب لوگ ایمان لائے، مگر حضرت نوح علیہ السلام نے کبھی تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنگوں سے تبلیغ نہیں کی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ یہاں تک کہ ، آج دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا میں بھی اسلام جنگ سے نہیں تبلیغ، دلیل اور علم سے ہی پھیلا ہے۔

حضرت داتا گنج بخش، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، اور مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، اس کی واضح مثالیں ہیں۔ ان عظیم علمی اور روحانی شخصیات نے لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کی، اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کروڑوں لوگوں کو مسلمان کیا، اور عوام اور حکمرانوں کی حکمت اور محبت کے ساتھ تربیت کی۔ جس کا نتیجہ آج دنیا میں مسلمانوں کو کثیر تعداد میں آج نظر آ رہا ہے۔

تو یاد رہے، اسلام تلوار سے نہیں علم، حکمت اور تبلیغ سے پھیلا ہے۔ لہذا ایک طرف لوگوں میں دنیاوی تعلیم زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تو دوسری طرف قرآن و حدیث کو مضبوطی سے تھام لیں، اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

72:آخر کیا وجہ ہے کہ، آج مسلمانوں کی اکثریت، علماء اہلسنت (پیر صاحبان، صوفیاء کرام)، کے ساتھ منسلک ہے۔ جبکہ بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ حضرات مسلمانوں کے چھوٹے فرقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اصل میں مسلمانوں میں مختلف طرح کے علماء پائے جاتے ہیں، کچھ دین کو مشکل سے مشکل بنا کر عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو کچھ کا مقصد، شخصیت پرستی، پیر پرستی اور قبر پرستی نظر آتا ہے۔ کوئی نفلی عبادات پر اتنا زور دیتے ہیں کہ لوگ فرائض تک سے دور ہو جاتے ہیں۔

اصل میں بریلوی، دیوبندی اور وہابی علماء کی اکثریت ایک دوسرے کی جس طرح تذلیل کرتی ہے، وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ جبکہ کئی کٹر مولوی صاحبان تو اپنے فرقہ کے علاوہ دیگر فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔ کئی مولوی حضرات میں شدت پسندی عام ہے، اور جہالت یہاں تک ہے، کہ کئی مولوی تو پاک فوج، مزارات اور میلاد شریف کی محافل پر خودکش حملوں تک کو جائز سمجھتے ہیں۔ اپنے علاوہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں پر بدعتی، گمراہی، بدعقیدگی اور معاذاللہ، کفر تک کے فتوے لگانے سے گریز تک نہیں کیا جاتا۔

ان تمام حالات میں علماء اہلسنت (آستانوں والے بزرگ، اور صوفی بزرگ)، ہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں میں نفرتیں نہیں محبتیں بانٹتے ہیں۔ یہ لوگ، اپنے علاوہ چھوٹے فرقے کے مسلمانوں پر بدعقیدگی، بدعتی، گمراہ اور مشرک وغیرہ کے فتوے نہیں لگاتے۔ بلکہ سب کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے ہیں۔ اور دین میں موجود آسانیاں لوگوں کو بتاتے ہیں، تاکہ لوگوں کو دین آسان لگے، اور اور دین کے قریب آئیں۔ یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کی کوشش کرتے ہیں، نہ کہ، اپنی ذات کے قریب۔ ان کے پاس خواہ کوئی بریلوی جائے یا دیوبندی یا وہابی یا شیعہ، یا کوئی اور بھی، یہ اخلاق اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ جبکہ بریلوی، وہابی اور دیوبندی علماء کی اکثریت جو ایک دوسرے کے خلاف زبان استعمال کرتے ہیں، وہ انتہائی قابل افسوس ہے۔ اخلاقیات کو تو شاید ہمارے کئی علماء بھول ہی چکے ہیں۔

علماء اہلسنت (آستانوں والے بزرگ، صوفی بزرگ)، بھی انسان ہیں، لازمی نہیں کہ ان کی بھی ہر بات یا عمل درست ہی ہو، جو بات ان کی بھی قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکرائے، اس بات کو رد کر دیں، کیونکہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک ہی ہے۔ ویسے عام طور پر، یہ لوگ، اپنی محبتوں والی طبعیت، اخلاق، دین کو آسان بنا کر پیش کرنا، اعتدال، نرم طبعیت، برداشت، اور علم و حکمت کی وجہ سے آج بھی امت مسلمہ کی رہنمائی میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ امت کی اکثریت ان کی دین کی تشریح کو ہی زیادہ درست سمجھتی ہے۔ اور یہی امت مسلمہ کا سب سے بڑا فرقہ یا جماعت بھی ہے۔

73: اصل میں، غزوہ ہند تقریباً 1300 سو سال پہلے ہو چکا ہے۔ ضعیف نہیں بلکہ، صحیح حدیث پاک، سے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

حدیث پاک: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد فرما دیا ہے: ایک وہ جماعت جو ہندوستان پر حملہ کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (مل کر دجال کے مقابلے میں صف آرا) ہو گی۔ نسائی-3177

اہم بات: نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں آج کا پاکستان اور سندھ، یہ تمام ہندوستان کا ہی حصہ تھے۔ جو جماعت سب سے پہلے ہندوستان پر حملہ آور ہوئی وہ محمد بن قاسم کی فوج تھی، جو سندھ کے راستے ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تھی۔ تو لہٰذا ان شاءاللہ تعالیٰ، وہ جماعت تو جنتی ہے۔ ویسے تو کئی لوگ بعد میں آنے والے کئی مسلمان حکمرانوں کو بھی اس جماعت میں شامل کرتے ہیں، جس طرح بابر، غوری، محمود غزنوی وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ درست نہیں لگتا، کیونکہ، حدیث پاک میں واضح موجود ہے، ایک جماعت جو ہندوستان پر حملہ کرے گی۔ یہ نہیں کہا گیا، کہ تمام جماعتیں جو ہندوستان پر حملہ کرتی رہیں گیں۔ لہذا محمد بن قاسم والی جماعت ہی پہلی جماعت ہے جس نے ہندوستان پر حملہ کیا، اور ان شاءاللہ تعالیٰ وہی جماعت جنتی بھی ہو گی۔

نوٹ: کئی علماء کے مطابق غزوہ ہند ابھی پیش آنا ہے۔ لیکن ہماری معلومات کے مطابق ان علماء کے پاس اپنی بات کی دلیل کے حق میں ایک بھی صحیح حدیث پاک موجود نہیں ہے۔

آخر مسلمانوں کے چھوٹے فرقے مثلا، بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ، کس طرح مسلمانوں کے سب سے بڑے فرقے یا جماعت (صوفیانہ اسلام، صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) سے فرق ہیں؟

جماعت اہل سُنت میں حنفی، مالکی، شافی، اور حنبلی سب کی اکثریت شامل ہے۔ ترکی، پاکستان، ملائیشیاء، اردن، شام، انڈونیشیا، بھارت، مصر، اور بنگلہ دیش کے تقریباً 80% سے زیادہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

1 یہ لوگ اختلافات کے باوجود بھی دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل ہیں، کیونکہ یہ صحیح حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ بخاری شریف-695

fakeer.pk

2 یہ لوگ آلاتِ موسیقی کے ساتھ حمد و نعت اور چھوٹی داڑھی رکھنے، دونوں کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ معاملات حدیث پاک سے ثابت ہوتے ہیں۔ صحیح بخاری ۔ 3931 اور صحیح بخاری ۔ 952

یہی وجہ ہے کہ، مسلمانوں کی اکثریت (اہلسنت)، جس میں ترکی، مصر، اردن، شام، یمن، انڈونیشا، ملائیشیا، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش، کے اکثریتی مسلمان شامل ہیں، قوالی، سماع، اور آلات موسیقی کے ساتھ حمد و نعت کے قائل ہیں۔ بلکہ مصر، ترکی، شام اور عرب شریف تو صوفی میوزک بہت عام ہے۔

3 مسلمانوں کی اکثریت (اہلسُنت)، چھوٹی اور بری داڑھی رکھنا دونوں ہی کی قائل ہے۔ کیونکہ چھوٹی داڑھی رکھنا اور بڑی داڑھی رکھنا دونوں حدیث پاک سے ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی اعظم مصر، احمد الطیب صاحب، محدث اعظم شام، پیر ثاقب شامی صاحب، پیر صاحب سندر شریف، طاہر القادری صاحب، مصر، ترکی، یمن، اوردن، شام، اور عرب شریف کے اکثر علماء کرام کی داڑھی چھوٹی ہے۔

4 ان کا عقیدہ ہے، کہ نبی پاک ﷺ کے والدین مسلمان تھے۔ اور نہ صرف مسلمان تھے بلکہ کائنات کی عظیم ترین شخصیات میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ صحیح بخاری ۔ 3557 اور ترمذی ۔ 3608 , 3607

5 یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد کو کافر نہیں مانتے اور ان کا عقیدہ ہے کہ آزر جو کافر تھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا چچا تھا والد نہیں تھا۔ کیونکہ عربی زبان میں لفظ "ابی" صرف حقیقی والد کے لیے ہی استعمال نہیں ہوتا، بلکہ لفظ "ابی" چچا اور دادا وغیرہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ثبوت کے لیے پڑھیں۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 133) مزید ثبوت کے لیے پڑھیں صحیح بخاری 3557 اور ترمذی 3608 , 3607

6 یہ میلا د شریف کو منانا جائز سمجھتے ہیں۔

7 یہ فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے اور ان سے دُعا مانگنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ مگر اولیاء اللہ کے مزارت پر جانے کو، فاتحہ کرنے کو اور اولیاء اللہ کے وسیلے سے اللہ تعالی سے دُعا مانگنے کو جائز ضرور سمجھتے ہیں۔

8 یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کا ادب اپنی جان سے بڑھ کر کرتے ہیں۔

9 ان کی نظر میں مزارات کو شہید کرنا ایک بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے۔

www.fakeer.pk

10 یہ لوگ یزید بد بخت کو ایک بدکار اور ظالم حکمران مانتے ہیں۔

AliMagnus

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بابا عرفان الحق صاحب

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب

پیر نصیر الدین نصیر صاحب

مولانا وحید الدین خان صاحب

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب

نعمان علی خان صاحب

جاوید احمد غامدی صاحب

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

یوٹیوب پر ان علماء کرام کے بیانات ضرور سنا کریں۔

ان علمی شخصیات سے بھی کئی باتوں پر اختلاف کیا جاسکتا ہے، لیکن، ان علمی شخصیات، کے یہ 5 بنیادی عقائد، ان کو دیگر کئی علماء سے ممتاز کرتے ہیں۔

- یہ علماء، شخصیت پرستی، اور اندھی تقلید کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اور قرآن وحدیث خود پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں۔
- یہ علمی شخصیات، فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کو جائز نہیں مانتے۔

AliMagnus

- یہ علمی شخصیات، صحابہ کرام پر تنقید نہیں کرتیں، بلکہ تمام صحابہ کرام کا ادب کرتی ہیں۔
- یہ لوگ اس عقیدے کے خلاف ہیں، کہ پیر صاحب، اپنے فوت شدہ مرید کو زندہ کر کے اس کو توبہ کروا سکتے ہیں (معاذ اللہ)۔
- یہ علماء اس عقیدہ کے بھی خلاف ہیں، کہ، پیر صاحب، اپنے مرید کی قبر میں جا کر منکر نکیر، کے سوالات کے جوابات سے جان چھڑوا سکتے ہیں۔ معاذ اللہ۔

fakeer.pk

یہ علماء بھی انسان ہیں، ان کی بھی کئی باتیں غلط ہو سکتی ہیں۔ ان علماء کی بھی اندھی تقلید مت کریں، جو بات ان علماء کی بھی قرآن وحدیث سے غلط ثابت ہو، اس بات کو چھوڑ دیں۔ اور مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔

اسی لیے کہتا ہوں کہ، کسی بھی عالم دین کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ قرآن وحدیث کو خود ترجمہ سے پڑھنا شروع کریں، تاکہ گمراہی سے بچ سکیں، اور صحیح اور غلط علماء میں پہچان کر سکیں۔

www.fakeer.pk

آخر کن علماء کی تقلید کرنی چاہیے؟ جو علماء، آپ کو نہ تو اپنی ذات، یا کسی مخصوص فرقہ سے چپکے رہنے کا مشورہ دیں، اور نہ ہی آپ سے مالی تعاون کی امید رکھیں، صرف قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنا موقف پیش کر کے الگ ہو جانا بہتر سمجھیں، اور فیصلہ آپ پر چھوڑ دیں، تو ایسے علماء، کو ضرور سنیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بہترین روحانی علاج، جو قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ثابت بھی ہوتا ہے۔

ہر قسم کی بیماری، نظر بد، کالا جادو، جنات، آسیب اور دیگر آفات سے محفوظ رہنے اور علاج کا وظیفہ۔

1 بار . درود شریف (نماز والا)

1 بار . الحمد شریف

4 بار . آیت الکرُسی

3 بار . سورۃ الکوثر

3 بار . سورۃ الاخلاص

1 بار . سورۃ الفلق

1 بار . سورۃ الناس

1 بار . درود شریف (نماز والا)

وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر، باوضو ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر، باوضو ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

زیادہ بہتر اور جلد نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ وظیفہ دن میں کم از کم 2 بار لازمی پڑھیں۔ خاص کر رات سونے سے پہلے اور صبح گھر نکلنے سے پہلے کم از کم ایک بار ضرور پڑھ کر اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر دم کر لیں۔

حوالہ جات

صحیح بخاری - 5738، 5739، 4439، 5687، 5688، 3370، 5007، 2311

ترمذی - 3575، 486، 2457

AliMagnus fakeer.pk www.fakeer.pk

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk